برفانی صحرا

امجد رئیس

بلند و بالا پہاڑ... برف پوش وادیاں... خدا کی صناعی کا منہ بولتا ثبوت ہیں... ان کی خوبصورتی... بلندی انسان پر ہیبت طاری کر دیتی ہے... برفانی براعظم انٹارکٹیکا کو پیدل عبور کرنے والے مہم جو... اور دوسری طرف ایک سائنسی تحقیق میں مصروف ٹیم کا سفر... ایک ہی دنیا میں دو مختلف خوابوں کے پیچھے گامزن... دونوں طرف ایڈونچر تھا... مہم جو خواب کی تعبیر پانے کے لیے وادیِ اجل کے کنارے پر جا پہنچا اور تحقیقی ٹیم فرشتۂ اجل کا روپ اختیار کر چکی تھی... موسم کے بدلتے خطرناک روپ... بکھرتے خوابوں... انسانی عزم و ہمت کی کروٹ بدلتی عجیب تر داستان...

فنا و بقا کے جان لیوا لمحات سے گزرتا ایک ناقابل فراموش شاہکار......

کارل نورلینڈ کے بچپن میں انٹارکٹیکا وہ آخری بڑا عظم تھا جہاں انسانی قدم نہیں پہنچے تھے۔ سرد و سنسان بڑا عظم کی انوکھی کہانیاں سنتے ہوئے وہ بڑا ہوا تھا۔ اس کا تعلق ناروے سے تھا اور عمر اس وقت ستائیس برس۔ بڑا عظم سے عشق بھی جوان ہو گیا تھا۔ نارویجیئن مہم جو کو عشق کے آغاز میں ہی موت کے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی۔ بچپن کا لو افیئر شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہونے جا رہا تھا۔

اُس نے چہرہ شمال کی سمت میں کر لیا۔ سیاہ اُفق کی جانب۔ جہاں گرمی تھی...... زندگی اور روشنی سے بھرپور دنیا تھی۔ محبت کرنے والی بیوی اور بیٹی تھی۔ اگر اس نے ہتھیار ڈال دیئے تو وہ ان دونوں کو پھر کبھی نہیں دیکھ سکے گا۔

وہ رینگتا ہوا خیمے میں گیا اور رک سیک کی سائڈ پاکٹ سے ایمرجنسی بیکن برآمد کی۔ انگلیوں میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ جنہیں نظر انداز کر کے اس نے آلہ سنبھالا...... انگلیاں فراسٹ بائٹ کی زد میں تھیں۔ کھال تڑخ گئی تھی۔ کئی ہفتے قبل مرکزی ریڈیو کی آخری بیٹری نے جواب دے دیا تھا۔ اب آخری لائف لائن، اس کا ٹرانسمیٹر تھا۔ اگر اس نے بھی کام کرنے سے انکار کر دیا تو کارل کی

موت یقینی تھی۔ اس نے دعا مانگی اور ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا۔ ایمرجنسی کی صورت میں مستقل ریڈیو سگنل کی شکل میں اشارہ خارج ہوتا تھا۔ بین الاقوامی امدادی فریکوئنسی 12.15 میگا ہرٹز تھی۔ جسے کوئی گزرتا ہوا مصنوعی سیارہ اٹھا سکتا تھا۔ جس کے بعد ایمرجنسی کے مقام کی نشاندہی ہو جاتی۔ بعدازاں، انٹارکٹیکا سے قریب ترین علاقہ ٹیرا ڈیل فیگو سے ہوائی جہاز کارل کو تلاش کرنے کے لیے پرواز کرتا۔

ساڑھے تین ماہ قبل وہ اور جولین فٹز جیرالڈ، انٹارکٹیکا کی چھان بین کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ دونوں کے پاس ایک ایک سلیج تھی۔ ہر سلیج پر 500 پاؤنڈ وزنی سامان لدا تھا۔ جسے ان دونوں کو ہی کھینچنا تھا۔ اتنے وزن کو خود کھینچنا تکلیف دہ تھا۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ ان کے ہاتھ متاثر ہو رہے تھے۔ جسمانی حالت اور قوت بھی زوال پذیر تھی۔ جولین کا ارادہ تھا کہ برِاعظم پیدل عبور کر کے تاریخ میں نام امر کر لے۔

بطور اینٹارٹیک ایکسپلورر۔ جولین کی شہرت داستانی تھی۔ برِاعظم کراس کرنے والا، جھنڈے گاڑنے والا، برفانی وسیع علاقے کی گہرائیوں اور بلندیوں کو چھاننے والا...... میڈیا فرینڈلی...... مہم جُو، ایک نمایاں نام جو اکثر ٹی وی پر دکھائی دیتا تھا۔ رائل جیوگرافیکل سوسائٹی آف لندن اور ایکسپلورر کلب آف نیویارک کا رکن۔ حقائق کچھ اور تھے۔ جولین کی بیشتر مہمات ناکامیوں سے دوچار ہوئی تھیں۔ جنہیں میڈیا نے منفی کے بجائے اس کے عزم سے تعبیر کیا تھا۔ وہ میڈیا میں رہنا چاہتا تھا۔ خود کو منوانے کے لیے اسے ایک عظیم کامیابی درکار تھی۔ متواتر ناکامیوں نے اسے ڈھیٹ اور ضدی بنا دیا تھا۔ اس کی بھوک بڑھتی جا رہی تھی۔

کارل کے پیر سوج گئے تھے۔ خیمہ سرد ہواؤں کی زد میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔ اس نے چندھیائی ہوئی آنکھوں سے لامتناہی سفیدی کو دیکھا۔ اس کا یقین پہلے سے زیادہ ڈگمگا گیا۔ جولین کے کہنے پر منصوبہ بنایا گیا تھا کہ انٹارکٹیکا کو انتہائی طویل راستے سے کراس کیا جائے...... یعنی دو ہزار میل۔ ایسی کامیابی کے بعد ان کا نام عظیم مہم جُو افراد میں شامل ہو جاتا۔ تاہم جب وہ منزل سے اسّی میل کے فاصلے پر تھے تو جسم و جان نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ قاتل علاقے اور موسم کی شدت نے انہیں کھا لیا تھا۔ کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ برف کے سمندر نے ہڈیوں سے گوشت اور عضلات چوس لیے تھے۔ ان کی حالت رینگتے ہوئے ناتواں بچوں جیسی تھی۔ موسم سرما سر پر تھا۔ دن کی روشنی مدھم تھی۔ وہ بھی محض چند گھنٹوں کے لیے۔ کوئی دن جاتا تھا کہ انٹارکٹیکا کی مستقل، طویل رات چھا جاتی۔ جس کے بعد فرار کی موہوم سی امید بھی دم توڑ جاتی۔

تیزی کے ساتھ نکلنے کا یہی وقت تھا۔

میڈیا فرینڈز لاعلم تھے کہ نام نہاد داستانی جولین، وہاں نیم مردہ حالت میں پڑا ہے۔ کارل بیٹھ گیا۔ اسے جولین کو بتانا تھا کہ اس نے کیا فیصلہ کیا ہے اور ایڈونچر خودکشی میں بدلنے والا ہے...... وہ دونوں اتفاقاً دو برس قبل الپائن کلب میں ملے تھے۔ پھر ان کی اکیلے میں ملاقات ہوئی۔ جولین نے اپنے جھوٹے سچے کارنامے سنا کر کارل کے شوق کو مہمیز کیا۔ کارل خاصا متاثر اور پُرجوش ہو چلا اور اس کی نئی موجودہ مہم کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہو گیا۔ یہ اس کی زندگی کی فاش غلطی تھی۔ جولین نے کہا تھا۔ چونکہ وہ صرف دو ہوں گے، لہٰذا تجربے کی بنیاد پر ٹیم لیڈر وہ ہوگا۔ کارل نے بلاتوقف اس کی لیڈرشپ تسلیم کر لی تھی۔

☆☆☆

''میں ایک قدم آگے نہیں جا سکتا۔'' کارل نے جولین کو بتایا۔

جولین خاموشی سے اُسے دیکھتا رہا۔ وہ بولا تو اس کی دبنگ آواز ٹوٹی پھوٹی سرگوشی کے مانند تھی۔ ''جب ہم بہت قریب پہنچ گئے ہیں تو تم فرار ہو رہے ہو؟''

''میں اس بار کسی بحث میں نہیں جا رہا۔ یہ زندگی اور موت کا معاملہ بن چکا ہے۔'' کارل نے کہا۔

''اسّی (80) میل رہ گئے ہیں جس کے بعد ہمارا نام تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔''

''ہاں، ایک ناکام مہم اور دو لاشیں۔ جو شاید کبھی دریافت ہی نہ ہو سکیں۔ یہ تاریخ میں لکھا جائے گا۔ ہم نے ایک ہفتے سے کچھ نہیں کھایا۔ موسم سرما شروع ہو گیا تو جہاز بھی پہنچ نہیں پائے گا۔ اسی میل اسّی ہزار میل بن جائیں گے۔'' کارل نے فیصلہ کن انداز میں حقائق سے آگاہ کیا۔

''میں اکیلا جاؤں گا۔ تمہارے بغیر رفتار بڑھ جائے گی۔'' جولین نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا۔ گزشتہ ہفتوں میں دونوں کے مابین، نیوی گیشن...... فوڈ، ریڈیو اور غیر ضروری میڈیا انٹرویوز پر تکرار ہوئی تھی۔ انٹرویوز کے شوق کے باعث ہی بیٹری نے وقت سے پہلے دم توڑ دیا تھا۔ گزشتہ ناکامیوں کی بات پر وہ جذباتی بحران کا شکار ہو جاتا تھا اور

میڈیا کو بھی نہیں بخشتا تھا۔

کارل کو جب بھی موقع ملتا، وہ جولین کے احمقانہ فیصلوں اور مہم کی تباہ کن صورتِ حال کے بارے میں لکھتا رہتا تھا۔ بدتر صورتِ حال نے ''ساؤتھ پول'' پر فل اسٹاپ لگا دیا۔ اس سے آگے جانا ناممکن تھا۔

''افسردگی کی بات یہ ہے۔'' کارل نے کہا۔ ''جس جگہ کی محبت میں، میں مبتلا رہا...... وہ دشمن نکلی۔''

''ہم اب بھی کر سکتے ہیں۔''

''حالت دیکھو...... میرے منہ میں امونیا کا ذائقہ ہے۔ یعنی ہمارا جسم خود کو کھا رہا ہے۔'' کارل نے کہا۔ جولین نے متنفر انداز میں منہ پھیرا۔

''تم مایوس ہو تو سگنل دے دو۔ لیکن یہ اعتراف کرنا کہ مہم کا اختتام تمہاری وجہ سے ہوا اور ایمرجنسی سگنل تم نے دیا تھا۔''

''میں یہ دونوں کے لیے کر رہا ہوں، وہ وقت آئے گا جب تمہیں احساس ہوگا کہ یہ کتنا اہم اور کارآمد تھا۔'' کارل نے ٹرانسمیٹر سنبھالا۔

☆☆☆

رچرڈ لیٹن اپنے ہوٹل روم میں تھا، جب ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ فون کرنے والی جولین کی سیکریٹری، آئی ون ایوانز تھی۔ وہ ائرپورٹ پر ایکسپوٹیشن کنٹرول روم سے بات کر رہی تھی۔ ''انہوں نے ایمرجنسی سگنل دیا ہے۔ فوراً پہنچو۔''

''آ رہا ہوں۔'' رچرڈ نے خدا کا شکر ادا کیا اور تیزی سے کِٹ بیگ تیار کیا......

ائرپورٹ پر آئی ون نے اسے بریف کیا کہ جولین ہر دوسرے تیسرے دن ریڈیو پر رابطہ کرتا تھا...... گیارہ دن سے رابطہ منقطع ہے۔ اب سگنل ملنے پر انتظار ختم ہوگیا تھا۔

''کیا خبر ہے؟'' رچرڈ نے مقامی پائلٹ سے سوال کیا۔ جو نقشے پر جھکا ہوا تھا۔

''وہ یہاں پر ہیں۔'' آئی ون نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھی۔ ''بلیک مور گلیشیئر کی انتہائی حد پر...... میں نے ریسکیو کے لیے کیپٹن ولانووا سے تبادلہ خیال کیا ہے۔''

رچرڈ نے کیپٹن سے ہاتھ ملایا۔ ''کیا امکانات ہیں؟''

''کوشش کی جا سکتی ہے...... اگرچہ وہاں کافی دراڑیں، کھائیاں وغیرہ ہیں۔ خاص طور پر گلیشیئر پر۔''

''اور موسم؟''

''ایک بڑا طوفان مغرب کی جانب سے ہے لیکن یہ انٹارکٹیکا کے لیے غیر معمولی نہیں ہے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ طوفان کے ٹکرانے سے پہلے ان کو نکال لیں۔''

رچرڈ نے اپنی منگیتر صوفیہ کو کال پر بتایا...... پھر کو پائلٹ کے ساتھ ائرپورٹ کی طرف چل پڑا۔

☆☆☆

دونوں آدمی ایک دوسرے کے قریب سلیپنگ بیگز میں لیٹے تھے۔ نیم غنودگی میں...... امید اور مایوسی کے مابین جھول رہے تھے۔ کارل نے ادراک کیا کہ بھوک سے مرنا کتنا خوفناک ہوتا ہے۔ سترہ دن سے ایک کھیل اُڑ کر پیٹ میں نہیں گئی تھی۔ جسم کا ہر خلیہ کیمیائی ردِعمل کے ذریعے اذیت میں اضافہ کر رہا تھا۔ گردوں میں درد ہو رہا تھا۔ پیشاب کا اخراج ایک خوفناک عمل تھا۔ سر میں مستقل تیز چبھن تھی۔ دانت ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ جڑوں میں انفیکشن شروع ہو گیا تھا۔ وہ اپنی تحقیق کے مطابق تمام تفصیلات سے آگاہ تھا اور جانتا تھا کہ باڈی سسٹم بریک ہو رہا ہے۔ وہ لمحہ آنے والا تھا جب ریکوری کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔ اس نے دہشت پر قابو پانے کی کوشش کی۔

جولین برف چوس رہا تھا۔ اگر جہاز آیا تو اترے گا کیسے؟ کارل نے سوچا فلیئرز جلا کے راستہ دکھانا پڑے گا۔ جولین نے یہ ذمے داری بھی اس پر ڈال دی...... کارل نے آہستہ سے بیگ کی زپ نیچے کی اور باہر آ کے سرد موسم کا مخصوص لباس پہنا۔ فلیئرز لے کر وہ گلیشیئر پر آ گیا۔ اس نے ائراسٹرپ بنانے کے لیے برفانی سطح کا جائزہ لیا۔ ''ٹوئن اوٹور'' (چھوٹا جہاز) کو اترنے کے لیے کم از کم 400 گز درکار تھے۔ علاقہ ہموار نہیں تھا۔ ابھار، اونچ نیچ...... رخنے اور خود اس کی اپنی ناگفتہ بہ حالت۔ لہردار ٹھوس برفانی ابھاروں کے باعث جہاز نہیں اتر سکتا تھا۔ ڈھلوان کی صورت میں بات مختلف ہوتی۔ وہ گرتا پڑتا مناسب مقام تلاش کرتا رہا۔ دو گہری کھائیوں کے درمیان اسے ایک چوڑی پٹی نظر آئی۔ جہاں ٹوئن اوٹو اتر سکتا تھا۔ تاہم اسے یقین نہیں تھا کہ یہ چار پانچ سو گز طویل ہوگی۔

مزید برآں لینڈنگ کے مقام پر دو ٹھوس برفانی چھوٹے ٹیلے تھے۔ کارل شدید مخمصے کا شکار تھا۔ بہرحال اس نے ایک مشکل فیصلہ کیا۔ فلیئر کی نکیلی بنیاد برف میں گاڑ دی۔ لڑکھڑاتا ہوا 150 گز دور گیا اور دوسری فلیئر لگائی۔ تیس منٹ بعد وہ سیدھی لکیر میں چار فلیئرز جما چکا تھا۔ پھر اس نے مخصوص جگہ پر نشاندہی کے لیے اسکائی پول نصب کیا اور اس

پر اسکارف باندھ دیا۔ جسے دور سے دیکھا جاسکتا تھا۔ وہ ہانپتے ہوئے تنقیدی نظروں سے اپنی کاوش کو دیکھتا رہا۔ دل مطمئن نہیں تھا لیکن کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ وہ خیمے کی طرف واپس چل پڑا۔ جہاز کی آواز آنے پر فلیئرز کو روشن کرنا تھا۔

☆☆☆

اتنی سُریلی آواز، سماعت میں رس گھول رہی تھی۔ نئی زندگی کی نوید سنا رہی تھی۔ کارل کو ائر کرافٹ کی آواز اس وقت اتنی ہی بھلی معلوم ہوئی تھی۔ جولین نے فلیئرز روشن کر دیں۔ کارل نے نئی توانائی محسوس کی اور ائر کرافٹ کو خیمے پر سے گزرتے دیکھا...... جہاز گھوم کر دھیمی رفتار سے آیا اور درمیان سے برفانی پٹی کو چھو کر اٹھ گیا۔ پائلٹ محتاط تھا۔ اس نے برفانی سطح کی صلاحیت کو جانچا تھا...... اب وہ لینڈنگ کے لیے آرہا تھا۔ برفانی پٹی کی لمبائی کم نہ پڑ جائے لہٰذا اس نے عین دو چھوٹی برفانی چٹانوں کے اوپر سے گلائیڈ کیا اور بال برابر بچتا ہوا نکلا لیکن کارل نے دیکھ لیا تھا کہ ائر کرافٹ کے بازو نے انتہائی ٹھوس اٹھے ہوئے برفانی ابھار کو چوم لیا تھا۔ پورٹ ونگ جھکا ائر کرافٹ کا توازن بگڑا...... بلندی کم ہوئی۔ بہت معمولی فرق تھا لیکن قسمت پائلٹ کے ساتھ نہیں تھی۔ جہاز بے قابو ہو گیا تھا۔ وہ پیٹ کے بل گلیشیر پر گر کے پھسلا۔ پائلٹ نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ برف کے ذرات کی چادر بلند ہوئی۔ رفتار اب بھی سو میل فی گھنٹا تھی۔ اسّی میل فی گھنٹا...... انجن مکمل طور پر علیحدہ ہو گیا۔ برف اور فولاد کی رگڑ سے خوفناک آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ مومینٹم، ائر کرافٹ کو آگے بڑھا رہا تھا۔ ایک پائلٹ کا چہرہ شیشے سے لگا تھا۔ وہ چیخ رہا تھا لیکن آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ائر کرافٹ منہ کے بل کھائی میں جا گرا...... ایک انجن اور کچھ ٹکڑے گلیشیر پر رہ گئے۔

کارل کنارے تک گیا۔ جولین کا چہرہ بجھی ہوئی راکھ کے مانند سفید ہو رہا تھا۔ وہ بھی کارل کے پاس آ گیا۔

☆☆☆

کیپری کارن بیس پانچ عمارتوں پر مشتمل تھا۔ بیس بہت بڑا نہیں تھا۔ تین ایک دوسرے سے منسلک تھیں اور دو ایک طرف پچاس فٹ کے فاصلے پر شیڈ کے مانند تھیں۔ ایک شیڈ سے تھڈ...... تھڈ...... کی مخصوص آواز تواتر کے ساتھ بلند ہو رہی تھی جو کسی بڑے انجن کے کام کی نشاندہی کر رہی تھی۔

لورین برجیس، کیپری کارن بیس کمانڈر تھی۔ انٹارکٹیکا کی تاریخ میں وہ اس قسم کی پوسٹ حاصل کرنے والی سب سے کم لڑکی تھی۔ عمر اٹھائیس برس۔ اس نے سات برس وہاں دوسرے بیس میں گزارے تھے۔ وہ گلیشیل بائیولوجی (glacial) میں ریسرچ اسپیشلسٹ تھی۔ کیپری کارن کی بات مختلف تھی۔ یہ اس کی اپنی ذہنی اختراع تھی۔ وہ یہاں کی کمانڈر تھی۔ یہی اس کی کائنات کا آغاز و انجام تھا۔ زندگی بھر کا خواب...... نتائج کے حصول کے بعد انقلاب برپا ہو جاتا۔

ساتویں دن ہر صبح کے مانند وہ لیب میں آئس کور کے نمونوں کا تجزیہ کر رہی تھی۔ جو ڈرلنگ انجینئر سین نے بھجوائے تھے۔ دوپہر تک اس نے کام ختم کر کے لاگ بکس مکمل کیں اور نیا ڈیٹا کمپیوٹر میں محفوظ کر دیا۔ خالی کافی مگ لے کر وہ کارپٹڈ کوریڈور میں میس روم کی طرف بڑھنے لگی، دائیں جانب جم کا دروازہ راستے میں آیا۔ لورین نے کھلے دروازے میں جھانکا۔ کیپری کارن کی میڈیکل آفیسر ورک آؤٹ میں مصروف تھی۔ وہ بینچ پریس لگا رہی تھی۔ ”ہائے میل۔“

میل نے بینچ پریس روکے بغیر منہ سے جواب دیا۔ لورین آگے بڑھتی چلی گئی۔ میس روم میں میز پر طعام کا انتظام تھا۔ اس کی پہلی ملاقات ریڈیو آپریٹر فرینک سے ہوئی۔ پھر اس نے مرڈو سے ہاتھ ملایا جس کا تعلق اسکاٹ لینڈ سے تھا۔ میس میں دو بڑے سائز کے صوفے بھی نظر آرہے تھے۔ ایک کونے میں چھوٹی سی لائبریری تھی۔ فارغ اوقات کے لیے ٹی وی اور وڈیو کا بندوبست تھا۔ پانچ افراد کی مختصر سی ٹیم کے لیے میس روم پسندیدہ جگہ تھی۔ ان کے مابین ذہنی ہم آہنگی اور اعتماد کا رشتہ تھا۔ لورین نے کبھی خود کو باس کے روپ میں پیش نہیں کیا تھا۔ مہذب آباد دنیا سے بہت دور اس ناموافق زمین، موسم اور ویرانے میں وہ خوش تھے۔

موسم سرما سر پر تھا۔ درحقیقت انٹارکٹیکا وہ بعید ترین اور سرد مقام تھا جہاں سردی سرما سے بڑھ کر بارہ مہینے ہی رہتی تھی۔ موسم سرما کا فرق یہ تھا کہ سات مہینے کے لیے دن کی روشنی غائب ہو جاتی تھی۔ یہی وقت ان کی حقیقی کارکردگی اور برداشت کے لیے امتحان ثابت ہوتا تھا۔ سات مہینے کے لیے وہ کرۂ ارض کے تاریک ترین سرد مقام پر گویا صندوق میں بند ہو جاتے تھے۔ جو ایک اعصاب شکن مرحلہ تھا۔

لورین نے کھڑکی سے باہر طوفان کے آثار دیکھے۔
”سین کہاں ہے؟“
”[illegible] میس [illegible]

ہے۔'' فرینک نے جواب دیا۔ لورین کھاپی کر اٹھی۔

''وہ انتھک کام کرتا ہے۔ میں اسے کافی دے کر آتی ہوں۔'' لورین نے کہا۔ فرینک ''لو اسٹوری'' کا تھیم سانگ گنگنانے لگا۔ وہ انجان بن گئی۔ ٹیم کے افراد اکثر اسے چھیڑتے رہتے تھے۔ لورین نے ہک پر سے حفاظتی سوٹ لیا۔ یہ تند و تیز سرد ہواؤں کے جھکڑوں سے بچاتا تھا۔ سر پر اونی ہیٹ تھا۔ پلاسٹک کے ''بنی بوٹس'' چڑھائے۔ بوٹ خصوصی طور پر آئل لان ورکرز کے لیے ڈیزائن کیے گئے تھے۔ انہیں الاسکا میں تیار کیا گیا تھا۔ پیروں کو گرم رکھنے کے لیے دنیا میں اب تک ان کا مدمقابل نہیں آیا تھا۔ آخر میں لورین نے گلوز لیے اور یخ بستہ فضا میں نکلنے کے لیے تیار ہوئی۔

باہر تیز ہوائیں اس کے قدم اکھاڑنے پر تُلی بیٹھی تھیں۔ وہ مضبوطی اور احتیاط کے ساتھ قدم بہ قدم آگے بڑھ رہی تھی۔ کافی چھلک جاتی تو مزہ نہیں آتا...... ڈرلنگ شیڈ کے نیچے مہیب پارکنس انجن اور رِگ کے اطراف میں سین منڈلا رہا تھا۔ سین لوری، ٹیم میں ایک شاندار اضافہ تھا۔ اسکاٹ پولر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں لورین کو سین کے لیے متعدد مشورے ملے تھے۔ بالآخر وہ سین کی ساکھ سے متاثر ہو کر اس جانب متوجہ ہوئی۔ سین، اس کی توقع سے زیادہ کم عمر اور مضبوط تھا۔ گرین لینڈ سمیت مختلف علاقوں میں کام کرنے سے وہ مزید سخت جان ہو چکا تھا۔ لورین نے پہلی نظر میں ہی اسے پسند کر لیا تھا۔

وہ جب پہلے دن اس کے لیے کافی لے گئی تھی، اس وقت سین محتاط تھا۔ وہ خاتون سائنس دانوں کے بارے میں الگ نظریہ رکھتا تھا۔ تاہم بہت جلد اسے حسین اور سادہ طبیعت لورین کے بارے میں اپنی رائے تبدیل کرنی پڑی۔ ان دونوں کے درمیان کوئی نادیدہ چیز مشترک تھی۔ وہ سائنس داں سے زیادہ فلم ایکٹریس دکھائی دیتی تھی۔ گویا سیگورنی ویور کے جوانی کے دن لوٹ آئے تھے۔

''مجھے بتاؤ، کیا کرنا ہے؟'' اس نے کافی کا تھرمل مگ وصول کیا۔ ''کیا گرین لینڈ کی ٹیم کے مانند کورنگ ڈرل کرنی ہے؟''

''کور کی انتہائی حد پر جھیل ہے۔ مجھے پانی کا نمونہ چاہیے جو مکمل شفاف حالت میں ہو۔''

''انٹارکٹیکا کے نیچے جھیل؟ ہوئی بھی تو جمی ہوئی ہو گی۔''

''یہی خیال تھا۔'' لورین نے کہا۔ ''لیکن 70 کی دہائی میں کئی سائنسی مشن ائرکرافٹ میں بھیجے گئے۔ ان کے ساتھ خاص قسم کا ریڈار تھا جس نے برفانی چٹانوں کے نیچے سے انعکاس ریکارڈ کیا۔ اس کی حقیقت واضح نہیں تھی۔''

''میں سمجھ گیا۔'' سین نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔

''انٹارکٹیکا کے مشرقی سمت میں چونکا دینے والا انکشاف ہوا۔ جہاں ''لیک اونٹاریو'' کے برابر تازہ پانی کی جھیل تھی۔ اس کی گہرائی لیک اونٹاریو سے دگنی تھی اور یہ برف کے نیچے چھپی تھی۔ اسے لیک واسٹاک کا نام دیا گیا۔ یہ نام اس وقت پڑا جب روسیوں نے وہاں بیس کیمپ بنایا۔'' سین توجہ سے سن رہا تھا۔

''لیکن وہ جمی کیوں نہیں؟''

''ہمیں یقین ہے کہ اس کی وجہ وہ مقام ہے جہاں یہ پوشیدہ ہے۔ یعنی ٹیکٹونک رفٹ...... یہ اسی طرح کا فالٹ ہے جو جھیل بیکال اور بحر احمر کے ساتھ ہے۔ زمین کی مرکزی تپش اسے جمنے نہیں دیتی۔ اوپر برف کی موجودگی نے اسے کرۂ ارض کے لیے لاک کر دیا ہے۔ یہ قدیم تر پانی کا ذخیرہ ہے۔ لہٰذا گہرے امکانات ہیں کہ اس میں زندگی نامعلوم شکل میں موجود ہوگی۔''

''تم چاہتی ہو، جھیل میں ڈرل کیا جائے؟''

''واسٹاک میں نہیں۔ وہاں دشواریاں ہیں۔ ہمیں بڑے پیمانے پر پہلے دو میل تک ڈرل کرنی پڑے گی۔''

''دو میل؟'' سین حیران رہ گیا۔ ''یہ ناممکن ہے۔''

''بالکل ٹھیک۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے دوسرے امکانات کا خیال رکھا تھا۔ واسٹاک سے ہزار میل کے فاصلے پر برف کے نیچے آتش فشاں موجود ہے۔ کسی نے اس پر خاص توجہ نہیں دی تھی۔''

''پھر تم کیوں اتنی دلچسپی لے رہی ہو؟'' سین نے سوال کیا۔

''اس لیے کہ اسے دریافت کرنے والے سائنس دانوں میں میرے ڈیڈی بھی شامل تھے۔ دوسری وجہ ہے کہ یہ آتش فشاں برفانی سطح سے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اس کا دہانہ برفانی تہ سے محض دو ہزار فٹ نیچے ہے۔ یہاں جھیل کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے میں نسبتاً آسانی رہے گی۔''

''ایک سیکنڈ رکو۔ کنفیوز مت کرو۔ اس آتش فشاں کے ساتھ جھیل کا ہونا کیوں لازم ہے؟'' سین نے استفسار کیا۔

''اس کا دہانہ ٹھنڈا ہے اور وولکینو (Volcano)

گرم ہے۔ اگر تم crater (دہانہ) لکھ کر کمپیوٹر میں اشکال دیکھو گے تو سمجھ جاؤ گے۔ بعض دہانوں میں تمہیں پانی تک نظر آئے گا۔ آتش فشاں کی گرمی سے برف پانی بن جاتا ہے اور جہاں پانی ہوگا وہاں زندگی ہوگی۔ غالباً ہم اس زندگی کی بات کر رہے ہیں جو خود مختار ہے، اجنبی ہے...... ہماری دنیا سے بالکل الگ۔ یہ سائنس کے لیے ایک چیلنج ہوگا...... یہ جھیلیں ''ٹائم کیپسولز'' کے مانند ہیں۔ ہم زندگی کے بارے میں اپنی معلومات میں غیر معمولی اور انقلابی اضافہ کر سکتے ہیں۔ یہ کیسے اور کہاں سے شروع ہوئی؟ کس شکل میں تھی اور اب کہاں ہے؟''

''کیا یہ سب کچھ عملی ہے؟''

''ہاں، میں چاہتی ہوں کہ ہم ایک الگ مختصر بیس بنائیں اور ڈرلنگ رگ کے ذریعے دو ہزار دو سو پچاس فٹ نیچے جا کر صوتی ارتعاش کی مدد سے اجنبی مخلوق کا نمونہ حاصل کریں۔''

سین کو بے ساختہ ہنسی آ گئی۔ لفظ ''مخلوق'' پر وہ ہنس دیا تھا۔ ''یہ کتنی بڑی ہوگی؟''

''شاید ہم دیکھ بھی نہ سکیں، ہو سکتا ہے اجنبی ''زندگی'' کو دیکھنے کے لیے الیکٹرون مائیکرو اسکوپ استعمال کرنا پڑے۔''

سین بھی پُرجوش نظر آ رہا تھا۔ ''میں اس میں شامل ہوں۔'' وہ بولا۔ ''کوئی خطرہ تو نہیں؟''

''کس چیز سے؟''

''مخلوق سے......'' وہ پھر ہنسا۔

☆☆☆

کیپری کارن کے سیٹ اپ کے لیے سب سے بڑا مسئلہ فنڈز کا تھا کیونکہ پروجیکٹ رسکی تھی۔ گرانٹ دینے والی بہت سی سائنسی تنظیمیں ہچکچاہٹ کا شکار رہیں...... لیکن لورین کی ناقابلِ شکست لگن اور برق رفتار شہرت کے باعث تین لاکھ پاؤنڈز اسکاٹ پولر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے دیے۔ کوارٹر ملین نیشنل فاؤنڈیشن فار سائنس کی جانب سے آئے۔ چیری نیبل ٹرسٹ کی مجموعی رقم ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈز تھی۔ اس کے علاوہ لورین کچھ رقم مؤقر سائنسی جرائد سے حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی جو اس قسم کے پروجیکٹس کے نتائج کے اولین امیدوار ہوتے ہیں۔ باوجود ان تمام کامیابیوں کے ایک ملین پاؤنڈ مزید درکار تھے...... اس وقت چیف ایگزیکٹو آف کریگولین آئل کی کال آئی۔ الیگزینڈر ڈی پیئرمین، ہلینیز آئل ٹائیکون تھا۔ تاہم پانی میں آلودگی پھیلانے کے الزام میں گرین لابی اس کے پیچھے پڑی تھی۔ نتیجے کے طور پر اسٹاک مارکیٹ میں ڈی پیئرمین کے شیئرز کی قیمت گر رہی تھی۔ اس کے پی آر ایڈوائزر نے اسے کسی معقول ساکھ کے حامل پروجیکٹ میں ہاتھ ڈالنے کا مشورہ دیا۔ لورین کی خوش قسمتی رہی کہ اس نے پروجیکٹ میں دلچسپی ظاہر کی۔ لورین ہچکچا رہی تھی۔ تاہم دونوں کی ملاقات ہوئی۔ دونوں ہی ایک دوسرے سے متاثر ہوئے......اور ڈی پیئرمین نے پروجیکٹ پر ہاتھ رکھ دیا۔ لورین نے اپنی مرضی کی ٹیم منتخب کی۔ سین اس میں شامل تھا۔ فرینک کے ساتھ وہ کام کر چکی تھی۔ اس کی شمولیت ناگزیر تھی۔ اپنی فیلڈ میں اس کی قابلیت بے مثال تھی۔ مرڈو نہ صرف بہترین شیف تھا بلکہ پلمبنگ، الیکٹریکل ورک کا بھی ماہر تھا۔ میل، سین کے مانند نیا چہرہ تھا۔ تعلق نیوزی لینڈ سے تھا۔ وہ بھی بہترین ساکھ کی حامل تھی۔ یہ تھے کیپری کارن کے پانچ مشہور و معروف کردار۔ ڈی پیئرمین سے چیک لینے کے ٹھیک ایک سال بعد جنوری میں تیار کیپری کارن فضائی راستے سے انٹارکٹیکا کے مخصوص مقام پر نصب کرنے کے لیے روانہ ہو رہا تھا۔ اس کی تیاری میں ہر ضروری شے کا خیال رکھا گیا تھا۔ بالخصوص لورین اور فرینک نے ہزاروں گھنٹے کمپیوٹر کے ساتھ مل کر ماڈل بناتے پر صرف کیے تھے۔

انٹارکٹیکا میں پہنچنے کے سات ہفتے بعد کیپری کارن کی سادہ سی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ ربن کاٹتے وقت لورین کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ مسکراہٹ میں جذبے اور خواب مچل رہے تھے۔ اس نے فخر سے ایک جملہ کہا۔

''یہ بیس اگرچہ بہت بڑا نہیں ہے لیکن اس کے نتائج دیوہیکل ثابت ہوں گے۔''

اس کی بات کے جواب میں تالیوں کی گونج تھی۔

☆☆☆

''کیا صورتِ حال ہے؟''

سین نے رِگ کے ساتھ اسکرین دیکھا۔ ''چار سو ساٹھ فٹ۔''

''کوئی رکاوٹ؟''

''کچھ نہیں۔''

لورین نے ہیجانی کیفیت محسوس کی۔ پانچ سال کی منصوبہ بندی اور خوابوں کی تعبیر کا آغاز تھا۔ ''لورین! ریڈیو کال، ارجنٹ!'' ڈوروے کی طرف سے آواز آئی...... کیا

ارجنٹ ہوسکتا ہے؟ لورین نے تجسس محسوس کیا۔ فرینک کے نارمل تاثرات میں پریشانی کا عکس تھا۔ وہ پلٹ کر مرکزی بلاک میں آ گئی۔ ریڈیو روم کے کنکشن سے نسوانی ہراساں آواز ابھر رہی تھی۔ ''دس از ٹرانس انٹارکٹیکا ایکسپیڈیشن کنٹرول۔ کیپری کارن، ہمیں ایمرجنسی کا سامنا ہے۔ میں دہراتی ہوں۔ ایمرجنسی...... ڈو یو ریڈ می؟ اوور۔''

لورین عالم استعجاب میں ریڈیو ہینڈ سیٹ کو گھور رہی تھی۔ اسے اپنی سماعت پر شک ہو رہا تھا...... کون ایمرجنسی رپورٹ کر رہا تھا اور کیپری کارن کو آواز کیوں دے رہا تھا؟

''تم کون ہو؟ اور ہنگامی صورتِ حال کی نوعیت کیا ہے؟ اوور۔''

''میرا نام آئی ون ایوانز ہے۔ میں جولین فٹز جیرالڈ کی سیکریٹری ہوں۔ وہ اپنے ساتھی کے ہمراہ طویل راستے سے انٹارکٹکا کراس کرنے نکلا تھا۔ اڑتالیس گھنٹے قبل ہمیں ایمرجنسی سگنل ملا...... جواب میں ہماری طرف سے ٹوئن اوٹور روانہ کیا گیا۔ ائرکرافٹ میں ایک رپورٹر بھی تھا۔ وہ دونوں ''بلیک مار'' گلیشیر پر بُری حالت میں تھے۔ ائرکرافٹ واپس نہیں آیا ہماری سمجھ کے مطابق وہ کریش کر گیا ہے اوور......''

''او کے۔'' لورین نے کہا۔ ''لیکن دوسرا ائرکرافٹ، ٹھیک معلومات لینے کے لیے کیوں نہیں بھیجا گیا؟ اوور۔''

''ہم کوشش کر رہے ہیں...... لیکن موسم حائل ہے۔ اوور۔''

''میں سمجھ گئی۔'' لورین نے سر کو جنبش دی۔ ''یہاں بھی برفانی طوفان قریب ہے۔ مجھے بتاؤ، کتنے لوگ ملوث ہیں؟ اوور۔''

''کل پانچ افراد۔ دو پائلٹ، ایک برٹش صحافی اور دو مہم جو۔'' آئی ون نے ہچکچاتے ہوئے وقفہ لیا۔ ''میرا خیال ہے کہ لینڈ ریسکیو واحد آپشن ہے...... اور کیپری کارن قریب ترین بیس ہے۔ اوور۔''

''آئی ون، ہمیں صحیح معلومات درکار ہیں۔ اوور۔''

آئی ون نے کچھ وقفے کے بعد لیٹی ٹیوڈ اور لونگی ٹیوڈ کی نشاندہی کی۔

فرینک نے پنسل سنبھالی...... تیزی سے حساب جوڑا اور نقشہ دیکھ کر پنسل سے نشان لگایا۔ ''وہ یہاں پر ہیں۔'' اس نے لورین کو بتایا۔

لورین کا چہرہ مرجھا گیا۔ ''لوکیشن کتنے فاصلے پر ہے؟''

''کوئی سمت بھی اختیار کریں...... خطرناک، تقریباً تین سو میل۔''

لورین ریڈیو کی طرف متوجہ ہوئی۔ ''آئی ون، ہمارے لیے خطرہ ہی خطرہ ہے۔ اتنے فاصلے تک کے لیے ہمارے وسائل نابود ہو جائیں گے۔ کیپری کارن ایک چھوٹا ریسرچ بیس ہے۔ ائر ریسکیو ہی بہترین آپشن ہے۔ اوور۔''

آئی ون نے گہرا سانس لے کر امکانات کا جائزہ لیا۔ کیونکہ لورین کا جواب مایوس کن تھا۔ ان کی واحد امید کیپری کارن تھا۔ طوفان کی غیر موجودگی میں غالباً صورتِ حال بدل جاتی۔

''ریسکیو مہم پر جانے کے لیے میں چوبیس گھنٹے لوں گی۔'' لورین نے کہا۔ ''اس دوران تم ہر چینل استعمال کر کے یہ معلوم کرو کہ ٹوئن اوٹور کریش ہوا ہے یا کوئی اور بات ہے۔ تصدیق ہونے تک میں اپنی ٹیم کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی۔ تم امریکن ائر سروس سے بھی مدد لے سکتی ہو۔ دوسرے یہ کہ مجھے وہاں پانچوں افراد کے نام اور حالات کا علم ہونا چاہیے۔ تم سمجھ رہی ہونا؟ اوور۔''

''میں پوری کوشش کروں گی۔ اوور۔'' ریڈیو خاموش ہو گیا۔

لورین نے کھڑکی کی طرف دیکھا۔ باہر سیاہی تھی۔ طوفان کی شدت بڑھ گئی تھی۔ ''تمہارا یہاں رہنا ضروری ہے۔'' اس نے فرینک سے کہا۔ ''لگتا ہے مجھے ٹرپ پر جانا پڑے گا۔ سین میرے ساتھ ہوگا۔ دو افراد سے زیادہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ لاجسٹک کا خیال رکھنا بے حد اہم ہے۔''

''ڈرلنگ کا کیا ہوگا؟''

''ڈرلنگ؟'' لورین بدمزگی کو پوشیدہ نہ رکھ سکی۔ ''ڈرلنگ روکنی پڑے گی۔''

☆☆☆

جوز رومیرو اور کلاڈیو ورگاس ٹوئن اوٹور میں پرواز کر رہے تھے۔ ریڈیو پر کیپری کارن بیس سے بات کیے ہوئے چودہ گھنٹے گزر چکے تھے۔ پہلے ائرکرافٹ کے غیاب کو پورے تین دن ہو رہے تھے۔ دونوں پائلٹ باخبر تھے کہ وہ ایک مخدوش سفر پر ہیں لیکن گنجائش نہیں تھی کہ وہ طوفان کے ہلکا ہونے کا انتظار کرتے۔ موہوم امید تھی کہ ان کے ساتھی پائلٹ زخمی حالت میں امداد کے منتظر ہوں۔ مہم جو پہلے ہی

پھنسے ہوئے تھے۔ دونوں نے رات میں کیپ ہارن سے پرواز کی۔ صبح نو بجے کے قریب وہ جائے حادثہ پر تھے۔ طوفان کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ سیاہی مائل بادل بصارت کی راہ میں رکاوٹ بن رہے تھے۔ پچاس منٹ تک پائلٹ زاویہ بدل کر گلیشیئر کو کھنگالتے رہے۔ ایک موقع پر ورگاس چلایا۔ ''ادھر کچھ ہے، گھوم کے آؤ۔''

بادلوں نے بھی مہلت دی اور انہوں نے برف پر SOS کے بڑے بڑے نشانات دیکھ لیے۔ قبل اس کے کہ منظر دھندلاتا، رومیرو نے خیمے سے قریباً سو گز کے فاصلے پر برفانی گیند نما شے دیکھی۔ نہیں، وہ ائرکرافٹ کا انجن تھا۔ جولین اور اس کے ساتھی نے انجن آئل کی مدد سے SOS کے حروف بنائے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ ائرکرافٹ کریش کر گیا تھا۔ دونوں نے مایوسی کے عالم میں ایک دوسرے کو دیکھا۔ بعدازاں تین چکر اور کاٹے تاہم کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کوئی بچا بھی ہے تو نیچے اترے بغیر کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا اور ان حالات میں نیچے اترنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ ''ہم کچھ نہیں کر سکتے۔'' رومیرو نے بھرائی ہوئی آواز میں ناامیدی کا اظہار کیا۔

☆☆☆

لورین نے ریسکیو کا اعلان کر دیا۔ فرداً فرداً سب سے مشورہ طلب کیا۔ منصوبہ بندی کی۔ سامان کی تفصیلات کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا۔ کیمونیکیشن، ٹرانسپورٹ، پروویژن، میڈیکل اور اسپیشل ایکوپمنٹ...... انہوں نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ روانہ تو دو ہو رہے ہیں...... کیا امکانات ہیں کہ واپسی پر کتنے ہوں گے؟ منصوبے کی تکمیل پر فرینک نے ہاتھ اٹھایا۔ ''مداخلت کے لیے معذرت...... لیکن کسی نے اب تک غیر متوقع سچویشن کا اظہار نہیں کیا۔ مثلاً اگر تم دونوں کسی مصیبت میں پڑ جاتے ہو۔ مثلاً اسنو موبائلز، ریڈیوز اور سپلائی کسی کھائی کی نذر ہو جاتے ہیں، اس صورت میں تمہیں کون ریسکیو کرے گا؟''

سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ''تمہارے پاس کیا حل ہے؟'' لورین نے سوال کیا۔

''میرے خیال میں تم دونوں کو ہر پچاس میل پر کچھ نہ کچھ دفن کر دینا چاہیے۔ ایسی صورت میں کم از کم فائٹنگ چانس برقرار رہے گا اور ہمیں تم تک پہنچنے میں آسانی ہو گی......''

سین کی پیشانی پر لکیریں نمودار ہوئیں۔ ''اس طرح ''اسنو موبائلز'' کا وزن بڑھ جائے گا اور رفتار کم ہو جائے گی۔''

''یوں کرتے ہیں کہ پہلا مارکر سو میل پر اور دوسرا دو سو میل پر...... کچھ نہ ہونے سے کچھ بہتر ہے۔ تمہارا خدشہ بھی ٹھیک ہے، جو ہلکا ہو جائے گا۔''

لورین نے اثبات میں سر ہلا کر ٹیم کی طرف دیکھا۔ سب نے اتفاق کیا۔

''کوئی اور بات یا مشورہ؟'' اس نے سوال کیا۔

سب خاموش تھے۔ ''اوکے۔ ہم ایک گھنٹے میں نکل جائیں گے۔''

☆☆☆

ابتدائی تیس میل روانی کے ساتھ گزرے۔ لورین اسنو موبائل (جو انجن سے چلتی ہے) پر کمپاس کے ساتھ آگے تھی۔ گاہے گاہے وہ آئینے کے ذریعے عقب میں سین کی ہیڈ لائٹس دیکھ رہی تھی۔ تیس میل کے بعد روانی متاثر ہونے لگی۔ سطح زمین کی کیفیت بدل رہی تھی۔ گاگلز پر جمنے والی برف صاف کرنے کے لیے انہیں ہر ایک دو میل پر رکنا پڑ رہا تھا۔ سفر کے سینتیس میل اور ڈھائی گھنٹے...... برفانی سطح تواتر کے ساتھ رنگ بدل رہی تھی۔ کہیں کھائی، اونچائی، نالیاں...... دونوں ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔ رفتار کم ہو گئی تھی۔ ایک مقام پر رک کے انہوں نے تھرموفلاسک سے کافی لی پھر سفر دوبارہ شروع ہو گیا۔

وہ گڑھوں، برفانی تودوں، نالوں، کھائیوں...... سے بچتے بچاتے، رخ بدل بدل کے کمپاس کی مدد سے واپس راہ پر آ جاتے۔ علاقہ بھول بھلیوں کے مانند تھا۔ متعدد بار راستہ مسدود ہوا۔ کبھی آئس بال کا رخ اوپر کی جانب اور کبھی ڈھلوان کی طرف ہو جاتا۔ کہیں چال ہموار رہتی...... کہیں لڑکھڑانے لگتی...... برفانی پہاڑیوں کے قریب انہوں نے کیمپنگ کا فیصلہ کیا۔ تند ہواؤں میں خیمہ نصب کرنے کے لیے کافی تگ و دو کرنی پڑی۔ رات کے نو بج رہے تھے۔ لورین نے کوکنگ کا سامان نکالا اور سین نے اسنو موبائلز کو کینوس سے ڈھک دیا۔ کھا پی کر وہ سلیپنگ بیگس میں گھس گئے۔ جگہ مختصر تھی۔ پہلی مرتبہ لورین، سین کے اس قدر قریب تھی کہ اجسام ایک دوسرے کو چھو رہے تھے۔ دونوں کو اس عجیب صورت حال کا ادراک تھا۔ گہرائی میں کہیں دونوں کی کیمسٹری ملتی جلتی تھی۔

سونے سے پیشتر دونوں نے جولین کے بارے میں کچھ دیر گفتگو کی...... لورین کی معلومات زیادہ تھیں جس کے مطابق وہ کوئی عظیم مہم جو نہیں تھا۔ تاہم اتنا ہوشیار ضرور تھا کہ

میڈیا کو سنبھال لیتا تھا اور ڈرامائی مہمات کے لیے مطلوبہ فنڈز بھی حاصل کر لیتا تھا۔ اس کے ریکارڈ پر کوئی قابلِ ذکر کامیابی نہیں تھی۔ اگرچہ اس نے کئی ڈرامے رچائے تھے۔ وہ خود کو اسکاٹ اور شیکلٹن کے پائے کا مہم جو ثابت کرنے پر تُلا ہوا تھا۔ کم از کم اپنی نظروں میں بزعمِ خود وہ ایسا ہی تھا۔

اب کیپری کارن کے قیمتی وسائل اور وقت اسے بچانے پر صرف ہونے جا رہا تھا۔

☆☆☆

صبح نکھری ہوئی اور بادلوں سے پاک تھی۔ مل مین رینج کا منظر سحر طاری کر رہا تھا۔ اس کی چوڑی نیلی برفانی شاخیں گلیشیئر کے اطراف میں ہزاروں فٹ دور نکلی ہوئی تھیں۔ جیسے کسی..... مہیب پھول کی دراز پنکھڑیاں۔ نظارہ مبہوت کیے دے رہا تھا۔

لورین نے نقشہ نکالا۔ ''ہمارے پاس دو راستے ہیں۔'' اس نے کہا۔ ''پہلا یہ کہ ہم گلیشیئر کے متوازی مزید اسی میل تک جائیں یا پھر سیدھا بالائی راستہ اختیار کریں۔''

سین دوربین سے جائزہ لے رہا تھا۔ ''ہم سیدھے اوپر جائیں گے۔ مجھے ''پاس'' میں کوئی خاص رکاوٹ نظر نہیں آ رہی۔''

لورین مسکرائی۔ ''اوکے لیکن ہمیں یہاں پہلا ایمرجنسی ڈپو قائم کرنا ہے۔ اس کے بعد ہی ہم پہاڑیوں میں پیش قدمی کریں گے۔''

تین بجے سین نے مائلومیٹر چیک کیا۔ ''ہم بیس'' سے سو میل دور آ چکے ہیں۔ ڈپو کہاں بنائیں؟''

''وہاں ان دو پستہ قد چوٹیوں کے درمیان۔'' لورین نے اشارہ کیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو، موزوں مقام ہے۔''

دو میں سے ایک ایمرجنسی بیرل وہاں برف میں دفنا دیا گیا۔ وہاں چھ فٹ کا مارکر پول نصب کیا گیا جس کی چوٹی پر سرخ کپڑا موجود تھا..... لورین نے GPS یونٹ نکال کر آن کیا۔ کچھ دیر میں ٹرانسمیٹر مصنوعی سیارے کے ساتھ جُڑ گیا۔ لورین نے ٹھیک ٹھیک لیٹی ٹیوڈ اور لانگی ٹیوڈ نوٹ پیڈ پر لکھا۔ پھر GPS واپس جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ وہ مل مین رینج سے گزرنے کے لیے تیار تھے۔

اسنوموبائلز ترچھی حالت میں بلندی کی طرف جا رہی تھیں۔ ہر ایک ہزار فٹ پر سردی میں اضافہ ہو رہا تھا۔ حفاظتی لباس کے باوجود جلد ہی سین نے کپکپاہٹ محسوس کی۔ انگلیاں گویا جمنے لگی تھیں۔ اس نے بڑھتی ہوئی سردی کی جانب سے توجہ ہٹائی اور توجہ چڑھائی کی طرف مرکوز کر دی۔ سین نے کسی بھی حادثے کے امکان کو نظرانداز نہیں کیا تھا۔ اس کے آگے لورین ماہرانہ انداز میں ڈرائیو کر رہی تھی۔ اس کا بدن اوپر اٹھا ہوا تھا..... بالکل ہارس ریس کے جاکی کے مانند۔ جس کے پیر رکابوں میں ہوتے ہیں اور جسم معلق..... سر گھوڑے کی گردن کے قریب ہوتا ہے۔ وہ جس حالت میں اوپر جا رہے تھے اس کے لیے یہ انداز بہترین تھا۔ کیونکہ اسنوموبائلز میدان میں نہیں دوڑ رہی تھیں۔ ذرا سی غفلت مشینوں کو لڑھکا سکتی تھی۔

محفوظ حالت میں وہ خاصے اوپر آ کے رک گئے۔ لورین نے الٹی میٹر، سین کو دکھایا۔ ''ہم بلندی کے قریب ہیں۔'' یہ بڑا ڈرامائی منظر تھا۔ کہیں کہیں بادلوں کے ٹکڑے چکرا رہے تھے۔ یہ دراصل برف کے اجتماعی ذرات تھے۔ بادلوں کے نیچے گلیشیئر تھا۔

بلیک مور..... کرۂ ارض پر سب سے بڑا گلیشیئر۔ جتنا علاقہ عظیم گلیشیئر نے گھیرا ہوا تھا۔ اتنی جگہ فرانس اور جرمنی جیسے ممالک کے لیے کافی تھی..... گلیشیئر پر آنے کے لیے ان کے پاس دو راہیں تھیں۔ ایک راہ سین نے برفانی یلغار کے خطرے کے باعث مسترد کر دی۔ دوسرا راستہ گھاٹی میں سے ہو کے گزرتا تھا۔ جو بائیں جانب تھی۔ انہوں نے گھاٹی کا انتخاب کیا۔ اسنوموبائلز کی رفتار دھیمی تھی۔ کبھی یوں لگتا جیسے وہ قدم بہ قدم چل رہے ہیں۔ تاہم انہوں نے سفر جاری رکھا۔ آٹھ بجے تک وہ متواتر تیرہ گھنٹے کی ڈرائیو کر چکے تھے۔ تھکن سے بُرا حال تھا۔ جسم اکڑ گئے تھے۔

''کیمپ؟'' لورین کے منہ سے نکلا۔

سین پہلے ہی تیار تھا۔ خیمہ جمایا گیا۔ کھانے پینے کے بعد انہوں نے کیپری کارن ریڈیو کال کی۔ فرینک نے دونوں طرف کی صورتِ حال سے آگاہ کیا..... مختصر گفتگو کے بعد وہ ریڈیو بند کر کے لیٹ گئے۔

''کل ہم انٹارکٹیکا کی بدترین اور شیطانی گھاٹی کا سامنا کریں گے۔'' لورین نے کہا۔

☆☆☆

غیر یقینی امکانات اعصاب کے لیے امتحان ثابت ہوتے ہیں۔ موسم اور برفانی پُل ان میں سرفہرست ہیں۔ فولادی اعصاب بھی پارہ پارہ ہونے لگتے ہیں۔ کھائیوں، گڑھوں سے بچا جا سکتا ہے۔ تاہم اول الذکر دونوں امکانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے..... لڑنا پڑتا ہے..... پہلے برفانی پُل سے مڈبھیڑ ہوئی تو لورین نے کہا۔ ''

کار ایک ہے اور سادہ ہے...... اگر چہ جان لیوا خطرہ اپنی جگہ پر ہے۔ برج پر جانے سے پہلے اچھی طرح جائزہ لے لو، وہ کتنا طویل اور دبیز ہے۔ چوڑائی کتنی ہے؟ پُل کے مضبوط حصے کا انتخاب کرواور اس حصے پر جتنی تیزی سے ڈرائیو کر سکتے ہو کرو...... پُل گرنے سے پہلے تم پار ہو جاؤ گے۔'' اس نے سین کو بتایا۔ ''لیکن حقیقت یہ ہے کہ پُل کہیں بھی ٹوٹ سکتا ہے۔''

''ہمیں کتنے پُلوں سے واسطہ پڑے گا؟'' سین نے سوال اٹھایا۔

لورین نے آنکھیں سکیڑ کر دور تک کھائیوں بھرے علاقے کو جانچا۔ ''مشکل ہے...... شاید سو یا سو سے بھی زیادہ۔''

''ٹھیک ہے۔ میں پہلے جاتا ہوں۔''

سین نے مومینٹم بنانے کے لیے فاصلے سے اسنو موبائل اسٹارٹ کی۔ وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ پُل کے کس حصے پر اس نے مشین دوڑانی ہے...... پہلا پُل دونوں نے یکے بعد دیگرے بخیریت عبور کر لیا۔ انہوں نے نصف فاصلہ کامیابی سے طے کیا۔ بعدازاں قدرے ہموار سطح برفانی سطح آئی اور سین نے رفتار بڑھا دی...... پندرہ میل فی گھنٹا، بیس...... بائیس...... اور لورین نے دیکھ لیا۔ ''رک جاؤ۔'' وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

بظاہر وہ ایک مبہم سیاہی مائل طویل لکیر ہی تھی۔ سین نے گاڑی روک لی تھی۔ دونوں پیدل لکیر کی طرف گئے۔

''تم نے دیکھا؟'' لورین نے استفسار کیا۔

''مجھے یقین نہیں تھا۔ میں اسے ٹھوس ہی سمجھا تھا۔ قدیم دباؤ سے بننے ولی فالٹ لائن۔''

''دیکھو اس کی چوڑائی۔'' لورین نے قریب پہنچ کر کہا۔

فاصلے سے وہ سیاہی مائل لکیر کے مانند تھی لیکن وہ کم سے کم تیس فٹ چوڑی تھی۔ لورین نے دائیں بائیں دیکھا۔ وہ سیکڑوں گز نہیں تو، دونوں سمتوں میں میلوں تک چلی گئی تھی۔

حقیقت کا ادراک ہونے پر سین کے سرد جسم میں ٹھنڈ اور بڑھ گئی۔ گویا ریڑھ کی ہڈی میں برفانی سلاخ اتر گئی تھی۔ ''کیا یہ گہری ہے؟''

لورین نے شانے اچکائے۔ ''چیک کرنا ضروری ہے۔'' وہ پیٹ کے بل کنارے کے ساتھ لیٹ گئی اور نیچے جھانکا۔

وہ گزر سکتے تھے۔ جھکاؤ فٹ بھر سے بھی کم تھا۔ اسے لیٹ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ کچھ اور دیکھنا چاہتی تھی۔ اشارہ کرنے پر سین نے المونیم کا نوک دار مخصوص آلہ اسے پکڑایا۔ جسے برفانی ریلوں میں دفن ہونے والے کوہ پیماؤں کی تلاش میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لورین نے ہاتھ بڑھا کر برفانی سطح کی صلابت چیک کی۔ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے...... آلہ اس کی مٹھی سمیت اندر گھس گیا تھا۔ جیسے چھری مکھن میں اترتی ہے۔ لورین نے مٹھی گھما کر بہ آسانی وہاں سوراخ بنایا۔ یہ امر کسی بھی شک سے بالاتر تھا کہ وہ جگہ کھوکھلی تھی۔

''پیچھے رہو اور میری ٹانگ پکڑ لو۔'' اس نے سین سے کہا۔ خود وہ احتیاط سے چند انچ آگے کھسکی اور سوراخ میں جھانکا۔ اس کی سانس رک گئی۔ ''سین...... تم یقین نہیں کرو گے کہ میں کیا دیکھ رہی ہوں۔'' انٹارکٹکا میں ''کوبالٹ کریک'' سے گہری کھائی، دوسری نہیں تھی لیکن لورین جو کچھ دیکھ رہی تھی، وہ ناقابلِ یقین تھا۔

''مطلب ہم اس پر قدم نہیں رکھ سکتے؟'' سین نے نتیجہ اخذ کیا۔

لورین پیچھے ہٹ گئی۔ دو عدد برفانی گولے ڈھونڈ کر اس نے سوراخ سے فاصلے پر دس فٹ آگے بے ضرر برفانی سطح پر اچھال دیے۔ تصادم ہوتے ہی چار فٹ چوڑا خلا نمودار ہوا۔ گولوں کے گرنے کی آواز سننے کے لیے دونوں نے کان لگائے۔ پورا منٹ گزر گیا...... کوئی آواز نہیں آئی۔ دونوں وحشت کے عالم میں ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔

''اس کا نام رکھنا پڑے گا۔'' سین بڑبڑایا۔

''ڈیپ تھروٹ (Deep Throat)'' لورین نے برجستہ کہا۔

☆☆☆

دونوں نے ڈیپ تھروٹ کے متوازی مناسب رہ گزر کے لیے سفر کا آغاز کیا...... اس جستجو میں کافی وقت ضائع ہو گیا تھا۔ تاہم وہ ڈیپ تھروٹ سے جان چھڑانے میں کامیاب ہو گئے۔ لورین نے محسوس کیا کہ وہ بدترین مراحل طے کر چکے ہیں۔ کیپری کارن سے دو سو میل دور انہوں نے دوسرا ایمرجنسی ڈپو قائم کیا۔ لورین نے پیڈ پر GPS پوزیشن نوٹ کی۔

''پچاس میل تک سطح گراؤنڈ ہے۔ اس کے بعد پھر کھائیوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔'' لورین نے نقشے کا

جائزہ لیا۔

''میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ جولین اور اس کا ساتھی بڑھتے کیوں رہے؟ انہیں وہاں رک جانا تھا' جہاں ائرکرافٹ کو اترنے میں آسانی ہوتی۔'' سین کے لہجے میں بیزاری تھی۔

''غالباً جولین اس خوبی سے محروم ہے کہ کب پسپائی اختیار کرنی چاہیے۔'' تین گھنٹے بعد وہ اس میدان کے وسط میں تھے جو ناہموار سطح اور کھائیوں سے پُر تھا۔ اس دوران میں وہ خود کو کسی بھی حادثے سے بچانے میں کامیاب رہے۔

''یہ ہے وہ جگہ۔'' لورین نے کہا۔'' تخمینے اور معلومات کے مطابق ایمرجنسی سگنل یہاں سے فائر کیا گیا تھا۔''

سین نے اطراف میں نظر دوڑائی۔'' کوئی علامت نظر نہیں آرہی، کیا تم پُریقین ہو؟''

''اطراف میں چار پانچ سو گز کا فرق ممکن ہے۔'' لورین نے جواب دیا۔ گلیشیر کا یہ مقام مائن فیلڈ کے مانند تھا۔ جولین کا خیمہ تلاش کرنا کوئی آسان مرحلہ نہیں تھا۔ بہرحال پلان بنا کر انہوں نے تلاش شروع کی۔ وہ آہستگی سے گلیشیر پر گرڈ پیٹرن بنا کے حرکت پذیر تھے۔ ہر دس منٹ بعد وہ رک کر دوربین کے ذریعے علاقہ اسکین کرتے...... موسم اچانک اور تیزی سے بدلا۔ لورین تلاش روکنے پر مجبور ہوگئی۔ موسم جیسے بدلا تھا، ویسے ہی معاً برف باری رک گئی۔ موقع ملتے ہی انہوں نے پھر سے سرچ کا آغاز کیا۔

دفعتاً سین کی آواز آئی۔''میں نے خیمہ دیکھ لیا ہے۔ وہاں کوئی کھڑا ہے۔ شاید اس نے اسنوموبائلز کے انجن کی آواز سن لی ہے۔'' اکلوتے آدمی نے انہیں دیکھ کر ہاتھ بلند کیا۔ مشینوں کے انجن بند کر دیے گئے۔ خیمہ نصف کے قریب ٹوٹ پھوٹ چکا تھا۔ لورین اور سین آگے بڑھتے ہوئے تباہ شدہ ائرکرافٹ کی باقیات پر نظر ڈال رہے تھے جن کے بیشتر حصے برف میں روپوش ہو چکے تھے۔ وہ آدمی گرتا پڑتا ان کی طرف آیا۔ لورین اسے جولین کی حیثیت سے پہچاننے میں ناکام رہی۔ اس کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اگر وہ جولین تھا بھی تو اس تباہ شدہ حالت میں اس کے گھر والے بھی اسے پہچان نہیں سکتے تھے۔

''ہم کئی سو میل کے فاصلے پر کیپری کارن بیس سے آئے ہیں؟'' لورین نے اسے بتایا۔

''ویلکم......'' یہ کہہ کر وہ گھٹنوں کے بل گرا۔ لورین اور سین نے اسے بٹھانے میں مدد دی اور فلاسک میں سے گرم چاکلیٹ پلائی۔

''تم لوگوں کے پاس کھانے کا سامان ہے۔'' وہ کچھ سنبھلا تو پہلا سوال کیا۔

''ہاں، سب کچھ ہے...... ہوا کیا تھا...... کریش کیسے ہوا؟''

''میں جولین فٹزجیرالڈ ہوں۔'' جولین نے تعارف کرا کے مختصر احوال سنایا۔ اشارے سے انجن کے بارے میں بتایا جو فاصلے پر پڑا تھا۔

''جہاز کے بقیہ حصے کہاں ہیں؟''

جولین، انہیں کھائی کے کنارے پر لے آیا۔'' کوئی نہیں بچا۔'' وہ بولا۔

لورین نے افسردگی کے ساتھ نیچے ٹوٹن اوٹور کے ملبے کو دیکھا۔ سین کی نگاہ نیچے جھولتی ہوئی سرخ رسی پر پڑی۔

''تم نیچے گئے تھے؟'' اس نے جولین کو دیکھا۔'' کسی کو نکالا ہے؟''

جولین نے رسی اینکر سے جدا کی اور نیچے پھینک دی۔

''یقیناً میں نیچے گیا تھا لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں نے وہاں سے صحافی کو نکالا تھا؟''

سین کو مزید حیرت کا سامنا تھا۔ ''تم نے خود ایک آدمی وہاں سے نکالا تھا؟''

جولین نے شانے اچکائے۔''ایسا پہلی مرتبہ نہیں ہوا ہے۔ متعدد بار میں نے ایسا کیا ہے۔ صورتِ حال مختلف ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پُلی (چرخی) (Pully) ہم ساتھ رکھتے ہیں۔''

''اس کی حالت کیسی ہے؟''

''بہت تکلیف میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں۔''

سین کو توقع تھی کہ جولین رسّی واپس کھینچ لے گا لیکن اس نے الٹا کام کیا...... ان کے پہنچتے ہی رسی کی ضرورت ختم ہوگئی؟ وہ جولین کی اس حرکت پر اُلجھن کا شکار ہو گیا تھا۔ لہٰذا وہ سوال کیے بغیر نہ رہ سکا۔

''دونوں پائلٹ ختم ہو چکے ہیں۔ رسّی کے ذریعے ہم ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔'' جولین کے جواب نے سین کو مزید اُلجھا دیا۔ تاہم وہ خاموش رہا۔ لورین خیمے کی حالت دیکھنے چلی گئی۔ خیمہ دو آدمیوں کا مدفن نظر آرہا تھا۔ دو ہڈیوں کے ڈھانچے...... قریب المرگ...... بائیں جانب ناروے کا کارل نورلینڈ، لورین نے اندازہ لگایا۔ دونوں ہلاک۔ تینوں میں سب سے بدتر حالت کارل کی تھی۔ منہ پر خون جما تھا۔

ناک فراسٹ بائٹ کا شکار تھی۔ وہ قریب قریب بے ہوش تھا۔ کسی بھی وقت کوما میں جانے والا تھا۔ کچھ نہیں پتا کب سے بھوکا تھا۔ ڈی ہائیڈریشن (قلتِ آب) انتہا پر تھی۔ دائیں ہاتھ میں ایمرجنسی ٹرانسمیٹر تھا۔ انگلیاں جن پر کھال رہ گئی تھی، ٹرانسمیٹر پر یوں لپٹی تھیں جیسے زندگی کی ڈور اس کے ہاتھ میں ہو۔ لورین نے ٹرانسمیٹر ہاتھ سے چھڑا کر اس کا سوئچ آف کیا اور اسے ایک طرف ڈال دیا۔ اب جبکہ لینڈ ریسکیو جاری تھا۔۔۔ ہوا کی لہروں پر ایمرجنسی سگنل کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ دوسرے آدمی کی طرف متوجہ ہوئی۔ وہ ہوش میں تھا۔ ''میں نے آواز سنی تھی۔۔۔ کوئی ائرکرافٹ آیا ہے؟'' اس نے بکھری ہوئی آواز میں سوال کیا۔

''نہیں۔ یہ لینڈ ریسکیو ہے۔ تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ کیا نام ہے؟''

''رچرڈ۔ اُف، میری ٹانگیں۔۔۔''

لورین نے آہستگی سے سلیپنگ بیگ ہٹایا اور ٹانگوں کی حالت دیکھ کر کانپ اٹھی۔ رچرڈ کی اذیت کا تصور ہی کیا جاسکتا تھا۔

''تمہیں مارفین کی ضرورت ہے۔ میں انجکشن لاتی ہوں۔''

''شکریہ'' اس کی آنکھوں میں ناقابلِ بیان تشکر اور امید تھی۔

لورین نے خود کو رونے سے باز رکھا۔

''وہ کیسے ہیں؟'' لورین کو دیکھ کر سین نے سوال کیا۔

''میری توقع سے زیادہ خستہ اور بدحال۔۔۔ میں دونوں کو سنبھالنے کی کوشش کروں گی۔ لیکن انہیں بیس پر لے جانا پڑے گا۔''

لورین نے کیمپری کارن رابطہ کر کے احوال بتایا اور فریک سے کہا کہ وہ ٹھیک صورتِ حال سے آئی ون کو آگاہ کر دے۔

''سین، مشینوں میں ایندھن بھرو۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے۔''

''تمہارا نہیں خیال کہ ہمیں نیچے جا کر ائرکرافٹ کے ملبے کا جائزہ لینا چاہیے؟'' سین نے کہا۔

جولین دخل انداز ہوا۔ ''کس مقصد کے لیے؟ کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ ان دونوں کو طبی امداد کی ضرورت ہے۔''

سین نے پھر جولین کے لہجے پر حیرت محسوس کی۔

''میرا خیال تھا کہ میں اور لورین دیکھ لیتے تو آئندہ انکوائری میں مدد مل سکتی تھی۔۔۔ کریش اور اموات کے بارے میں۔۔۔''

''انکوائری میں۔ ہر سوال کا جواب میں دے سکتا ہوں۔'' جولین نے کہا۔

''کیا تم نے فوٹوگراف لیے ہیں؟''

جولین، سین کے قریب آگیا۔ ''فوٹوگراف؟ وہاں دو آدمی مردہ حالت میں ہیں۔۔۔ اور مجھے وہاں تصویر کشی کرنا چاہیے؟''

لورین کو مداخلت کرنی پڑی۔ ''سین، شاید جولین ٹھیک کہہ رہا ہے، ہمارے پاس وقت کم ہے۔ ائرکرافٹ کو بھول جاؤ۔''

سین نے ہاتھ کھڑے کر دیے۔ ''اوکے۔'' وہ مشینوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔ لورین نے رچرڈ کی مرہم پٹی کی اور تینوں کو ری ہائیڈریٹ کرنے کے لیے پانی گرم کرنے لگی۔ جولین نے اسٹوو پر سوپ بنا کر رچرڈ کو دینے سے پہلے خود پیا۔

''تمہارا سازوسامان کہاں ہے؟'' لورین نے استفسار کیا۔ ''ہم مشینوں پر صرف ضروری سامان رکھیں گے۔''

''صرف ذاتی رک سیک ہیں۔ باقی سامان بیکار ہے۔''

رچرڈ اور کارل کی مناسب مدد کرنے کے بعد انہیں صاف سلیپنگ بیگز میں منتقل کیا گیا۔ سین نے انہیں کٹ بیگ میں رکھ کر اس طرح سلیج کے ساتھ باندھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ آرام محسوس کریں۔ سلیج پر محفوظ ایندھن سے کچھ حصہ پیٹرول ٹینک میں ڈالا۔

واپسی کا سفر دھیمی رفتار کے ساتھ شروع ہوا۔ مارفین کا اثر ختم ہوتا تو رچرڈ کی چیخیں نکل جاتیں۔۔۔ وہ حتی الامکان رواں ڈرائیونگ کر رہے تھے پھر بھی کہیں کہیں جھٹکا لگتا جو رچرڈ کی فریکچرڈ ٹانگوں پر اثر انداز ہوتا۔

''ہمیں چند گھنٹے آرام کرنا چاہیے۔'' لورین نے تجویز پیش کی۔ انہوں نے تین خیمے کھڑے کیے۔ برف پگھلا کر کھانا تیار کیا۔ کارل کو چمچے کے ذریعے کھلایا گیا۔ اس کی حالت میں خفیف سی بہتری ظاہر ہوئی تھی۔ لورین نے بیس کال کی اور سونے کی تیاری کرنے لگی۔ تھکن اس کے ریشے ریشے میں سما رہی تھی۔ سین اس کے ساتھ لیٹا تھا لیکن بیدار تھا۔ اس کے ذہن میں مختلف سوالات چکرا رہے تھے۔ جولین کا رویہ اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ سب سے بڑا سوال

یہ تھا کہ تین آدمیوں میں صرف وہی بہتر حالت میں تھا۔ کارل اور جولین کی جسمانی کیفیت میں نمایاں فرق تھا۔ اگر وہ چند گھنٹے تاخیر سے پہنچتے تو کارل کی سانس اکھڑ جاتی تھی۔ وہ ایک دم اٹھ بیٹھا۔ اس نے خاموشی سے تیاری کی اور گلیشیر پر نکل آیا۔ پلٹ کر خیموں کی جانب دیکھا...... سکوت طاری تھا۔

وہ اپنی اسنوموبائل کے پاس آ گیا۔ دفعتاً ایک ہاتھ اس کے بازو پر آیا۔ وہ اس کے قریب برف پر موزوں میں کھڑا تھا۔ ''کہاں جا رہے ہو؟''

''اسنوموبائل کی عقبی جانب سے ایک بیگ کھو گیا ہے۔'' سین نے اطمینان سے جھوٹ بولا۔ ''واپسی کے راستے پر دیکھتا ہوں، شاید مل جائے۔'' سین نے اس کا ہاتھ ایک طرف کیا۔

''رکو، میں بھی آتا ہوں، اکیلے جانا ٹھیک نہیں ہے۔''

''تم سو جاؤ، میں ٹھیک ہوں۔'' سین کی آواز سپاٹ تھی۔

☆☆☆

سین نے تیزی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔ رات دو بجے وہ مطلوبہ مقام پر پہنچ گیا۔ رک سیک میں سے رسی کا چھلا نکال کر کھولا۔ کھائی کے کنارے مناسب جگہ تلاش کر کے اس نے رسی پھنسائی...... جولین کا رسی سے جان چھڑانے کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا۔ ایک سو تیس فٹ نیچے ٹوئن اوٹور کے آثار نظر آنے لگے۔ ہیڈ ٹارچ کی روشنی میں وہ احتیاط سے اتر رہا تھا۔ گہرائی میں اس کا سفر ایک سو پینتالیس فٹ پر ختم ہوا۔ رسی بھی ایک سو پینتالیس فٹ پر ختم ہو گئی۔ سین نے تفتیش شروع کی۔ ایک ونگ کچے کپڑے کے مانند پھٹ چکا تھا۔ دوسرا ونگ مڑ کر ڈھانچے کے نیچے دبا ہوا تھا۔ دونوں انجن غائب تھے۔ ایک بات واضح ہو گئی کہ ائرکرافٹ دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا جبکہ جولین کی کہانی میں ٹوئن اوٹور کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔ دروازہ قبضوں سے اکھڑ گیا تھا۔ وہاں سے سین پسنجر ایریا میں داخل ہوا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ایسے خوفناک حادثے میں صحافی کیسے بچ گیا تھا۔ تقریباً تمام نشستیں اکھڑ گئی تھیں۔ سامنے کے حصے میں سیاہ خون کے بڑے بڑے دھبے تھے۔ ملبے کے ساتھ اس نے تیز سبز رنگ کے دو ڈبے دیکھے۔ لیبل پڑھنے سے معلوم ہوا کہ وہ ایمرجنسی فوڈ کے لیے تھے۔ سین نے ڈبے کھول کر دیکھے۔ ان میں کچھ بھی نہیں تھا۔ اس کے علاوہ متعدد ٹن پیک بھی خالی ملے۔

اشیائے خور و نوش کے ریپرز ادھر اُدھر بکھرے پڑے تھے...... تو اس طرح انہوں نے خود کو اب تک زندہ رکھا۔ لیکن کارل کی بدتر حالت سین کے ذہن میں چبھ رہی تھی۔ کیا جولین نے اسے خوراک سے محروم رکھا تھا۔ اگر ہاں...... تو کیوں؟ صحافی کی حالت زخموں کی وجہ سے خراب تھی۔ خصوصاً ٹانگوں کا فریکچر۔ لیکن وہ بھوکا پیاسا نہیں لگ رہا تھا۔ سین نے میڈیکل سپلائی باکس بھی دیکھا۔ جسے چھوا تک نہیں گیا تھا۔ کیوں؟ کیوں؟ غصے کی لہر نے اس کے جسم کو وقتی طور پر گرم کر دیا۔

وہ کاک پٹ میں داخل ہوا۔ دونوں پائلٹ برف کے ذرات اور برفانی ہواؤں میں جم چکے تھے۔ اس کا دل بوجھل ہو گیا۔ اسے ان دونوں کی فیملیز کا خیال آیا۔ وہ ان دونوں کو مناسب تدفین کے لیے یہاں سے نکال کے بھی نہیں لے جا سکتا تھا۔ اس نے کیمرا نکال کر مختلف زاویوں سے فوٹو لیے۔ جو انکوائری میں بطور شہادت کام آ سکتے تھے۔ پسنجر ایریا کے فوٹو لینے کے بعد اس نے باہر سے ٹوئن اوٹور کی حالت کے فوٹو لیے۔ کیمرا رکھ کر رسی کے سہارے وہ اوپر چڑھنے لگا۔

ایک گھنٹے بعد وہ کیمپ میں واپس پہنچ چکا تھا۔ اسنوموبائل کو محفوظ کر کے وہ خاموشی سے لورین کے ساتھ لیٹ گیا۔ وہ دونوں ایک ہی خیمے میں تھے۔ ''دیکھ آئے جہاز کو؟'' لورین نے خمار آلود آواز میں پوچھا۔

''ہاں۔''

''سو جاؤ، صبح چھ بجے نکل جائیں گے۔''

''یہ لوگ ایک جہنم سے نکل کر دوسرے میں جا رہے ہیں۔'' سین نے کہا۔ ''کل سے آفیشلی ہم ونٹر میں ہوں گے۔ ستمبر تک کوئی فلائٹ نہیں آئے گی۔ اور ایک طویل رات——''

''ہاں، ان کے لیے ایک نیا بھیانک خواب شروع ہو گا۔''

''یہ ہمارے ساتھ کمس نہیں ہو سکتے۔'' سین نے کہا۔

''سین، ہم کیا کر سکتے ہیں۔'' وہ چپ ہو گئی۔ اس سے زیادہ کون جانتا تھا کہ انٹارکٹیکا کا ونٹر اپنی طرز کا خوفناک اور شدید دباؤ لاتا ہے جو انسانی اعصاب اور نفسیات کے لیے خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ اس کے لیے ''ڈراؤنا خواب'' کی لفظی ترکیب ناکافی ہے۔

☆☆☆

فرینک دوربین سے شمالی اُفق کو کھنگال رہا تھا۔ پانچ

ناکامیوں کے بعد یہ اس کی چھٹی کوشش تھی جو رائگاں نہیں گئی۔ اسنوموبائلز کے چار روشن نقطے اس نے دیکھ لیے تھے۔ فاصلے کی وجہ سے ہیڈ لائٹس نقطوں کے مانند دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے میس روم کی کھڑکی پر دستک دی۔ ''وہ آرہے ہیں۔''

کیپری کارن کی ٹیم بے قراری سے ان کی منتظر تھی۔ لورین کی موبائل پہلے پہنچی۔ دو منٹ بعد سین بھی آن ملا۔ دونوں جانب سے اظہارِ مسرت کیا گیا۔ ٹیم کے اراکین نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ جولین سے ہاتھ ملایا گیا...... مسکراہٹوں کا تبادلہ ہوا...... رچرڈ اور کارل کی نگہداشت ہر شے پر مقدم تھی۔ دونوں کو کلینک میں پہنچایا گیا۔ آگے ڈاکٹر میل کا کردار اہم تھا۔ جس نے تیزی سے دونوں کی حالت کا جائزہ لیا۔ لورین نے آرام کے بجائے ڈاکٹر میل کی مدد کا فیصلہ کیا۔

''کارل کا وزن خطرناک حد تک گر چکا ہے۔ وہ شاک میں ہے۔ کوئی بات کی ہے اس نے؟'' میل نے سوال کیا۔

''ایک لفظ بھی نہیں...... لگتا ہے اسٹریس اور ٹراما کے باعث اس کا دماغ شٹ ڈاؤن ہے۔'' لورین نے کہا۔

ابتدائی طبی امداد کے دوران ہی کارل ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا۔ میل نے رچرڈ کو فی الوقت پنسلین پر رکھنے کا فیصلہ کیا۔ لورین میس روم میں آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔ اسنوموبائلز پر چھ دن کے مشن کے بعد صوفے پر بیٹھنا کسی عیاشی کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔

جولین فلاسک میں سے چائے لے رہا تھا۔ لورین یہ بات نظرانداز نہ کر سکی کہ جولین چائے ڈاکٹر کے ذاتی مگ میں انڈیل رہا تھا۔ جس پر ڈاکٹر میل کا نام تک واضح تھا۔ اس دوران مرڈو نے اشیائے طعام میز پر سجائیں اور جولین چائے سے نمٹ کر کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ اس نے لورین کو بھی دعوت دی اور مائی ڈیئر کے الفاظ استعمال کیے۔

''میں سین کا انتظار کر رہی ہوں۔''

''کافی؟'' فرینک نے بھاپ اڑاتا مگ آگے بڑھایا۔

لورین نے مگ لے کر چسکی لی۔ ''کیا خبریں ہیں؟''

فرینک نے کاغذات کا پلندا اسے پکڑایا۔ ''پریس کی کالز...... میڈیا نے ریسکیو مشن میں ناقابلِ یقین دلچسپی ظاہر کی ہے۔''

''صبح دیکھوں گی۔''

سین کی شکل نظر آئی۔ وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

''ڈرل اسٹارٹ کرنی ہے۔'' وہ بولا۔

''اگر تم تیار ہو تو میں چاہوں گی کہ چند گھنٹے بعد پلانٹ اسٹارٹ کر دیا جائے۔ چھ دن ضائع ہو گئے ہیں۔ اس نقصان کو پورا کرنے کے لیے اضافی گھنٹے لگانے پڑیں گے۔''

''مجھے تیار سمجھو۔'' سین نے ہامی بھری۔

''شکریہ...... کافی پیو، یا کھانے کے لیے کچھ لو گے؟''

''کھانے کی بات پر سین کو ٹوئن اوٹورسے ملنے والے بسکٹ یاد آگئے۔

''میرے پاس بسکٹ ہیں۔ میں بالکل بھول گیا تھا۔'' اس نے جیب سے بسکٹ کا سبز پیکٹ نکالا۔ چکھنے کے لیے ایک بسکٹ لورین کو دیا۔ معاً اس کی نظر جولین پر گئی جو دونوں کو گھور رہا تھا۔ سین نے نظرانداز کرنے کی کوشش کی۔ تاہم وہ جولین کے عجیب انداز کو برداشت نہ کر سکا۔ ''کوئی مسئلہ ہے؟''

''نہیں......'' جولین نے نگاہ پھیری۔ سین نے بسکٹ کا ریپر بن میں اچھال دیا۔

☆☆☆

''تم ڈی پیئرمین سے بات کر لو۔'' فرینک نے لورین سے کہا۔ ''وہ کچھ گرم کھا گیا ہے۔'' لورین، فرینک کے ہمراہ ریڈیو روم میں چلی گئی۔ اس نے ڈی پیئرمین کو ریسکیو مشن کی کامیابی کے بارے میں بتایا اور معذرت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ آج صبح ہی واپس پہنچی ہے۔

''اچھی بات ہے۔'' پیئرمین کی آواز آئی۔ ''لیکن یہاں میرے حالات اچھے نہیں ہیں۔ میڈیا اسٹوری کو گھما رہا ہے...... جو مجھ سے اور میرے آئل آپریشن سے متعلق ہے۔''

''ایسا کیا ہوا؟''

''میڈیا بھی ایک کاروبار ہے۔ سمجھو کہ انہوں نے میرے گھر کے باہر کیمپ لگا دیا ہے۔ مصیبت بن گئے ہیں میرے لیے...... خاصی خرافات جمع ہو گئی ہیں۔ صرف ایک ٹکڑا اسنا رہا ہوں جو دی ٹائمز میں شائع ہوا تھا۔ تیل کا سرمایہ اور الیگزینڈر ڈی پیئرمین نئے آپریشن کے لیے انٹارکٹیکا کی برف پر قدم رکھ چکا ہے۔ انٹارکٹیکا کے قلب میں ڈرلنگ کی جا رہی ہے جو ''انٹارکٹیک ٹریٹی'' کی خلاف ورزی ہے۔ ٹریٹی کے تحت وہاں صرف حقیقی سائنسی ریسرچ کی جا سکتی

ہے۔ متعدد سائنس دانوں نے کیپری کارن کمانڈر لورین برجیس پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ سائنسی تحقیق کی آڑ میں پیرَ مین کے لیے کام کر رہی ہے۔ ڈی پیرَ مین احمق نہیں ہے، وہ جانتا ہے کہ انٹارکٹیکا معدنی دولت کا آخری دفینہ ہے۔ لورین کی سائنسی تحقیق ایک ڈھکوسلا ہے جس کی کامیابی انتہائی مشکوک ہے۔ اگر سائنسی تحقیق کامیاب نہیں ہوئی تو پیرَ مین کو پچاس ملین ڈالرز تک بطور ہرجانہ ادا کرنا ہوں گے۔"

"اوہ گاڈ، میں معذرت خواہ ہوں...... اگر تمہارا نام اور ساکھ خراب کرنا ہوگی تو وہ میری زندگی کا آخری کام ہو گا۔" لورین نے کہا۔

"افواہوں کی گردش روکنے اور صحافیوں کی بکواس بند کرنے کے لیے نتائج درکار ہیں۔ کتنا وقت لگے گا؟"

لورین نے گہری سانس لی۔ "اگر ہم حد سے تجاوز کرتے ہیں تو کام بگڑنے کا خطرہ ہے۔ میری بھرپور کوشش ہوگی کہ اگست تک تکمیل تک پہنچ جاؤں۔"

"اگست؟ مہینے درمیان میں ہیں۔" ڈی پیرَ مین نے تشویش سے کہا۔ "دیکھو، میں پھنستا جا رہا ہوں۔ مجھے کوئی اچھی خبر دو۔ چند ہفتوں میں کوئی مثبت پروگریسو رپورٹ...... کچھ بھی، تاکہ میں میڈیا کے کتوں کو زنجیر ڈال سکوں۔"

"میں اپنی بہترین صلاحیت صرف کروں گی۔"

رابطہ منقطع ہوگیا۔ لورین نے انگڑائی لے کر تناؤ کم کرنے کی کوشش کی اور باہر کا رخ کیا تو جولین پر نظر پڑی۔ وہ اسی جانب آ رہا تھا...... اسی اثنا میں ریڈیو نے ٹرانسمیشن سگنل دیا جو کسی کال کی آمد کا اعلان تھا۔ وہ پلٹی، فرینک وہیں تھا۔ "رائٹر، لندن کی سارا لائن پر ہے۔" اس نے بتایا۔

لورین نے اپنا تعارف کرایا۔ سارا، جولین کے ریسکیو مشن کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔ فرینک نے دیکھا کہ جولین راہداری میں کھڑا تھا۔ "وہ بخیریت کیپری کارن پہنچ چکا ہے۔" لورین نے سارا کو مطلع کیا۔

"شاندار، بہت عمدہ...... کیا ہم اُس سے بات کر سکتے ہیں؟" مہم جو جولین پھرتی سے آگے بڑھا اور ٹرانسمیشن ڈیسک پر بیٹھتے ہوئے ہینڈسیٹ مانگا۔

"میں جولین فٹزجیرالڈ بات کر رہا ہوں۔"

"گڈ مارننگ سر، آپ کی آواز سن کے بہت خوشی ہے۔ آپ اتنے خوفناک حادثے کے بعد زندہ ہیں۔ کیا آپ ریسکیو کے بارے میں بتائیں گے؟"

"ریسکیو؟" جولین تڑخا۔ "میری جگہ کوئی بھی ہوتا، وہ یہی کرتا......"

"ایک منٹ۔" سارا نے قطع کلامی کی۔ "میرے خیال میں آپ کو بدتر صورتِ حال سے بچا کے کیپری کارن لایا گیا ہے۔"

"وہ ایک سادہ سا کام تھا۔ اسنوموبائلز کی ڈرائیونگ...... ایسا ہی تھا جیسے درخت پر چڑھ کے پھل توڑنا، مائی ڈیئر، ریسکیو میں نے کیا تھا۔ ڈیلی میل کے مرتے ہوئے صحافی کو کھائی سے نکالا تھا۔"

"ویل، یہ ایک ڈرامائی کہانی لگتی ہے۔ کچھ اور بتایئے۔"

"ضرور، کیوں نہیں۔"

لورین میں اس سے زیادہ سننے کی تاب نہیں تھی۔ وہ نکل کر اپنے کمرے میں پہنچی تو پہلے سے زیادہ تھکی ہوئی تھی بلکہ ایسی پژمردگی اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی، ایک بات یقینی تھی۔ تین نو وارد افراد کی آمد کے بعد کیپری کارن کا ماحول بدلنے جا رہا تھا۔ کم از کم اس وقت تک جب تک ونٹر کے بعد کوئی ائرکرافٹ تینوں کو یہاں سے نہیں لے جاتا...... ونٹر میں بیس یخ بستہ پریشر کوکر میں بدل جاتا ہے۔ انسانی جسم سرد ترین آگ میں پگھل کر فنا ہوتے ہیں۔ انٹارکٹیکا کا ذائقہ چکھنے والے کیمپ ز ونٹر کو "بگ آئی" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے ٹیم منتخب کرنے میں بڑی محنت سے کام لیا تھا۔

☆☆☆

"کوئی تو راستہ ہوگا...... کسی طرح میں یہاں سے نکل جاؤں۔" رچرڈ گڑگڑایا۔ "بہت سے کام رہ گئے۔ پتا نہیں میری جاب کا کیا ہوگا؟"

"اور تمہاری گرل فرینڈ۔" جولین نے اضافہ کیا۔

"ہماری شادی ہونے والی تھی۔" رچرڈ کا چہرہ تاریک ہوگیا۔

"حقیقت سے جولین اور کارل واقف ہیں۔" لورین نے کہا۔ "انٹارکٹیکا کا موسم سرما...... نو وے، کوئی آ سکتا ہے، نہ کوئی جا سکتا ہے۔ کم از کم دو سو دن کے لیے کیپری کارن مکمل طور پر بیرونی دنیا سے کٹ جاتا ہے۔ موسم اور ہواؤں کی شدت ہوائی سفر کو ناممکن بنا دیتی ہے۔ اس سے بڑھ کر ٹمپریچر سدِراہ ہے۔ ہرکولیس 130C نقطہ انجماد سے ساٹھ درجے نیچے تک فلائی کر سکتا ہے۔ ٹونٹی اوٹر منفی

چالیس تک ہینڈل کر لیتا ہے۔ ہم پہلے ہی منفی چالیس سے نیچے جا چکے ہیں اور ونٹر منفی اسی بلکہ اسی سے نیچے بھی جا سکتا ہے۔"

ہولناک اعداد و شمار سن کر رچرڈ آبدیدہ ہو گیا۔

"بہرحال اب تم تینوں کیپری کارن کا حصہ ہو لہٰذا ضروری ہے کہ تمہیں ٹور کرایا جائے اور یہاں کے اصول و ضوابط سمجھا دیے جائیں۔ ضوابط کی خلاف ورزی ہمیں مصیبت میں ڈال سکتی ہے۔"

کارل خاموش تھا۔ اس نے چادر میں منہ چھپا لیا......

رچرڈ وہیل چیئر میں بیٹھا تھا۔ وہ اور جولین، لورین اور ڈاکٹر میل کے ہمراہ چل پڑے...... میٹنگ پلیس، پلے روم، میس روم اور بار دکھایا گیا۔ کھانے کے اوقات کار متعین تھے۔ بار کی ٹائمنگ اور الکحل کا کوٹا مقرر تھا۔ کوریڈور میں نوٹس بورڈ پر ڈیوٹی روٹا چسپاں تھا...... لانڈری، باتھ روم، کیلی، ڈرلنگ شیڈ، پانی بنانے کے لیے آئس کٹنگ...... لیب اور اس کے لوازمات۔ "اصل کام یہیں ہوتا ہے۔" لورین نے بتایا۔ تاہم سنجیدہ ڈراما ونٹر میں شروع ہوتا ہے جب ہمیں دو ہزار فٹ نیچے موجود جھیل تک پہنچنے کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے۔"

"جھیل؟ ہمارے نیچے جھیل ہے؟" رچرڈ نے تعجب سے کہا۔

"ہاں، تفصیل پھر بتاؤں گی۔"

باتھ روم دکھائے گئے۔ ایک آدمی ہفتے میں دو شاور لے سکتا تھا، صرف تین منٹ کے لیے۔ کیونکہ برف پگھلا کر پانی حاصل کرنے کے لیے قیمتی توانائی صرف ہوتی تھی...... دوسرے کمرے میں آفتاب نہیں تھا لیکن آفتابی بستر تھا۔ ڈاکٹر کے آرڈر پر ہفتے میں دو گھنٹے وہاں گزارنا ضروری تھے۔

"لازم ہے؟" جولین نے سوال کیا۔

"بالکل۔" میل نے جواب دیا۔ "بصورت دیگر تم انیمیا کا شکار ہو جاؤ گے اور وٹامن ڈی کی قلت بھی پیدا ہو جائے گی۔"

لورین نے دیوار پر سرخ الارم بٹن کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ آگ کے لیے ہے۔ جس کے ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔ ونٹر میں ہم ہر ہفتے فائر ڈرل کی مشق کرتے ہیں۔ آگ یہاں تباہی کی اکلوتی سب سے بڑی وجہ ہے...... گزشتہ تین دہائیوں میں چھ بڑے تحقیقی مراکز راکھ ہو چکے ہیں۔"

"کچھ سمجھ نہیں آیا؟" جولین نے استفسار کیا۔

"سب سمجھ آ جائے گا۔" وہ ریڈیو روم کے سامنے تھے۔

"اچھی ٹائمنگ ہے۔" فرینک نے کہا۔ "ایک اور اخبار بات کرنا چاہتا ہے۔" اس نے ہینڈسیٹ جولین کو دیا۔ جو خوشی خوشی ٹور چھوڑ کر ریڈیو کی طرف متوجہ ہو گیا۔

لورین، میل اور رچرڈ ڈریسنگ روم کی طرف آ گئے۔ لورین نے موسم کے حساب سے "تھرمل گیئرز" کی اہمیت سمجھائی۔

"تم کیپری کارن سے مناسب ڈریسنگ کے بغیر نہیں نکل سکتے...... کھڑکی سے باہر دیکھو، تم کچھ کچھ سمجھ جاؤ گے۔"

رچرڈ نے باہر جھانکا۔ جہاں گاڑھے تارکول کے مانند سیاہی کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ لورین نے روشنی پھینکی۔ مختلف سائز کے برفانی اولے حیران کن رفتار سے اُڑ رہے تھے۔ رچرڈ نے دو شیڈ بھی دیکھے۔ دونوں رسّوں کے ساتھ کیپری کارن سے منسلک تھے۔ رسے کمرے سے بلند کھمبوں کے گرد گھومتے ہوئے کیپری کارن تک آئے تھے۔ بائیں شیڈ میں جنریٹر تھا۔ وہی شیڈ ڈرلنگ کے لیے مخصوص تھا۔ دائیں میں اینڈ حسن کا ذخیرہ تھا۔

"فٹ ہونے پر تم لوگ بھی ہمارے ساتھ ڈیوٹی میں شامل ہو جاؤ گے۔" لورین نے کہا۔

☆☆☆

آنے والے دنوں میں سمن اور لورین واپس روحم میں آ گئے۔ رچرڈ اور جولین کو صورت حال سے ہم آہنگ ہونے میں شدید جدوجہد کرنی پڑی۔ خصوصاً رچرڈ کے لیے بدترین دن تھے۔ اس نے ریڈیو کے ذریعے اپنی منگیتر تک اطلاع پہنچا دی تھی۔ بعد ازاں اس نے ذہن بٹانے کے لیے کریش لینڈنگ اور جان بچنے کی اسٹوری لکھنا شروع کر دی۔

"مجھے اپنی اسٹوری فائل کرنی ہے۔ ایڈیٹر منتظر ہو گا۔" اس نے لورین سے اپنی ضرورت کا اظہار کیا۔ "اس طرح میری تھیراپی بھی ہو جائے گی۔ چائے اور چین کلر دینے کے بعد رچرڈ کو ریڈیو تک رسائی دے دی گئی۔ یہ ایک اندوہناک اور جذباتی اسٹوری تھی۔ دوسرے دن ہی جواب آ گیا کہ اسٹوری کو اگلے روز فرنٹ پیج پر شائع کیا جا رہا ہے۔ کھانے کے موقع پر رچرڈ سب کو بتا رہا تھا کہ پہلی مرتبہ فرنٹ پیج پر اس کا نام آئے گا۔

کارل زندوں میں تھا نہ مُردوں میں۔ میل اسی پر محنت کر رہی تھی۔ وہ کارل کی ذہنی کیفیت کے بارے میں

منتظر تھی۔ وہ لڑنے کا ارادہ کھو بیٹھا تھا۔ حتیٰ کہ کھانے پینے میں بھی اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ حادثہ اس کے لیے بھیانک آزمائش ثابت ہوا تھا جو اسے ذہنی شاک میں لے گیا تھا۔ وہ بستر میں پڑا رہتا...... بیس بیس گھنٹے سوتا۔ لورین اور میل نے ہر ترکیب آزمائی لیکن اس کا ذہن بیدار نہ ہوا۔ اس کی بیوی نے ریڈیو پر بات کرنے کی کوشش کی۔ جو ہر بار ناکام ثابت ہوئی۔

دوسری طرف جولین تھا جس کی ہوشیاریاں اور خود ستائش جاری تھی۔ وہ زیادہ تر ریڈیو روم کے آس پاس ہی منڈلاتا رہتا...... انٹرویو پر انٹرویو...... لورین کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا۔ دس دن میں جولین نے دو ہزار ڈالرز کا سیٹلائٹ ٹائم استعمال کر ڈالا تھا اور ایک دن لورین نے اُسے دھر لیا۔ کیپری کارن کے اصل مقاصد پر مختصر روشنی ڈالی۔ جولین کو صاف زبان میں انتباہ جاری کر دیا کہ وہ اپنے سائڈ شوز اور میڈیا سرکس بند کر دے۔ دونوں میں تکرار ہوئی۔

''جب میرا دل چاہے گا میں ریڈیو استعمال کروں گا۔'' وہ پیر پٹختا ہوا باہر نکل گیا۔

☆☆☆

آپریشن ٹھیک رفتار سے جاری تھا۔ سین طویل سیشن کے بعد شاور روم میں چلا گیا۔ ڈرلنگ شیڈ اس نے فرینک کے حوالے کر دیا تھا۔ سین چند گھنٹے آرام کرنا چاہتا تھا۔ ریسکیو مشن سے واپسی کے سولہویں دن، سین نے کچھ وقت دیگر امور کے لیے مختص کیا...... جو التوا میں چلے گئے تھے۔ وہ کیمرا لے کر ڈارک روم میں آیا اور فلم نکال کر پروسیسنگ شروع کی...... نصف گھنٹے بعد اس نے کیمیکل خشک کیے اور فلم روشنی کی طرف کی۔ وہ دنگ رہ گیا۔ فلم بلینک تھی۔ اسے یقین نہیں آیا کہ وہ کوئی غلطی کر سکتا ہے۔ اس نے کیمرے کا شٹر چیک کیا۔ وہ بھی درست حالت میں تھا۔ کیا اس نے دوسری فلم پروسیس کر دی ہے؟ اس نے ہر زاویے سے دیکھا۔ کوئی غلطی نہیں تھی...... حیرت فزوں تر ہوتی گئی۔ تنگ آ کر عالمِ استعجاب میں اس نے مفروضہ قائم کیا کہ کہیں وہ کوئی غلطی کر گیا ہے...... فلم کی طرف سے توجہ ہٹا کر اس نے دوسرے چھوٹے کاموں کی طرف توجہ مبذول کی۔

☆☆☆

لورین اور میل گلیشیئر پر برف کاٹ رہے تھے۔ ونٹر کے ترسیٹھ دن گزر چکے تھے۔ برف کے ٹکڑوں کو جنریٹر شیڈ کے واٹر میٹر تک ٹرانسپورٹ کیا جاتا۔ برف کی سختی اور موسم کی شدت نے اس مرحلے کو ازحد محنت طلب بنا دیا تھا۔

''میں ابھی تک کارل کے حوالے سے فکرمند ہوں۔'' میل نے کہا۔ ''ونٹر کے دو مہینے گزر رہے ہیں اور اس کی حالت تیزی سے زوال پذیر ہے۔''

''میں نے واچ کیا ہے۔'' لورین نے جواب دیا۔ ''وہ جس حال میں یہاں لایا گیا تھا...... وہ تمام خراب علامات ٹھیک ہو چکی ہیں۔ مسئلہ دماغ سے تعلق رکھتا ہے۔ ڈپریشن کی شدت میں کمی نہیں آ رہی۔''

''ہمیں آئندہ اسے میس روم تک لانا چاہیے۔'' لورین نے مشورہ دیا۔

''ہاں کوشش کریں گے۔''

وقتاً فوقتاً میس میں کارل کی آمد و رفت شروع ہو گئی۔ تاہم وہ صوفے پر لیٹا رہتا۔ کبھی کبھی میز پر نشست سنبھالتا لیکن تھوڑا سا کھا کر اٹھ جاتا۔ میل کے لیے اتنا بھی امید کی کرن کے مانند تھا۔ جولین جب بھی آتا، کارل کے تاثرات بدل جاتے۔ وہ جولین سے بہت ہٹ کر بیٹھتا...... آخر ایک دن لورین کو کارل سے تنہائی میں بات کرنے کا موقع مل گیا۔

''کارل، ونٹر ہم سب کے لیے کڑی آزمائش ثابت ہوتا ہے لیکن تمہارے لیے یہ بڑی مصیبت ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ تم خود کو کسی کام میں مشغول کرو۔''

''کہنا آسان ہے۔'' کارل نے قدرے بہتر جواب دیا۔ ''میرے لیے یہ مصیبت کے بجائے ایک آفت ہے، قیامت ہے، کوئی شغل اس آفت میں کمی نہیں کر سکتا۔''

لورین اس کے منطقی جواب پر خوش تھی۔ اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں بجلی بن کے چمکا۔ ''کیا خیال ہے اگر میں تمہیں ایک لیپ ٹاپ دے دوں...... لیپ ٹاپ جولین کے لیے بھی مصروفیت کا بہانہ ثابت ہوا ہے۔'' لورین نے تجویز پیش کی۔

کارل کے چہرے پر دلچسپی کی لہر نمودار ہوئی۔ ''جولین کے پاس لیپ ٹاپ ہے؟''

''ہاں، اس نے ونٹر کے آغاز پر عاریتاً لیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ اپنی ''غیر معمولی مہم'' کا قصہ لکھ رہا ہے۔''

''کیسی غیر معمولی مہم؟'' کارل معترض ہوا۔

لورین نے صاف محسوس کیا کہ کارل کے ذہن کے گرد لپٹا ہوا خول ٹوٹ رہا ہے۔ ''وہ ایک عظیم مہم جو ہے...... کیا تمہیں شک ہے؟'' لورین نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

کارل نے مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے دے کر لورین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

''وہ ہمیشہ کی طرح ناکام رہا تھا۔'' کارل نے آواز دھیمی کی۔ ''اور غالباً وہ اپنی ناکامی کا ملبا مجھ پر گرائے گا۔''

''لیکن وہ ایسا کیوں کرے گا؟ کیا ناکامی میں تمہارا حصہ نہیں تھا؟''

''قطعی نہیں۔ اُس نے میرے کسی مشورے پر کان نہیں دھرے اور غلطی پر غلطی کرتا رہا۔ اگرچہ پھر بھی ہم واپس ہو سکتے تھے...... لیکن اس نے آخری چانس بھی کھو دیا۔ میں اس کی شکل دیکھنے کا روادار نہیں ہوں۔ اب وہ اپنی کتاب کے ذریعے دنیا کو بے وقوف بنانا چاہتا ہے۔ میں مہم کی کمزور کڑی تھا۔'' کارل نے بیڈ سائڈ کی دراز سے اپنی خستہ حال ڈائری نکالی۔ ''اسے نہیں معلوم کہ میں ڈائری لکھتا رہا تھا۔ اس ڈائری میں حقیقی اسٹوری ہے۔ دنیا کو اس ڈائری کے مندرجات پڑھنے چاہئیں۔ عوام کی آنکھیں کھل جائیں گی۔''

لورین نے ڈائری لے کر دیکھی۔

''لیکن میں جولین کے مانند اسے شائع نہیں کرا سکتا۔''

''وہ کیوں؟''

''وہ مکار ہے۔ اس نے مہم شروع کرنے سے پہلے مجھ سے ایک معاہدے پر دستخط کرا لیے تھے۔'' کارل نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے، میں تمہیں لیپ ٹاپ دیتی ہوں۔ کم ازکم ...... تم اپنے ریکارڈ کے لیے اسے محفوظ کر سکتے ہو۔'' لورین نے پیشکش کی۔ کارل کچھ دیر سوچتا رہا پھر ہامی بھر لی۔ ''کم ازکم میں مصروف ہی ہو جاؤں گا۔'' دوسرے دن وہ خود اٹھا اور بغیر کسی سہارے کے میس روم میں جا کر مرڈو کو ششدر کر دیا اور سینڈوچ کی درخواست کی۔ مرڈو نے پھرتی سے اس کے لیے سینڈوچ تیار کیا۔ کارل نے پہلی مرتبہ معقول حد تک کچھ تناول کیا تھا...... بعدازاں لیپ ٹاپ کے ساتھ اس نے خود کو میڈیکل روم میں لاک کر لیا۔

☆☆☆

کیپری کارن میں رچرڈ بانوے دن گزار چکا تھا۔ خصوصی دیکھ بھال کے علاوہ میل کے ساتھ روز دو گھنٹے کا فزیو سیشن بھی شامل تھا۔ وہ خود کو نیا محسوس کر رہا تھا۔ کمرے سے نکل کر اس نے روٹا بورڈ دیکھا کہ آج اس کے ذمے کون سا کام ہے۔ گاہے بگاہے صوفیہ کو وہ اپنی حالت سے آگاہ کرتا رہا۔ اس کی شادی میں تین سو مہمان متوقع تھے۔ شادی چند مہینے کے لیے ملتوی کر دی گئی تھی......

لورین مختصر لباس میں سن بیڈ پر تھی۔ الٹرا وائلٹ ٹیوبس کی شعاعوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ سیشن سے فارغ ہو کر اس نے شاور لیا اور لباس تبدیل کیا۔ ونٹر کا نصف دورانیہ گزر چکا تھا۔ ٹیم بہتر ذہنی کیفیت میں تھی اور ہم آہنگی کے ساتھ کام کر رہی تھی۔ وہ میس روم کی طرف چل پڑی۔ ماحول اچھا تھا۔ اس کے بولنے پر سب خاموش ہو گئے۔

''میں سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ سو دن گزر چکے ہیں۔ آغاز میں سب کچھ اچھا نہیں تھا۔ ہم نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا ہے بلکہ اگلے سو دن مثبت انداز میں استعمال کرنے ہیں۔ آنے والے دن کیپری کارن کے نام۔''

''اور سورج کے......'' فرینک نے اضافہ کیا۔

''اور سورج کے نام۔'' سب نے اپنے اپنے جام اٹھائے۔

جولین کھڑا ہو گیا۔ ''میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک طرح کا اعلان ہے۔ میری انٹارکٹیکا کی مہم ناکامی سے دوچار ہوئی۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ونٹر کے اختتام پر ایک اور کوشش کروں۔ جہاں میں فیل ہوا تھا، وہیں سے دوبارہ آغاز کروں۔ اس مرتبہ میں اکیلا جاؤں گا۔ ابھی تک کسی نے انٹارکٹیکا کو طویل ترین راستے سے کراس نہیں کیا۔ یہ ایڈونچر میں کر کے دکھاؤں گا۔'' وہ بیٹھ گیا۔ سب خاموش تھے۔ کچھ دیر بعد ڈارٹ بورڈ پر ٹورنامنٹ ہوا اور اراکین بکھر گئے۔ وہاں دو افراد رہ گئے۔ جولین اور لورین۔

''تین افراد کی جان بچ گئی۔ یہ ایڈونچر کافی ہے۔ تم کیونکر واپس گلیشیئر پر جاؤ گے؟''

''اسنو موبائل کے ذریعے۔''

''اسنو موبائلز تمہارے احمقانہ ایڈونچر کے لیے نہیں ہیں۔'' لورین نے درشت لہجے میں کہا۔

''تمہارے پاس چار ہیں۔ مشن کی کامیابی کے بعد میں یورپ میں ادائیگی کر دوں گا۔''

لورین کا دماغ تپ گیا۔ ''تم کیپری کارن کو اپنی ذاتی ملکیت سمجھ کے اس کے وسائل استعمال کرتے رہے ہو...... ہمارے وسائل اور منصوبہ بندی پانچ افراد کے لیے تھی، آٹھ کے لیے نہیں۔ یہ انسانی جانوں کا معاملہ تھا...... اس لیے ہم نے ایندھن، خوراک وغیرہ کا نقصان برداشت کیا۔ کام میں بھی تاخیر ہوئی۔''

''تم میرے آئیڈیئے کی اہمیت نہیں سمجھ رہی ہو۔''

"تم ناسمجھی کی باتیں کررہے ہو۔ کس کو پتا ہے کہ تم دوبارہ فیل ہو جاؤ گے اور ہمیں دوسرا ریسکیو مشن شروع کرنا پڑے گا۔"

جولین تپ گیا۔ "ہم منزل سے زیادہ دور نہیں تھے۔ مہم روکنے کا فیصلہ کارل نے کیا تھا۔"

"ایسی کوئی بات نہیں کہی اُس نے۔"

"اوہ، اس نے کیا بات کہی ہے؟" جولین کے جبڑے بھنچ گئے۔

"تمہیں اس کی کتاب پڑھنی چاہیے۔" الفاظ لورین کے منہ سے نکلتے ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

جولین کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ "وہ اس لیے کمرے میں بند پڑا رہتا ہے۔ وہ کتاب لکھ رہا ہے؟"

"میرا مطلب تھا کہ وہ ڈائری کو لیپ ٹاپ میں محفوظ کررہا ہے...... اس سے زیادہ کچھ نہیں۔"

جولین تملا کے رہ گیا۔ وہاں کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔ سکوت کا پردہ جولین نے چاک کیا۔ "میں تمہارے اور سین کے بارے میں جانتا ہوں۔ تم اپنے تئیں اس معاملے کو خفیہ سمجھ رہی ہو۔"

لورین کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ "کیا بکواس کررہے ہو؟"

"یہ بکواس نہیں...... اسے رومینس (romance) کہتے ہیں۔" جولین نے ڈھٹائی سے جواب دیا۔

☆☆☆

"لورین کیا ہم بات کرسکتے ہیں؟"

لورین نے مائیکرو اسکوپ سے سر اٹھایا۔ "کیوں نہیں، کیا بات ہے؟"

"کارل جو کچھ لکھ رہا ہے، اس کا کچھ حصہ اس نے مجھے دکھایا تھا۔ اس کی جزئیات بہت خوفناک ہیں۔ ٹوئن اوٹور کے کریش کے بعد ریسکیو، ادویات اور شکم پروری کی امیدیں دم توڑ گئی تھیں۔ بھوک نے اسے پہلے ہی نیم جان کیا ہوا تھا۔ کریش کے بعد فاقہ کشی کی اذیت نہایت دردناک تھی۔"

"میں سمجھتی ہوں، پھر؟"

"جہاز میں ضروری اشیا موجود تھیں۔ ان کا کیا ہوا؟ ان سے جولین مستفید ہوتا رہا۔"

لورین نے نفی میں سر ہلایا۔ "کیا کہہ رہے ہو؟"

"خیمے کے عقب میں ہنگامی حالات کے لیے دو بڑے باکس موجود تھے۔ ان کو جولین نے استعمال کیا۔ میڈیکل کٹ بھی تھی جس میں بینڈیج، مارفین کے علاوہ دیگر لوازمات شامل تھے۔ میڈیکل کٹ کی بیشتر اشیا جوں کی توں موجود ہیں۔"

"تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟" لورین نے کہا۔

سین نے ندامت محسوس کی۔ "میں نے یہ فرض کرلیا تھا کہ جولین نے اشیا باہم تقسیم کی ہوں گی۔ اس نے پوچھنے پر جواب بھی یہی دیا تھا کہ بس رک سیک ہیں۔ باقی سامان ناکارہ ہے۔ دوسرے یہ کہ کارل کا مسودہ اب تک میں نے نہیں پڑھا تھا کہ وہ بھوکا مرتا رہا۔ جولین نے اسے مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ ہم ایک مردہ شخص کو کیپری کارن لائے تھے۔ تم نے نوٹ کیا ہوگا کہ صرف جولین کی حالت بہتر تھی۔ ہم نے زیادہ غور نہیں کیا...... کچھ وہ اداکاری کرتا رہا۔ تم نے یہ بھی نوٹ کیا ہوگا کہ اس نے رتی واپس کھائی میں پھینک دی تھی جس کا کوئی جواز نہیں تھا۔ وہ اس بات کے بھی خلاف تھا کہ میں اپنے طور پر نیچے جاکر صورتِ حال کا جائزہ لوں۔"

لورین اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔

"جب میس میں، میں جہاز سے ملنے والے بسکٹ کھا رہا تھا تو اس کی نظروں اور تاثرات میں استعجاب تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ میں نے خفیہ طور پر واپس جا کے کھائی کا جائزہ لیا تھا۔ وہ یہ بھی جان گیا تھا کہ فوڈ اور میڈیکل سپلائی کا راز، راز نہیں رہا۔"

"تمہارے خیال میں تمام سہولتوں سے وہ خود استفادہ کرتا رہا؟" لورین نے متنفر لہجے میں کہا۔ "اور ان دونوں کو فاقہ کشی کے ذریعے مرنے کے لیے چھوڑ دیا؟"

"بلاشبہ......"

لورین کے چہرے پر خوف کا سایہ لہرایا۔ "تم نے کارل اور رچرڈ کو تو نہیں بتایا۔"

"میں بتانا چاہتا ہوں۔ یہ اُن کا حق ہے۔"

"لیکن رچرڈ جانتا تھا کہ جہاز میں کیا کچھ تھا۔ اس نے جولین سے سوال نہیں کیا ہوگا؟"

"وہ ایک بہت بڑا کریش تھا۔ ایک انجن تو گلیشیر پر ہی الگ ہو گیا تھا۔ دوسرا غائب تھا۔ جہاز کی بُری حالت تھی۔ ملبا جہاں پڑا تھا...... اس سے کچھ فاصلے پر ایک اور کھائی تھی۔ اگر رچرڈ نے سوال کیا بھی ہوگا تو جولین نے کوئی بہانہ بنا دیا ہوگا۔ ممکن ہے رچرڈ اس وقت بے ہوش ہو۔ جولین نے اسی حالت میں اسے باہر نکالا ہو۔ یا اس نے پہلے

کام کی اشیا اوپر پہنچا کر چھپادی ہوں ... دوائی استعمال کر کے اور کھانا کھا کر اس نے حالت بہتر بنائی ہو اور دوسرے یا تیسرے دن اسے نکالا ہو۔ اس وقت رچرڈ اگر ہوش میں تھا بھی تو اس نے دیکھ لیا ہوگا کہ جہاز میں کچھ نہیں ہے۔ جولین نے اسے چند بسکٹ کھلا کر بہلا دیا ہوگا کہ دوسرا ریسکیو مشن متوقع ہے۔ مختصر یہ کہ کئی امکانات ہو سکتے ہیں......''

''ٹھیک ہے لیکن فی الحال کسی کو نہ بتاؤ۔ ہم کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ میں کوئی اور حل تلاش کرتی ہوں۔ تم سنگل رہو......'' وہ دس منٹ بعد واپس آئی تو مزید پریشان حال تھی۔ ''میں نے رچرڈ سے کہا کہ میں ایک چارٹ بنا کر اس کی فائل میں لگاؤں گی جس سے ظاہر ہوگا کہ وہ روزانہ کی بنیاد پر کتنی کیلوریز لے رہا ہے...... مختصر گفتگو میں اس نے تصدیق کر دی کہ اسے جو کچھ ملا، وہ کیپری کارن میں ملا۔ کریش کے بعد جب ہم وہاں پہنچے اس دورانیے میں اسے طبی امداد ملی نہ کھانے کے لیے کچھ ملا۔ وہ یہی سمجھ رہا ہے کہ ہمارے پہنچنے تک وہ تینوں ہی بھوکے تھے۔''

سین نے سیٹی بجائی۔ ''یہ صریحاً مرڈر ہے...... مجھے ان دونوں کو بتانا پڑے گا۔''

لورین نے دھیمی آواز میں زور دے کر کہا۔ ''پلیز سین، ونٹر کے دوران ہم پہلے ہی مہین تار پر چل رہے ہیں۔ صبر سے کام لو۔ کیپری کارن کی خاطر...... جولین اچھا آدمی نہیں ہے۔ وہ ایسی غیر انسانی حرکت کر سکتا ہے تو کوئی بعید نہیں...... کب کیا کر جائے۔''

''آل رائٹ، تاہم اس قسم کے راز کو خفیہ رکھنا مجھے پسند نہیں ہے۔''

☆☆☆

لورین تقریباً بھاگتی ہوئی جولین کے کمرے تک پہنچی تھی۔

''کیا تم اندر ہو؟'' غصے سے اس کا برا حال تھا۔ ''جھوٹے انسان تم حد سے بڑھ گئے ہو...... باہر نکلو'' لورین نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا لیکن دروازہ لاک تھا۔

جولین نے لورین اور سین کے ''تعلقات'' کی افواہ اڑادی تھی...... میس میں میل نے لورین کو اس کے انتخاب پر مبارک باد دی۔ لورین نے اسے جھوٹ قرار دیا اور وہاں سے اٹھ کر سیدھی جولین کے کمرے کی طرف آئی۔ تاہم کمرا لاک تھا اور جولین ندارد......

دوسری طرف جولین خاموشی سے منصوبہ سازی میں لگا ہوا تھا۔ کیپری کارن کے لاکس کبھی بند نہیں ہوتے تھے۔ وہ راتوں کو تھوڑا تھوڑا کر کے ضروری سامان جمع کر رہا تھا۔ کارل کے علاوہ سب ہی ٹائم ٹیبل کے مطابق اپنے حصے کا کام کر رہے تھے۔ انہیں باہر بھی جانا پڑتا۔ جولین بھی تھرمل گیئر کے ساتھ باہر نکلتا اور موقع بہ موقع چرائی گئی اشیا ایک چھوٹے سے گڑھے میں چھپا دیتا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ نئی مہم کے لیے لورین کسی طرح مددگار ثابت نہیں ہوگی۔ لہٰذا غیر متوقع صورت حال سے نمٹنے کے لیے وہ اپنے طور پر تیاری کر رہا تھا۔ اس کے نزدیک لورین کا انکار غیر منصفانہ تھا۔ مزید یہ کہ کارل سنبھل گیا تھا۔ بدترین یہ کہ لورین نے اسے لیپ ٹاپ دے دیا تھا۔ اگر لورین کتاب چھپوا دیتی تو جولین کا بیڑا ہمیشہ کے لیے غرق ہو جاتا تھا۔ اس کے لیے مہیب خطرات پیدا ہو گئے تھے جس کا ذمے دار وہ لورین کو گردانتا تھا۔

☆☆☆

لورین ڈرلنگ شیڈ میں تناؤ کا شکار تھی۔ ڈرلنگ آپریشن فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہونے جا رہا تھا۔ بورنگ برف کے نیچے جھیل کے قریب تھی۔ برف کی آخری حد گویا جھیل کی چھت تھی۔ جسے توڑ کر نادر پانی کا نمونہ حاصل کرنا تھا۔ ذرا سی غلطی برسوں کی محنت پر پانی پھیر سکتی تھی۔ انہوں نے روایتی رگنگ ٹولز واپس لیے۔ اور خاص طور پر تیار کردہ ''ہیڈ'' پہیوں والی ٹرالی پر رکھا۔ آخری مرحلہ اسی مخصوص ہیڈ کے ذریعے طے کیا جانا تھا۔ یہ اکلوتا نمونہ ہی دو لاکھ ڈالرز کہا گیا تھا۔ مارکیٹ میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی۔

لندن میں لورین اور سین نے کئی مہینے سر کھپایا تھا۔ مائننگ انجینئرز سے ملاقاتیں کی تھیں کہ کیسا ڈیزائن ہونا چاہیے۔ اگر وہ غلطی کر جاتے تو دوسرا موقع نہیں ملنا تھا۔ دنیا بھر کے بہترین دماغوں سے مشورے کے بعد انہیں جو حل دستیاب ہوا، وہ یہ تھا۔ ''تمہیں آخری مرحلہ طے کرنے کے لیے ڈرلنگ ایکسٹریکٹر کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں ایک بہت بڑی ''بائیوپسی نیڈل'' بنوانی پڑے گی۔''

یہ مشورہ ان دونوں کو ایک نئی دنیا میں لے گیا۔ انہوں نے بائیوپسی ٹیکنالوجی کو ضرورت کے مطابق ڈھالا۔ ناروے میں ڈرل کی بٹ (bit) بنانے والے ماہر کو ڈیزائن اور اپنی ضرورت سمجھائی۔ نتیجتاً خواب کی تعبیر تین سو پاؤنڈ وزنی ٹائٹینیم اور کروم کے مخصوص ہیڈ کی شکل میں سامنے آئی۔ اب اس خاص ڈیزائنڈ نیڈل کو برف کی طویل سیاہ گہرائی میں اتارنا تھا۔

جھیل کی چھت سے تین فٹ اوپر وہ رک گئے اور ہر

چیز کو دوبارہ چیک کیا۔ دیوزاونیڈل کے آخری نکیلے حصے کا ڈایا میٹر چند انچ کا تھا۔ یہ مخروطی شکل کا تھا۔ مخروط کی چونچ نکیلی اور چوڑائی چند انچ کی تھی۔ ہیڈ کے ساتھ ایک کیبل تھا جو اوپر مانیٹر سے منسلک تھا۔ ایک آپریٹر اسکرین کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ لورین، فرینک کے ساتھ ریڈیو ایکو مانیٹر پر موجود تھی۔ اس کے پیٹ میں اینٹھن ہو رہی تھی۔ لورین نے محسوس کیا کہ اس کے ہاتھوں میں لرزش تھی۔ وہ ایک تاریخی لمحہ تھا...... اگر فائنل مرحلہ فیل ہو جاتا تو انہیں خالی ہاتھ لوٹنا پڑتا۔ اگر جھیل کا انتہائی خالص پانی جو بیرونی دنیا کی کسی بھی چیز سے دور تھا، آلودہ ہو جاتا تو یہ ایک بدترین ناکامی کے مترادف تھا اور دوبارہ تحقیق کے لیے فنڈ ریزنگ ناممکن شکل اختیار کر لیتی۔

لورین نے کلائی کی گھڑی دیکھی...... سانس روک کے بٹن دبایا۔ آخری تین فٹ کا آخری مرحلہ مخصوص ہیڈ نے مخصوص نیڈل کے ساتھ طے کرنا تھا۔ ہائیڈرولک دباؤ فعال ہو گیا۔ ہوا کے دباؤ کے باعث سسکاری نما گونج سنائی دی۔ ہیڈ دھیمی رفتار سے گھومتا ہوا برف کاٹ رہا تھا۔ ڈیوائس کا ریڈیو ایکو ساؤنڈر راو پر آپریٹر کو صورتِ حال سے آگاہ کر رہا تھا۔ نیڈل کی چونچ کا آخری حصہ ایک کوارٹر انچ چوڑا اور انتہائی شفاف تھا۔ جھیل کی برفانی چھت کی آخری پرت کے قریب مخصوص ہیڈ نے فائر کیا۔ کوارٹر انچ چوڑی نیڈل پانی میں گئی...... لیٹر سے کم پانی لیا اور سیکنڈ سے پیشتر واپس ہیڈ میں چلی گئی۔ سیکنڈ بھی لگتا تو نیڈل برف میں (جھیل کی چھت) جم جاتی۔ زور آزمائی کا نتیجہ جھیل کو آلودہ کر دیتا...... نیڈل پلک جھپکنے میں گئی اور خاص میکنزم کے تحت واپس آ گئی۔ اگلے لمحے ننھا سا سوراخ برف نے بند کر دیا...... پانی، ٹائی ٹینیم اور کروم کے ہیڈ کے اندرونی اسٹرائل (شفاف) ٹینک میں محفوظ ہو گیا۔ انسٹرومنٹ پینل پر سبز بتی روشن ہو گئی۔

فرینک نے گیج چیک کیا جو ہیڈ کی کارکردگی کو مانیٹر کر رہا تھا۔ ''ہم کامیاب ہو گئے۔'' اس نے لورین کی طرف دیکھا۔ سین نے بچوں کے مانند پُرمسرت قلقاری لگائی۔ لورین چہرے پر خوشی کے رنگ سجائے انسٹرومنٹ پینل کو گھور رہی تھی۔ ''کام بن گیا۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''واقعی ہم نے کر دکھایا۔'' چار منٹ بعد ٹائی ٹینیم ہیڈ واپس ٹرالی میں تھا۔ لورین نے چیمبر کھول کر نمونہ ہاتھ میں لیا۔ اس کی قوتِ گویائی سلب ہو چکی تھی۔ سین نے مسکراتے ہوئے، رومال سے اس کے آنسو خشک کیے۔ ''تم سالوں سے محنت کر رہی ہو...... ایک لیٹر پانی حاصل کرنے کے لیے۔''

☆☆☆

جولین بستر پر پڑا تھا۔ دماغ میں خیالات کا بھنور تھا۔ روز بروز اس کی فرسٹریشن بڑھتی جا رہی تھی۔ اس کی مہم کا پارٹنر کارل غیر حل شدہ معما بن گیا تھا۔ وہ جولین کے سر پر تلوار کے مانند لٹک رہا تھا۔ اپنی دانست میں جولین نے یہ تلوار گلیشیئر پر توڑ دی تھی۔ اس کا کیا منصوبہ ہے؟ کیا وہ پبلشر کو ای میل کر چکا ہے؟ یہ براہِ راست مڈبھیڑ کا وقت تھا...... وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا رخ کارل کی کیبن گاہ کی طرف تھا۔

کارل لیپ ٹاپ گھٹنوں پر رکھے بستر میں موجود تھا۔

''کیا احوال ہے؟'' جولین نے حال معلوم کیا۔

کارل کی متحرک انگلیاں ساکت ہو گئیں۔ اس نے مشکوک نظروں سے جولین کو دیکھا۔ ''کیا چاہتے ہو؟''

جولین بیٹھ گیا۔ ''کیا کر رہے ہو؟''

''خط و کتابت۔''

''نہیں، تم مہم سے متعلق کتاب لکھ رہے ہو۔''

''میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔'' کارل نے کہا۔

''تم کیا جواب دو گے۔ تم قانونی طور پر معاہدے کے پابند ہو۔''

''کیا تم خوف زدہ ہو؟''

''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ہمارے درمیان کوئی غلط فہمی نہ ہو۔'' جولین نے کہا۔

''غلط فہمی؟'' کارل ہنسنے لگا۔ ''تم پریشان مت ہو۔ معاہدے کا ذکر بھی نہ کرو۔ اس فضول معاہدے کا میں پابند نہیں ہوں۔ جو میرے بنیادی حق، یعنی بولنے پر پابندی لگائے۔''

''میرا وکیل نمٹ لے گا۔ قانون میرے ساتھ ہے۔''

''یہاں کوئی قانون نہیں ہے۔ کیا تم اتنے بے بہرہ ہو؟'' وہاں سکوت طاری ہو گیا۔ جولین تلملا رہا تھا۔ کارل کی انگلیاں دوبارہ متحرک ہو گئیں۔ جولین نے خود کو بمشکل لیپ ٹاپ چھیننے سے باز رکھا۔ ''اگر یہ رقم کا معاملہ ہے تو میں مفاہمت کے لیے تجویز پیش کروں گا۔''

''کوئی ڈیل نہیں ہو گی۔'' کارل نے خشک لہجے میں کہا۔ ''میری کتاب کے سامنے تمہاری کتاب صفر ہو جائے گی۔''

''میں تم پر مقدمہ کروں گا۔''

کارل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کی توجہ لیپ ٹاپ کی طرف تھی۔ جوئین اسے کینہ توز نظروں سے گھورتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

☆☆☆

لورین نے سیل کو لیب میں بلا لیا تھا۔ وہ خود جھیل سے حاصل شدہ نمونوں کا تجزیہ کر رہی تھی۔ ''سیل پلیز، تم دیکھو...... کہیں مجھے مغالطہ تو نہیں ہو رہا۔'' لورین کی آواز غیر متوازن تھی۔ سیل نے کمپاؤنڈ مائیکرو اسکوپ سے آنکھ لگائی۔ ''یہ کیا ہے؟'' اس کا فوری ردِعمل سوال نما تھا۔

''مجھے یقین ہے کہ کسی نصابی کتاب میں، میں نے ایسی چیز نہیں دیکھی۔ نہ ایسی کسی چیز کے بارے میں پڑھا...... یہ زندگی کی کونسی شکل ہے؟''

سیل مائیکرو اسکوپ کے ذریعے بہت چھوٹے خلیات کو گھومتے، بل کھاتے دیکھ رہی تھی۔ ''بیوٹی فل...... ہمیں دوسروں کو بتانا چاہیے۔'' منٹوں میں ٹیم لیب میں اکٹھی ہو گئی۔

''لورین، ہمارا تجسس مت بڑھاؤ۔ یہ بتاؤ کہ پانی میں زندگی کی کوئی علامت ملی ہے یا نہیں؟'' فرینک نے بے قراری سے سوال کیا۔

''ہاں، بہت زندگی ہے۔ فرینک۔'' لورین کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ ''لیکن یہ ہمارے لیے اجنبی ہے۔''

''یعنی زندگی کی کوئی نئی شکل؟''

''نہ صرف نئی، بلکہ پیچیدہ بھی...... جھیل سے متعلق ہمارا نظریہ درست تھا لیکن یہ خلیاتی مخلوق زندگی کے عام اصولوں کے خلاف زندہ ہے۔ قطعی نئی دریافت۔ ہم سب جانتے ہیں کہ روشنی جھیل تک نہیں جا سکتی۔ جبکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ نمونے کاربن سے محروم ہیں۔ دس ملین کے ایک حصے سے بھی کم ہو تو ہو۔ یہ جرثومہ موجودہ سائنس کے تمام اصولوں کو درہم برہم کرتے ہوئے زندہ ہے۔''

''روشنی اور کاربن کے بغیر زندگی کا راز کیا ہے؟'' فرینک نے سوال کیا۔

''سلی کون (Silicon)'' لورین مسکرائی۔ ''جھیل کے نیچے آتش فشاں ہے۔ کیسی انوکھی بات ہے۔ آتش فشاں کے اوپر جھیل اور جھیل کے اوپر برفستان۔ بہرحال سلی کون آتشیں چٹانوں سے آتا ہے۔ اس مخصوص طریقہ کار کے تحت یہ کامیابی سے نسل در نسل بڑھ رہے ہیں...... ہوا اور روشنی کے بغیر۔ یہ عمل کم سے کم پچیس ملین برس سے جاری ہے۔''

''یہ دریافت ہمیں کہاں لے جا رہی ہے؟'' فرینک نے ایک اور سوال کیا۔

''بہت دلچسپ...... ہیجان خیز...... ہمارے پاس جو نمونہ ہے وہ جھیل کی انتہائی بالائی سطح سے حاصل کیا گیا ہے...... اگلا قدم بہت بڑا ہوگا۔ گہرائی میں جانے کے لیے روبوٹ سب میرین کی ضرورت ہے۔ ڈرامائی صورت حال ہو گی۔ ممکن ہے گہرائی میں یہ مخلوق بڑے سائز میں ہو...... لیکن یہ کام روبوٹ سب میرین کے بغیر ممکن نہیں۔''

''اس پر کیا کاسٹ آئے گی؟''

لورین نے سوچ کر کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ پچاس ملین یا اس سے زیادہ...... اور کیپری کارن کا سائز چار گنا بڑا کرنا پڑے گا۔ ٹیم بھی زیادہ افراد پر مشتمل ہوگی۔''

''کیا تم اتنا فنڈ حاصل کر لو گی......؟''

لورین نے ایک ٹیسٹ ٹیوب بلند کی۔ ''ان نمونوں کے بل پر ہم جتنا فنڈ چاہیں، حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم نے جو کارنامہ انجام دیا ہے، میں گارنٹی دیتی ہوں کہ کیپری کارن کم سے کم مزید پانچ سال قائم رہ سکتا ہے۔ میرے لیے یہ خواب کی تعبیر جیسا ہے۔''

☆☆☆

''میں نے پریس ریلیز کی تیاری کر لی ہے۔'' لورین نے ریڈیو روم میں داخل ہوتے ہوئے فرینک سے کہا۔ ''وقت آ گیا ہے کہ ہم دنیا کو آگاہ کر دیں کہ ہم نے کیا کیا ہے......''

''فوراً ممکن نہیں ہے۔ سیٹلائٹ یونٹ ڈاؤن ہے۔''

''ایسا کیا ہوا؟'' لورین نے عام سے انداز میں کہا۔

''موسم کا مسئلہ نہیں ہے۔'' فرینک نے بتایا۔ ''میرا مطلب ہے کہ پورا سسٹم ڈاؤن ہے۔ فرنٹ پینل کے فیوز تمام اپنی جگہ پر ہیں...... جتنا چیک کر سکتا تھا، سرکٹ میں نے دیکھ لیا ہے۔''

''ہنگامی حالات میں.... بیک اپ ریڈیو موجود ہے؟''

''ہاں، ہم اسے استعمال کر سکتے ہیں لیکن وہ شروع سے پریشان کر رہا ہے۔''

لورین نے فرینک کے ساتھ انسٹرومنٹ پینل کے متعدد سرکٹ بورڈ دیکھے۔ تاہم کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ لورین کی الیکٹرونکس اچھی تھی لیکن یہ میدان فرینک کا تھا۔ ''تم ہر ایک چپ کا پاور آؤٹ پُٹ دیکھو۔ اس دوران میں بیک اپ پر جاتی ہوں۔ تعطل آیا تو ہمارے اسپانسر پریشان

ہو جائیں گے۔ انہیں بتانا ضروری ہے کہ کمیونیکیشن پرابلم کے علاوہ سب ٹھیک ہے۔''

فرینک نے اثبات میں سر ہلایا اور لورین باہر نکل گئی۔ بیک اپ ریڈیو پرانی طرز کا تھا۔ ٹیم کے گمان میں نہیں تھا کہ فرینک کی موجودگی میں بیک اپ ریڈیو کی ضرورت پڑے گی۔۔۔۔

دس منٹ میں لورین ایک پیغام دینے میں کامیاب ہوگئی۔ پیغام ڈی پیئرمین اور برٹش انٹارکٹک سروے ان کیمبرج کے لیے تھا۔۔۔ ''انہیں بتاؤ کہ ہمیں سیٹلائٹ کمیونیکیشن کا مسئلہ درپیش ہے۔ ہم اسٹینڈرڈ ریڈیو آپریشن ٹھیک کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ چند روز بات نہ ہو تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔''

''راجر ویٹ۔'' جواب آیا اور رابطہ منقطع ہوگیا۔

لورین واپس فرینک کا ہاتھ بٹانے آگئی۔ وہ ایک ایک کرکے مدر بورڈ کی چپس کو وولٹ میٹر کی مدد سے چیک کررہے تھے۔ تمام کی آؤٹ پٹ مثبت تھی۔ فرینک تحمل کے ساتھ سرکٹ ڈایاگرام کا معائنہ کررہا تھا۔ بالآخر اس کی الجھی ہوئی آواز آئی۔

''دیکھو یہ کنکٹر خالی پڑا ہے۔''

''پھر؟ پیچیدہ سرکٹ سسٹم میں عموماً خالی کنکٹر بھی ہوتے ہیں۔''

''ہاں، جانتا ہوں۔'' فرینک نے کہا۔ ''لیکن یہ کنکٹر خالی نہیں تھا، یہاں سے کسی نے چپ نکالی ہے۔ جس کی وجہ سے رابطے کا سیٹلائٹ سسٹم ڈاؤن ہوا ہے۔''

لورین کا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔ ''مائی گاڈ۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''بیس میں کون یہ حرکت کرسکتا ہے۔'' اس نے پیشانی رگڑی۔۔۔ ''فالتو چپ ہے؟''

انوینٹری چیک کرنے پر فرینک کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

''ہونی چاہیے تھی۔'' وہ بولا۔ ''لیکن فالتو چپ بھی غائب ہے۔''

''جس نے بھی یہ کام کیا ہے، وہ بہت مکار ہے۔۔۔ اگر ہمارے پاس ڈایاگرام نہ ہوتی تو ہم اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہوتے۔'' لورین نے اٹھ کر کھڑکی سے باہر سیاہ تاریکی میں جھانکا۔

''یہ ایک بہت بری خبر ہے۔'' وہ بولی۔ ''آج کسی نے رابطے کا وقت مانگا تھا؟''

''سین۔۔۔ اسے چند ای میلز بھیجنی تھیں۔ میل بھی رابطہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔ اوہ، اور کارل اپنی کتاب کا کچھ حصہ پبلشر تک پہنچانا چاہتا تھا۔ گزشتہ رات اس نے مجھے ڈسک دی تھی۔ میرا ارادہ تھا کہ آج صبح اس کا کام کردوں گا۔''

فرینک کے اشارہ کرنے پر لورین نے ڈسک اٹھائی۔ یہ کتاب کا پہلا ڈرافٹ تھا۔ لیبل پر لکھا تھا۔ ''پہلا حصہ اور پچاس ہزار الفاظ۔''

''کیا تم نے اسے ڈیسک پر اسی طرح چھوڑ دیا تھا؟''

فرینک نے خفت محسوس کی۔ ''وہ۔۔۔ کارل نے ڈسک خفیہ رکھنے کے لیے کہا تھا۔ میری غلطی تھی یا بھول۔ میں اسے ڈیسک پر ہی چھوڑ گیا۔''

''کیا جولین یہاں آیا تھا؟''

''تم جانتی ہو کہ ڈور بھی لاک نہیں کیا گیا۔''

''اگر وہ دیکھ چکا ہے تو سمجھ گیا ہوگا کہ تم اسے روانہ کرنے والے ہو۔''

''تمہارا خیال ہے کہ وہ یونٹ سبوتاژ کرنا چاہتا تھا؟''

لورین نے ڈور بند کیا اور دھیمی آواز میں کہا۔ ''غور سے سنو، بیس میں کسی کو چپ کے بارے میں نہیں پتا چلنا چاہیے۔ کوئی پوچھے تو کہہ دینا کہ سیٹلائٹ کا فالٹ ہے۔ چند روز میں دور ہوجائے گا۔''

''اوکے۔''

''حقیقت تک پہنچنے کے لیے وقت درکار ہے۔''

''ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن خدا کے لیے احتیاط سے کام لینا۔''

☆☆☆

جولین ویٹ ٹریننگ سیشن میں تھا۔ جب لورین حرکت میں آئی۔ وہ ننگے پاؤں قالین پر چلتی ہوئی بے آواز جولین کے کمرے تک پہنچی۔ ایکسٹرا کی (فالتو چابی) جیب سے نکال کر دروازہ کھولا۔ پہلے اس نے ڈیسک کی تلاشی لی۔ درازیں تک باہر نکال کر اچھی طرح اندر ہر طرف ہاتھ پھیر کر دیکھا کہ کوئی چیز ٹیپ سے چپکائی ہوئی تو نہیں ہے۔ پھر اس نے واش بیسن کے زیریں خلا کو چیک کیا۔ بیسن کے اوپر کیبنٹ کو چھانا۔ شیونگ فوم اور شیمپو تک کھول کے دیکھا۔ ناکام ہونے کے بعد وہ بیڈ کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس نے بیڈ کے نیچے گھسنے کی کوشش نہیں کی۔ چھوٹی سی چپ کو دھاتی فریم کے نیچے چپکانے کے لیے جولین کو بیڈ کے نیچے جانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔ لورین نے گھٹنوں کے بل پر نیچے ہاتھ ڈال کر فریم کو چاروں طرف سے ٹٹولا۔ تاہم کچھ ہاتھ نہ

آیا۔ اس نے کرسی اٹھا کے فائر الارم کے نیچے رکھی۔ الارم دیوار میں اونچی جگہ پر نصب تھا۔ کیپری کارن میں جگہ جگہ ایسے الارم موجود تھے۔ الارم کیس میں چھوٹی سی شے کو پوشیدہ رکھنے کی گنجائش تھی۔ امید کا دامن تھامے وہ کرسی پر کھڑی ہوگئی اور ہاتھ بڑھا کر الارم چیک کیا۔ وہاں کچھ تھا۔ تاہم وہ چپ نہیں تھی۔ اس کے بجائے اس کے ہاتھ میں پلاسٹک کا خول تھا جس میں پینتیس ایم ایم کی فلم موجود تھی۔ نئی دریافت پر وہ حیران رہ گئی...... پلاسٹک خول جیب میں ڈال کر وہ نیچے اتر آئی۔

ابھی اس نے کرسی جگہ پر رکھی ہی تھی کہ عقب میں آہٹ ہوئی۔ لورین کے پلٹنے سے پہلے سر کے دائیں جانب ضرب لگی۔ زوردار گھونسا تھا۔ جولین چھا گیا تھا۔ لورین کی گردن اس کے مضبوط بازو کی گرفت میں تھی۔ آکسیجن کی قلت بڑھنے لگی۔ نظر دھندلا گئی۔

میں مر رہی ہوں، مجھے لڑنا پڑے گا...... ذہن کی آواز تھی۔ وہ تڑپی...... تاہم اس کی کشش تیزی سے زوال پذیر تھی۔ آنکھوں میں اندھیرا اتر آیا۔ جو اس کا ساتھ چھوڑ رہے تھے۔ دفعتاً کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی۔ ٹھپ...... پ...... کی آواز آئی۔ کسی نے جولین کے سر پر ڈنڈا یا راڈ بجائی تھی۔ اِدھر لورین ٹوٹی ہوئی شاخ کے مانند بستر پر گری۔ اُدھر جولین بے جان لاش کی طرح زمین بوس ہوا۔ لورین ماہی بے آب کے مانند منہ کھولے ہانپ رہی تھی...... کھانس رہی تھی۔ چہرے کے نیلگوں ہوتے ہوئے رنگ میں سرخی لوٹ رہی تھی۔ وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ سین کے ہاتھ میں آگ بجھانے والا آلہ تھا۔ جسے چھوڑ کر اس نے لورین کو سہارا دیا۔ کچھ دیر میں وہ ٹھیک طرح سے سانس لینے کے قابل ہوئی۔ ''وہ مجھے مارنا چاہتا تھا۔'' لورین نے نفرت سے بے ہوش جولین کو دیکھا جو اس کے قدموں میں بے حس و حرکت پڑا تھا۔

''لیکن تم یہاں کیا کر رہی تھیں؟''

''میں یہاں چوری شدہ چیز تلاش کرنے آئی تھی۔''

''کیا چرایا ہے اس نے؟ کیا ملا تمہیں؟''

لورین نے فلم نکالی۔ سین دنگ رہ گیا۔ بے اختیار اس کے منہ سے گالی نکلی۔ سین فوراً سمجھ گیا کہ جولین نے فلم کیوں چرائی تھی۔ یہ اس کے خلاف ثبوت کی حیثیت رکھتی تھی۔

''تم یہ ڈھونڈنے آئی تھیں؟''

''نہیں۔''

''یہ کیا تماشا ہے؟'' دروازے میں پاجامہ پہنے مرڈو کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت و استعجاب کے سوا کچھ نہ تھا۔ کبھی وہ فرش پر پڑے جولین کو دیکھتا اور کبھی لورین کو...... میل اور فرینک کے چہرے دکھائی دیے۔ اُن کے پیچھے رچرڈ تھا......

''جولین نے لورین کو مارنے کی کوشش کی تھی۔'' سین نے ان کو بتایا۔ ''اس سے پہلے کہ یہ ہوش میں آئے، ہمیں اس کی جکڑ بندی کرنی ہے۔'' جولین کو پلاسٹک کیبل اور رسی کی مدد سے اچھی طرح بیڈ کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ لورین نے کارل کو بیدار کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے سب کو میس روم میں جمع ہونے کے لیے کہا، وقت آگیا تھا......

''مجھے بریفنگ دینی ہے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ پھر ہم نے ایک ہو کر آئندہ کے لیے لائحہ عمل ترتیب دینا ہے۔'' لورین نے کہا۔

مرڈو نے کافی تیار کی...... لورین نے بات وہاں سے شروع کی جب اس نے ابتدا میں ہی جولین کی غیر اخلاقی حرکت نوٹ کی تھی۔ وہ ڈاکٹر میل کا مگ استعمال کر رہا تھا پھر اس نے ریڈیو کے ضرورت سے زیادہ اور غیر ضروری استعمال سے روکنے پر ہونے والی تکرار کے بارے میں بتایا۔ جولین نے اپنے پہلے ہی ریڈیو رابطے میں احسان ناشناسی کا ثبوت دیتے ہوئے کیپری کارن کے مشن کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی...... سین کو کریش سین دیکھنے سے روکنے کی کوشش کی تھی۔ سین کی فلم چرائی...... فلم میں کیا تھا...... دونوں ساتھیوں کو کیسے غذا اور ادویات سے محروم رکھا۔ کارل جو کتاب لکھ رہا ہے، جولین اس کے بھی خلاف تھا...... وہ اپنی مہم دوبارہ اسی جگہ سے شروع کر کے اٹلانٹک کراس کرے گا اور تنہا کرے گا۔ وسائل ہمارے استعمال کرے گا اور اسنو موبائل بھی۔ لورین نے بتایا کہ اس نے جولین کے منہ پر صاف انکار کر دیا تھا کہ کیپری کارن اس کی نئی مہم میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ لورین نے یہ بھی بتا دیا کہ کس طرح انکار پر وہ کھل کر سامنے آیا اور لورین کو بلیک میل کرنے کے لیے اس کے رومینس کی افواہ اڑا دی...... کارل کی کتاب پبلشر تک نہ پہنچے، اس کے لیے اس نے سرکٹ بورڈ کی چپ چوری کی اور سیٹلائٹ یونٹ ڈاؤن ہو گیا۔ اس نے انوینٹری سے ایکسٹرا چپ بھی غائب کر دی۔

''میں اس کے کمرے میں چپ تلاش کرنے گئی تھی۔ وہاں مجھے سین کی چوری شدہ فلم ملی۔ اسی اثنا میں وہ وہاں پہنچ

گیا...... سین نہ آتا تو اس نے مجھے مار ہی ڈالا تھا۔"

سب خاموشی سے ناقابلِ یقین سنسنی خیز کہانی سن رہے تھے۔ ہر چہرے پر پرغضب تاثرات تھے۔ سین آگ بگولا ہو گیا تھا......

"وہ تین افراد کا قاتل ہے...... اگرچہ تینوں قسمت سے بچ گئے۔ میں اسے قاتل ہی سمجھتا ہوں۔ بات بہت دور چلی گئی ہے۔ اسے برف میں دفن کرنا ہی بہترین حل ہے۔"

"وہ کیپری کارن کے لیے خطرہ بن گیا ہے۔" لورین نے کہا۔

"بلاشبہ۔" سین نے تائید کی۔

"کارل اور رچرڈ کے لیے غذا اور دوا کا غیاب ایک دردناک انکشاف تھا۔ اُس وقت کارل کی جسمانی حالت ابتر تھی۔ کھائی میں رچرڈ ٹوٹی ٹانگوں کے ساتھ بے ہوش پڑا تھا۔ ہوش میں آیا تو حرکت کے قابل نہیں تھا۔ وہ یہی سمجھا کہ جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے۔ غذا اور ادویات ناپید ہیں۔ اس کے خیال میں مہم جو خود موت کے منہ میں تھے۔ لہٰذا اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی۔ اسے علم نہیں تھا کہ کب جولین نیچے آیا اور آہستہ آہستہ غذا اور ادویات اوپر پہنچاتا رہا۔ رچرڈ کے نزدیک جولین اس حد تک ہیرو تھا کہ اپنی بدتر حالت میں اس نے رچرڈ کو کھائی سے نکالا۔ لیکن اب اس کے خیالات یکسر پلٹ گئے تھے......

"مجھے نہیں معلوم اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔" کارل نے زبان کھولی۔ "لیکن وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ لہٰذا اسے مستقل باندھ کے رکھنا ضروری ہے...... یہ بھی ہماری طرف سے نرم ترین ردِعمل ہوگا۔ میں سین کی بات سے اتفاق کروں گا کہ قاتلانہ جراثیم اس کے اندر موجود ہیں۔ وہ تاریخ میں امر ہونا چاہتا ہے۔ یہی کام اس کے لیے سب سے اہم ہے۔"

مختصر یہ کہ دو باتوں پر اتفاق ہوا۔ اول یہ کہ فی الحال اسے مقید رکھا جائے۔ دوم، سین فلم پروسیس کر کے فوٹو بنائے۔

"تمہاری کتاب میں کیا ہے؟" سین نے کارل سے سوال کیا۔

"سچ...... جولین اور سچ دو متضاد چیزیں ہیں۔ کتاب کا سچ مصنوعی مہم جو کو دفن کر دے گا۔ وہ مجھے قانونی کارروائی سے ڈرا رہا تھا۔ اس نے سودے بازی کی بھی کوشش کی کہ میں اپنے ارادے سے دست بردار ہو جاؤں۔" کارل نے جواب دیا۔

"میں بھی اپنی اسٹوری شائع کرواؤں گا۔" رچرڈ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "اسے دفن کرنا کافی نہیں ہے، میری اسٹوری اسے زندہ دفن کرے گی۔"

کیپری کارن نے طویل جدوجہد کے بعد اپنا مقصد حاصل کر لیا تھا۔ ابھی جشن منانے کی نوبت بھی نہیں آئی تھی کہ وہاں کا ماحول یکسر تبدیل ہو گیا۔

☆☆☆

جولین کی ٹانگیں پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ بستر پر بندھا پڑا تھا۔ کمرا اس کے لیے زندان کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ وہ آزاد ہونے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ٹانگوں اور دھڑ کے بندھن مضبوط تھے...... وہ آزما چکا تھا۔ بائیں ہاتھ کی بندش بھی سخت تھی۔ دائیں ہاتھ میں اس نے خفیف گنجائش محسوس کی۔ اور توجہ دائیں ہاتھ پر مبذول کر دی۔ کئی گھنٹوں کی متواتر جدوجہد کے بعد وہ اس قابل ہوا کہ بندھن کے حلقے سے ہاتھ باہر نکال سکے، اس دوران اسے خاصی تکلیف سہنی پڑی۔ تاہم مکمل کامیابی ابھی دور تھی۔ سونے کا سوال نہیں تھا۔ اندازے کے مطابق صبح کے چار بجے تھے۔ وہ پھر اپنے کام میں جُت گیا۔

☆☆☆

جولین کے کمرے میں جانے سے پہلے رچرڈ نے کوریڈور میں جھانک کر اطمینان کیا۔ گزشتہ چند گھنٹوں میں جولین کے بارے میں اسے جو کچھ معلوم ہوا تھا، اس کے بعد اس کے ذہن میں غصے کے ساتھ سوالات بھی تھے۔

"تم سو رہے ہو یا شرم کے مارے نیند نہیں آ رہی؟"

"کیا بکواس کر رہے ہو؟" جولین نے آنکھیں کھولیں۔

"انہوں نے فلم ڈیویلپ کر لی ہے۔" رچرڈ نے کہا۔

"کیا ہے فلم میں؟"

"تم جانتے ہو۔"

"میں اتنا جانتا ہوں کہ میں نے تمہیں بچایا۔"

"زخمی حالت میں بھوکا مرتا دیکھنے کے لیے؟ مجھے سمجھ نہیں آیا...... نیچے بھی میں مر ہی جاتا؟"

"اگر تین یا چار آدمی مر رہے ہیں اور ایک کے بچنے کا معمولی چانس بھی ہے...... تو کیا کرو گے؟ تم بھی وہی کرتے جو میں نے کیا۔ جب جان بچانے کی بات آتی ہے تو جبلی طور پر ہر ایک کو اپنی پڑی ہوتی ہے۔ کیا حقیقت نہیں ہے؟"

جولین نے پینترا بدلا۔ جھوٹ بولنے کی گنجائش نہیں تھی۔ رچرڈ کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ "نہیں بھی

نہیں ...... میں اپنے ساتھی کو بھوکا مرتے نہیں دیکھتا...... شیئر کرتا اور ساتھ ہی مرتا۔''

''کاش میں تمہیں وہیں کھائی میں چھوڑ دیتا...... مرنے کے لیے۔'' جولین کی نظر رچرڈ کی بیلٹ میں اُڑسے سوئس نائف پر پڑی۔

بحیثیت ایک صحافی کے میرا فرض ہے کہ میں یہ وحشت ناک اسٹوری شائع کرواؤں۔''

''نہیں، نہیں ...... تم ایسا نہیں کرو گے۔'' جولین گڑگڑانے لگا۔ ''سب تباہ ہو جائے گا۔''

جولین کی بے بسی دیکھ کر رچرڈ نے سکون محسوس کیا۔ وہ آگے بڑھ کے جھکا اور الفاظ چبا چبا کے بولا۔ ''یہ دنیا کو بتانا پڑے گا کہ تم نے کس طرح دو انسانوں کو بھوک سے تڑپا تڑپا کے ہلاک کرنے کی کوشش کی۔''

جولین نے اپنا دایاں ہاتھ تیزی سے ڈھیلے حلقے سے کھینچا اور بھرپور گھونسا رچرڈ کی ناک پر رسید کیا۔ ناکام مہمات کی جفاکشی نے اسے سخت جان بنا دیا تھا۔ کیپری کارن میں وہ دوبارہ فٹ ہو گیا تھا۔ صحافی کے لیے یہ ضرب غیر متوقع اور تباہ کن ثابت ہوئی۔ وہ اذیت میں ڈوبی ہوئی کراہ کے ساتھ زمین بوس ہو گیا۔ چند منٹ بعد جولین اپنے بندھن کھول کر رچرڈ کے چاقو پر ہاتھ ڈال رہا تھا۔

☆☆☆

مرڈو اور سین دیر تک جاگ رہے تھے۔ دونوں بار میں بیئر کے ساتھ شغل میں تھے اور گزرے ہوئے واقعات پر گفتگو کر رہے تھے۔ مرڈو کھڑکی کے پاس کھڑا تاریکی میں گھور رہا تھا۔ سین کی طرف رخ پھیرتے پھیرتے وہ اچانک رک گیا۔ ''یہ کیا ہے؟'' وہ بولا۔ ''شاید میں نے وھیل شیڈ کے نیچے روشنی کی جھلک دیکھی ہے۔''

سین اس کے قریب آ گیا۔ ''ناممکن ...... سب سو چکے ہیں۔'' سین نے باہر تاریکی میں گھورا۔

''نہیں، نہیں کچھ ہے ...... جھلک دوبارہ نظر آئی۔ اس مرتبہ سین نے بھی دیکھ لیا۔

''چیک کرنا چاہیے۔ وائرنگ فالٹ کا اسپارک ہو سکتا ہے۔'' سین نے کہا۔ انہوں نے تیزی سے مخصوص لباس زیب تن کیا اور باہر نکل گئے۔ شیڈ کے قریب انہوں نے اسنو موبائل کے انجن کی آواز سنی۔ سین کے اعصاب تن گئے۔ انہوں نے ڈور کو دھکا دیا۔ حیرت اور خطرے کے احساس نے انہیں ساکت کر دیا۔ جولین، مرکزی اسٹوریج ٹینک سے متعدد جیری کین پیٹرول سے بھر چکا تھا۔ قریب ہی ایک اسنو موبائل کا انجن دھیمی آواز میں بول رہا تھا۔ اس کے ساتھ منسلک سلیج پر چوری شدہ لوازمات ...... بشمول غذا، ادویات اور اوزار وغیرہ رکھے تھے۔ ایک کلہاڑی بھی نظر آ رہی تھی۔ جولین بھی ان دونوں کو دیکھ کر منجمد رہ گیا۔

''قریب مت آنا، میں جا رہا ہوں ...... کوئی روک نہیں سکتا۔''

مرڈو نے ٹول باکس سے دس پاؤنڈ کا ٹورک رنچ اٹھایا۔ ''تم کہیں نہیں جا رہے ...... ہاں جہنم میں جا سکتے ہو۔'' سین نے لقمہ دیا۔ وہ دونوں مختلف سمتوں سے کونے میں کھڑے جولین کی طرف بڑھے۔

''پیچھے ہٹو۔'' اچانک جولین نے کھلے منہ کے جیری کین پر لات چلائی۔ مرڈو اور سین نے عالم دہشت میں پانچ گیلن پیٹرول کو چوبی فرش پر پھیلتے دیکھا۔ مرکزی ٹینک قریب تھا۔ جولین نے لائٹر نکال کے ایک کونے پر دباؤ ڈالا ...... دوسری کوشش میں شعلہ نمودار ہوا۔

''مجھے مجبور مت کرو۔'' جولین کی آنکھوں میں جنونی کیفیت تھی۔

''تم نہیں جانتے آگ کیا کرے گی۔'' سین نے قدم اٹھایا۔

''مرکزی دروازہ کھولو۔'' جولین نے لائٹر والا ہاتھ دھمکی آمیز انداز میں لہرایا۔ دروازہ کھول دیا گیا۔

''دونوں ایک طرف کھڑے ہو جاؤ۔'' جولین نے اسنو موبائل سنبھالتے ہوئے کہا اور مشین گیئر میں ڈالی۔ اسنو موبائل پوری طرح گرم نہیں ہوئی تھی۔ اسنو موبائل کی اکڑی ہوئی بیلٹ ابھی پوری طرح رواں نہیں ہوئی تھی۔ وہ ابھی مرکزی دروازے سے نکل نہیں پایا تھا کہ بیلٹ کی وجہ سے معمولی جھٹکا لگا اور اسنو موبائل رک گئی۔

''ناؤ۔'' مرڈو اچھل کر چیخا اور جھپٹ کر رنچ کی چوٹ جولین کی کلائی پر ماری۔ لائٹر ایک طرف گرا۔ سین نے رسّی کا ''پارکا ہڈ'' کھینچ کر الگ کیا اور اسے موبائل سے گھسیٹ لیا۔ جولین زخمی ناگ کے مانند پھنکارے مار رہا تھا۔ تینوں فرش پر تھے ...... کشمکش جاری تھی۔ جولین کا بچنا مشکل تھا اور وہ جانتا تھا۔ صرف ایک امکان تھا اور وہ ہولناک تھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی ایک پانا آ گیا جسے وہ اندھا دھند گھما رہا تھا۔ نظر بجھے ہوئے لائٹر پر تھی۔ زور آزمائی کے دوران پانے کی ضرب مرڈو کے شانے پر لگی۔ رنچ اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ سین نے جولین کی کلائی دبوچنے کی کوشش کی۔ تاہم سر بچانے کے لیے اسے وقتی طور پر ہٹنا پڑا۔ جولین

کروٹ بدل کر اوندھا ہو گیا اور پانا پھینک دیا۔ ”اوکے اوکے، تم ٹھیک ہو۔۔۔ شاید۔۔۔“ اس نے مصنوعی پسپائی اختیار کی۔ لائٹر اس کے نیچے تھا۔۔۔ مرڈو اور سین نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

”موبائل بند کر کے جگہ پرے جاؤ۔“ سین نے کہا۔

جولین مجہول انداز میں کھڑا ہو گیا۔ لائٹر اس کی مٹھی میں تھا۔

”پہلے لائٹر تلاش کرو۔“ مرڈو بولا۔

”لائٹر یہاں ہے۔“ جولین نے زہرخند کے ساتھ کہا۔ مٹھی کھول کے لائٹر جلایا اور پیٹرول پر اچھال دیا۔ مرڈو اور سین پر سکتہ طاری تھا جو فوراً ہی ٹوٹ گیا۔ جیری کین کا پیٹرول پینٹنگ کے سویں حصے میں آگ کا گولا بن گیا۔ وہ دونوں ہر چیز بھول کر آگ کی طرف متوجہ ہوئے۔ ”آگ بجھانے والا آلہ نکالو۔“ سین چلایا۔ خود وہ ترپال کے ذریعے شعلوں سے لڑ رہا تھا۔ مرڈو نے آگ بجھانے کے لیے اسپرے کیا۔

”کام نہیں بنے گا۔“ مرڈو گھبراہٹ میں چیخا۔ ”ٹینک بلاسٹ ہونے والا ہے۔“ انہیں احساس تھا کہ جولین موبائل پر فرار ہو رہا ہے۔

☆☆☆

لورین خواب گاہ کی کھڑکی میں تھی۔ چہرے کی رنگت ہلدی کے مانند زرد پڑ گئی تھی۔ تیس گز کے فاصلے پر دو ہزار چار سو گیلن فیول بے قابو ہو کر بھڑک رہا تھا۔ ہوا آگ کے شعلوں کو مرکزی بلاک کی طرف بڑھا رہی تھی۔ لورین کا سکتہ ٹوٹا اور وہ کوریڈور میں بھاگی۔ ”آگ۔۔۔ آگ۔۔۔ سب لوگ باہر نکلو۔“ وہ ہر دروازہ بجا رہی تھی۔ یک لخت کھلبلی مچ گئی۔ لورین نے پھرتی سے حفاظتی لباس سب کے حوالے کیا۔ ہر چہرے پر ہراس اور بے چینی کے سائے گڈمڈ ہو رہے تھے۔ رچرڈ اور کارل غائب تھے۔

آگ کی وجہ سے برف پر بوٹ پھسل رہے تھے۔ دھوئیں کے بادل سے اس نے سین اور مرڈو کو نمودار ہوتے دیکھا۔

”جولین فرار ہو گیا۔“ سین نے کھانستے ہوئے کہا۔ ”وہ موبائل اور خاصا سامان بھی ساتھ لے گیا ہے۔“

”کیا۔۔۔!“ وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ بعدازاں اس نے چیخنا شروع کیا۔ ”فرینک اور سیل کو باہر لاؤ۔“ اس نے مرڈو کو ہدایت جاری کی۔ ”رچرڈ اور کارل کو تلاش کرو۔“ پھر وہ سین کی طرف مڑی۔ ”اگر کیمبری کارن تباہ ہوتا ہے تو بچت کا ایک ہی راستہ ہے۔۔۔ اسنو موبائل۔“

دونوں شیڈ کی طرف بھاگے۔ وہاں آتشیں جہنم کا در کھلا ہوا تھا۔ ”تم واپس جاؤ، دوسروں کی مدد کرو۔ جو کچھ بچا سکتا ہوں، میں بچا لوں گا۔“

لورین نے واپس دوڑ لگائی۔ اس نے دیکھا کہ ہوا آگ کو کیمبری کارن کے رخ پر بھڑکا رہی تھی۔ رہائشی حصے کو شعلے حیرت انگیز رفتار سے چاٹ رہے تھے۔ دھوئیں میں ایک سایہ نمودار ہوا۔ ”سیل اور فرینک باہر آرہے ہیں۔“ مرڈو نے کہا۔ ”دھوئیں کے باعث میں زیادہ اندر نہیں جا سکا۔“ لورین اس کے قریب سے گزر گئی۔ چیخیں اس کی سماعت سے ٹکرا رہی تھیں۔ ”مدد۔۔۔ میری مدد کرو۔ خدا کے لیے مجھے بچاؤ۔“ رچرڈ واویلا کر رہا تھا۔ لورین گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل پر جولین کے کمرے میں پہنچی۔ مرڈو اسی کے انداز میں لورین کے پیچھے تھا۔ لورین کے پھیپھڑوں میں دھوئیں کے اثرات بڑھ رہے تھے۔ اندر کا منظر ڈراؤنا تھا۔ آگ سر پر تھی اور رچرڈ بیڈ پر بندھا پڑا تھا۔ اس نے بھی دونوں کی موجودگی محسوس کر لی۔ اور چلایا۔۔۔ ”مجھے نکالو یہاں سے۔“

لورین نے جیب سے چاقو نکالا اور کھانستے ہوئے، رچرڈ کی بندشیں کاٹیں، دونوں اسے گھسیٹتے ہوئے کوریڈور میں لائے۔ اسی وقت ان کے عقب میں جولین کے کمرے کی دیوار بیٹھ گئی۔ ہانپتے کانپتے وہ تینوں باہر نکلے۔ لورین نے گہری گہری سانسیں لیں اور واپس دھوئیں میں غوطہ لگایا۔ اس کا رخ ریڈیکل بے کی جانب تھا۔ وہاں پہنچی تو رنج اور مایوسی نے اسے بانہوں میں لے لیا۔ وہاں آگ ہی آگ تھی۔ سرخ، نارنجی شعلوں کا ہیبت ناک رقص جاری تھا۔ اس نے ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ آس باندھی کہ شاید کارل آگ سے پہلے وہاں سے نکل گیا ہو۔

اسی دوران میں دھوئیں میں لت پت فرینک نمودار ہوا۔ ”ریڈیو نکالنے میں میری مدد کرو۔“ اس نے لورین سے کہا۔ یہ کہہ کر وہ ریڈیو روم کی طرف بڑھ گیا جہاں انسٹرومنٹ پینل آگ کی زد میں تھا۔

”بھول جاؤ، فرینک۔۔۔ میس روم کو بچاؤ۔“ لورین نے کہا۔ میس روم میں مرڈو اور سیل پہلے ہی ہاری ہوئی جنگ لڑ رہے تھے۔ گیس اور چوبی حصوں نے مل کر آگ میں اضافہ کر دیا تھا۔ ”باہر نکلو سب۔“ لورین چیخی۔ ”جو کچھ ہاتھ لگے، لو اور نکل جاؤ۔۔۔ سلیپنگ بیگ مت بھولنا۔“ دفعتاً نئے انکشاف نے اسے دہلا دیا۔ ”اوہ مائی گاڈ۔۔۔ پانی کی ٹیوبس

لیب میں تھیں۔"

دیگر افراد وہیں کھڑے ہی رہ گئے اور لورین تن تنہا اس کی کرتی ہوئی لیب کی طرف بھاگی۔ کوریڈور گویا آگ اور دھوئیں کی سرنگ تھی، آگ سیلنگ پر تھی۔ نگاہ کی رسائی تقریباً مفقود تھی۔ وہ پھر چاروں ہاتھ پیروں پر دروازے گن کر اندازے سے آگے جا رہی تھی — چوتھا دروازہ، دائیں ہاتھ پر۔ وہ لیب میں چلی گئی۔ انتہائی خطرناک قدم تھا۔ واپس کوریڈور سے گزرنا تھا۔ آگ سیلنگ سے نیچے آتی تو لورین کے لیے لیب آتشیں قبر ثابت ہوتی۔ ڈائی نیشیم میں محفوظ نمونہ سلامت تھا جسے لورین نے فریزر میں سے نکال لیا۔

"لورین!" سکن اسے پکار رہا تھا۔ دفعتاً اس کے ہاتھوں نے لورین کو تھام لیا۔ وہ لورین کو بے بس ہرنی کے مانند گھسیٹ رہا تھا۔ کسی ہی کارن تباہی و بربادی کے کنارے پر تھا۔ دونوں برف پر ساتھیوں سے جا ملے۔ آگے پیچھے گیس سلنڈر پھٹے۔ آگ کے نارنجی سیب گولے نے سیاہ رات کو روشن کر دیا۔ لورین برف پر پڑی کھانس رہی تھی۔ اس کی ٹیم تاسف کے ساتھ اس کے گرد جمع تھی۔ وہ خاموش تھے۔ شاک میں تھے۔ لورین کا خواب اس کے سامنے زمیں بوس ہو رہا تھا۔ راکھ میں تبدیل ہونے جا رہا تھا —

☆☆☆

"کیا کارل بچ گیا؟" لورین نے سوال کیا۔

سب لب بستہ تھے۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ خاموشی کی زبان میں جواب لورین تک پہنچ گیا — خواب آناً فاناً چکنا چور ہو گئے تھے۔ صدمے نے سب کو ہی آبدیدہ کر دیا تھا۔ لورین، سیل اور مرڈو نے چھوٹے بڑے زخم کھائے تھے۔ لورین کے ہاتھوں اور سر پر تکلیف دہ آتشیں زخم تھے۔ سکن اور مرڈو کے ہاتھ دستانوں کی وجہ سے محفوظ رہے۔ مرڈو کے چہرے پر آبلے تھے۔ فرینک سب سے زیادہ متاثر ہوا تھا۔ ریڈیو بچانے کے چکر میں وہ تھرڈ ڈگری کی سطح پر آتشزدگی کا شکار ہوا تھا۔ سیل نے لورین کو بتا دیا کہ فرینک کو اینٹی بائیوٹکس نہ ملیں تو صورتِ حال خراب ہو جائے گی۔

لورین نے ہدایت کی۔ "فرینک کو نہ بتانا۔"

سیل، وقتی طور پر متاثرہ افراد کے لیے برف استعمال کر رہی تھی — آگ تقریباً ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ تب سکن نے نوٹ کیا کہ جولین وہیں منڈلا رہا تھا۔ لگ بھگ ایک میل دور موبائل کی ہیڈ لائٹس نظر آ رہی تھیں۔ معاً مرڈو اچھل کر کھڑا ہوا۔ "قاتل — قاتل تو بچے گا نہیں۔" وہ حلق پھاڑ کر چلا رہا تھا۔

"ٹھنڈے رہو، اپنی توانائی بچاؤ۔" کوڈین نے کہا۔

"میں اسے مار دوں گا۔"

"پلیز مرڈو خاموش ہو جاؤ۔" لورین نے قدرے تحکمانہ انداز میں کہا۔ لورین کی آواز میں موجود تحکم نے مرڈو کو ٹھنڈا کر دیا۔

"سب غور سے سنو۔" وہ بولی۔ "افراتفری حالات کو بدتر کر دے گی۔"

"بدتر؟ لورین سب تباہ ہو گیا۔" سکن نے کہا۔

"مجھے ادراک ہے۔ اگر ہم ٹھنڈے اور پُرامید رہے تو مجھے یقین ہے کہ ہم کوئی راستہ نکال لیں گے۔"

سکن پُرسکون تھا۔ لورین ٹھیک کہہ رہی تھی۔ اگرچہ حالات مایوس کن تھے۔ تاہم ریڈیو سے رابطہ نہ ہوا تو وہ جہاز روانہ کریں گے۔ اگر وہ لینڈ نہیں کرے گا تو ضروری اشیا گرا جائے گا۔ اس نے اپنے خیالات ظاہر کر دیے اور کہا کہ ایسی صورت میں بھی کم سے کم ہمیں ایک ہفتہ گزارنا ہو گا —

"اور مجھے شک ہے کہ ہم ایک ہفتے سے زیادہ گزار سکیں گے؟"

لورین نے فرینک کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں مایوسی جھلک رہی تھی۔

"سکن، ایسا کوئی امکان نہیں۔" لورین نے سکن کو دیکھا۔ بیک اپ ریڈیو پرسن نے مشتہر کیا تھا کہ کچھ روز رابطہ نہ ہو تو کوئی پریشان نہ ہو۔ یہاں سٹیشن کی پرابلم ہے جسے ہم ٹھیک کر رہے ہیں۔"

یہ خبر سن کر سب کے چہرے لٹک گئے۔ "مطلب دنیا سمجھ رہی ہوگی کہ ہم حسبِ معمول اپنے کام میں مصروف ہیں؟"

"ایسا ہی ہے۔" لورین کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔

"اور ان کی تشویش پندرہ دن بعد شروع ہوگی — مہینہ بھی لگ سکتا ہے؟"

لورین نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کھانے اور پناہ گاہ کے بغیر ہم کتنے دن زندہ رہ سکیں گے؟" مرڈو نے ہاتھ لہرا کے سنسان، دشمنِ جان — وسیع برفانی دنیا کی طرف اشارہ کیا۔ "ہم الارم نہیں بجا سکتے۔ ونٹر کے اختتام میں چند ہفتے باقی ہیں — ہم موت

کے سفر پر ہیں۔"

کوئی جواب نہیں آیا۔

وقفے کے بعد لورین نے کہا۔"ہم میں سے کوئی بھی مرے گا نہیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں۔" تاہم وہ حیران تھی کہ یہ وعدہ وہ کیسے پورا کرے گی؟

☆☆☆

لورین کی پہلی ہدایت ملبے میں کارل کی تلاش کے بارے میں تھی۔ یہ ایک دشوار کام تھا۔ بُری طرح جھلسی ہوئی باقیات شناخت کرنے میں وقت لگا...... جو کچھ تھا، درحقیقت ناقابلِ شناخت تھا۔ ٹیم رنج و غم کے عالم میں سر جھکائے کھڑی تھی۔ فضا سوگوار تھی۔ انہوں نے برف میں اتھلی قبر بنائی اور کارل کی باقیات کو دفن کر دیا۔ تدفین کے دعائیہ کلمات کے بعد لورین ٹیم کی طرف متوجہ ہوئی۔

بعدازاں لورین کی ہدایت پر اراکین نے ملبے میں کام کی اشیا تلاش کیں۔ لیکن خوفناک آتشزدگی کے بعد وہاں ہر شے ناکارہ ہو چکی تھی۔ لکڑی کوئلہ بن گئی تھی۔ جو جلانے کے کام آسکتا تھا۔

سین بمشکل ایک سلیج بچا پایا تھا۔ سلیج میں چند اشیا تھیں۔ لپٹا ہوا ایک خیمہ تھا۔ جو آگ سے متاثر ہوا تھا۔ موبائل کوئی نہیں تھی۔ اچانک کسی کی چیخ بلند ہوئی۔"وہ پھر آگیا ہے۔" فرینک ہاتھ سے اشارہ کر رہا تھا۔ سین اور لورین نے دور افق کی جانب دیکھا۔

"وہ نگرانی کر رہا ہے کہ ہمارے ارادے کیا ہیں؟" لورین نے کہا۔

"نہیں۔" سین خشک لہجے میں بولا۔"وہ دیکھ رہا ہے کہ ہم موت کے منہ میں جانے کے لیے کتنے دن لیں گے۔ اس کے بعد وہ اپنے ہیرو ازم کا آغاز کرے گا اور ایک متاثر کن کہانی بنائے گا کہ کس طرح وہ حادثاتی آگ سے بچنے والا واحد شخص تھا۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ موبائل کے ساتھ سلیج میں اس کے پاس کافی سپلائی ہے...... جو کئی ہفتوں کے لیے کافی ہے۔ اگر اس نے احتیاط سے کام لیا تو مہینے نکال سکتا ہے۔"

"لورین، وہ بچے گا یا ہم بچیں گے۔" سین نے کہا۔ "سادہ سی بات ہے۔"

☆☆☆

مدھم روشنی غائب ہو رہی تھی۔ دس بجے کوئلوں کو آگ دکھائی گئی۔ وہ ایک دوسرے سے جڑ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ نامکمل خیمے سے عارضی شیلٹر بنایا گیا تھا۔ کوئلوں کی آگ نے زیادہ دیر ساتھ نہیں دیا۔ میل نے مزید آتش کے لیے التجا کی۔

"ہمیں بچت کرنی پڑے گی...... ہر رات چند گھنٹوں سے زیادہ نہیں۔" لورین نے سمجھایا۔ ان کے پاس ایک سلیپنگ بیگ تھا جسے ہنگامی حالت میں دو افراد استعمال کر سکتے تھے۔ میل گاہے گاہے فرینک کی جھلسی ہوئی کھال کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔ فرینک خاموشی سے اذیت برداشت کر رہا تھا۔ دو بجے کے قریب سردی ان کی ہڈیوں میں اترنے لگی۔ لورین جانتی تھی کہ وہ ہائپوتھرمیا کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ "سب کھڑے ہو جائیں۔" اس نے اعلان کیا۔ "ہمیں حرکت کرنی ہے۔ جسم کا درجہ حرارت بڑھانا ہے۔"

یہ ہدایت جاں گسل تھی۔ تاہم اس پر عمل کرنا بھی ناگزیر تھا۔ وہ اٹھ کر ایک دائرے میں چلنے لگے...... بہتری کا احساس بیدار ہوا۔ لیکن اس کسرت کو طول نہیں دیا جا سکتا تھا۔ پچاس منٹ بعد لورین نے مشق ختم کرا دی۔ کڑاکے کی ٹھنڈ بے رحم تھی۔ جس نے جسم میں پیدا ہونے والی حرارت کو بہ سرعت چوس لیا۔

"اس طرح کیسے...... کب تک......" مرڈو کی آواز مایوسی سے ٹوٹنے لگی۔ اس کے آنسو رخساروں پر جم گئے۔ "میں نے اس طرح مرنے کا منصوبہ نہیں بنایا تھا۔"

لورین نے میل کی طرف دیکھا۔

"پانچ دن۔" وہ بولی۔ "حد سے حد سات دن۔"

لورین نے مرڈو کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ "آج کی رات نکال لو۔ کل ہم کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے۔ ہمارے دو سلیپنگ بیگ اور دو سردی سے بچاؤ کے لباس ہیں۔"

☆☆☆

صبح آٹھ بجے لورین نے کوئلے سلگائے۔ سلیج میں سے فرائی پین لے کر اس میں برف پگھلائی اور ایک لیٹر پانی حاصل کیا۔

"تمام افراد تھوڑا تھوڑا پانی لیں۔ ڈی ہائیڈریشن، ہمیں بھوک سے پہلے مار دے گی...... اور مجھے دیکھنا ہے کہ ہمارا اثاثہ کیا ہے؟"

سین کی جیب سے ایک لفافہ ملا۔ پنسل کے ٹکڑے سے اس نے لفافے کی پشت پر لکھنا شروع کیا۔ دو سلیپنگ بیگ، ایک کوکنگ پاٹ، سلیج، چند ٹولز، کپاس، دو سوئس چاقو، چند سگریٹ لائٹرز، سرد موسم کے لیے چند لباس، ایک کمبل اور کوئلے......

"یہ فیصلے کی گھڑی ہے۔" اس نے بولنا شروع کیا۔

بدترین حالات میں بھی امکانات کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔ خدا نے انسان کو شکست کھانے کے لیے نہیں پیدا کیا...... ہمارے جذبات غیر معمولی انداز میں جسم پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ ہمارے اندر موجود ارادہ اور یقین بہت بڑی طاقت ہے۔ منفی خیالات ہمیں ہلاک کرنے کے لیے کافی ہیں...... مایوسی یا پھر امید اور عزم۔ فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ سوچو ہم کیا کر سکتے ہیں؟''

''جولین کو گھیرنا چاہیے۔'' مرڈو نے تجویز دی۔

''اسنو موبائل کے نشانات کے سہارے رات میں اس پر چھاپا مارا جا سکتا ہے۔ میں خود اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا۔''

''اس میں خطرہ زیادہ ہے۔'' لورین نے کہا۔ ''اگر اسے خبر ہوگئی کہ ٹیم کے دو یا تین فٹ افراد اس کے پیچھے ہیں تو وہ جان سکتا ہے کہ کمزور افراد یہاں بے بس ہیں۔ پروٹوکول کا تقاضا ہے کہ ہم یکجا ہیں...... یہیں بیس پر۔''

سین نے زبان کھولی۔ ''زندہ نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے۔''

سب نے حیرت سے اُسے دیکھا۔ استفہامیہ نظروں نے سین کو مرکزِ نگاہ بنالیا۔

''جولین کا ایمرجنسی ٹرانسمیٹر...... جسے آف کر کے ہم نے گلیشیر پر چھوڑ دیا تھا۔''

لورین سوچ میں پڑ گئی۔ پھر نفی میں سر ہلایا۔ ''سین وہ جگہ تین سو میل کے فاصلے پر ہے۔''

''میں تین سو میل نہیں بلکہ سو میل کی بات کر رہا ہوں۔ پہلا ڈپو ہم نے سو میل کی دوری پر بنایا تھا۔ تم بھول گئیں؟''

''مائی گاڈ...... ہم نے دو ڈپو بنائے تھے۔ ریسکیو پر جانے سے پہلے یہ فرینک کا مشورہ تھا۔''

''آئیڈیا یہ ہے کہ سو میل تک ہم پیدل جائیں گے۔ پہلے بیرل میں فوڈ اور ادویات کے علاوہ چند اشیا ہیں۔ یہ سفر مشکل ہوگا لیکن ناممکن نہیں ہے۔'' سین نے کہا۔

''اور وہاں سے نئی توانائی حاصل کر کے ہم دوسرے ڈپو اور پھر گلیشیر تک پہنچیں گے۔'' لورین کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ دیگر افراد کے چہرے بھی کھل اٹھے۔

''ہم نے کریش سائٹ تک پہنچ کے ٹرانسمیٹر فعال کرنا ہے۔''

''ایک منٹ۔'' میل نے مداخلت کی۔ ''کیا مدفون ڈپوز کے بارے میں جولین کچھ جانتا ہے؟''

چند لمحے کے لیے وہاں ناگواری خاموشی چھا گئی۔

''لعنت ہے۔'' سین کراہ اٹھا۔ ''واپسی پر میں نے ذکر کیا تھا۔''

''آخری دیا بھی بجھ گیا۔'' مرڈو نے کہا۔ ''وہ پاگل آدمی ہم سے پہلے وہاں پہنچ جائے گا۔''

''ایک منٹ......'' سین کے تاثرات بدل گئے۔ ''میں نے مقام کی نشاندہی نہیں کی تھی۔''

''کتنا امکان ہے کہ جولین وہاں پہنچ جائے گا؟'' میل نے سوال کیا۔

''زیرو۔'' لورین اور سین نے بیک زبان کہا۔

''ایسی بات ہے تو کیا ہم ڈپوز تلاش کرلیں گے؟''

''مشکل ہے، لیکن کمپاس کی موجودگی سے میں اس دشواری پر قابو پالوں گی۔'' لورین نے جواب دیا۔

چہ میگوئیاں ہوئیں پھر فرینک نے کہا۔ ''پھر نکلا جائے؟''

''ابھی نہیں...... جولین نگرانی کر رہا ہے۔ رات میں ہمارے پاس بارہ گھنٹے ہوں گے اور ہم خاموشی سے زیادہ سے زیادہ دور نکل جائیں گے۔''

''لیکن جب اسے علم ہوگا تو دو جمع دو کر کے ردِعمل دے گا۔''

لورین نے سوچ کر کہا۔ ''میں اُسے بھٹکانے کے لیے یہاں نوٹ چھوڑ دوں گی۔''

''اور اگر واقعی ریسکیو مشن آگیا، پھر؟''

''میرے پاس آئیڈیا ہے، ایسی صورت میں وہ اصل بات سمجھ جائیں گے۔''

☆☆☆

سلیج میں دستیاب اشیا رکھ لی گئی تھیں۔ سین نے اس کے ساتھ اس طرح رسی باندھی تھی جس کی مدد سے دو افراد اسے کھینچ سکتے تھے۔ رات میں خاموشی کے ساتھ وہ عارضی شیلٹر سے روانہ ہو گئے۔ جھیل سے حاصل شدہ نادر نمونہ لورین کی جیب میں تھا۔ آنے والے کٹھن وقت کا اسے خوب احساس تھا۔

وقت کے ساتھ فرینک کی حالت بگڑ رہی تھی۔ اس کی گفتگو اور سوچ میں رابطے کا فقدان بڑھ رہا تھا...... ایک جگہ وہ رکے تو لورین نے میل سے تشویش کا اظہار کیا۔ ''میرا خیال ہے کہ وہ ہائپوتھرمیا کی طرف جارہا ہے۔''

''ہمیں اسے سلیپنگ بیگ میں رکھنا ہوگا۔'' میل نے کہا۔

سین اور مرڈو نے مل کر اسے ایکسر سائز کرائی۔ جسمانی حرارت دھیرے دھیرے ابھرنے لگی۔ وہ سونا چاہ رہا تھا لیکن میل نے پہلے اس کی انگلیوں کا معائنہ کیا۔ زخموں میں پیپ پڑنے لگی تھی۔ گینگرین کے امکانات بڑھ رہے تھے۔ ٹشوز کے خلیات مردہ ہونا شروع ہو گئے تھے۔

پہلی مرتبہ لورین نے حقیقی سراسیمگی کی کیفیت محسوس کی۔ ان کا ایک ساتھی توقع سے پہلے معذور ہو رہا تھا۔ ابھی وہ فرسٹ ڈپو سے دور تھے۔ فرینک نے سلیج پر لیٹنا تھا۔ لامحالہ وزن بڑھ جاتا۔ سلیج کھینچنے کے لیے اسنو موبائل تھی نہ کتے...... اگر کوئی دوسرا ساتھی بھی سلیج پر آ گیا تو کیا ہوگا۔ بطور لیڈر سب کی ذمے داری اس پر تھی۔ اس رات نیند کی دیوی لورین سے روٹھی رہی۔

☆☆☆

جولین اسنو موبائل پر عارضی پناہ گاہ سے قریب تھا۔ چند سو گز کے فاصلے پر۔ وہ پہلی مرتبہ اتنے قریب آیا تھا۔ اس میں زیادہ قریب جانے کی جرأت نہیں تھی۔ ممکن ہے اس کے لیے پھندا لگایا گیا ہو۔ وہ تسلیم کرنے پر مجبور تھا کہ بہت خوبی سے اسے ٹریپ کیا جا رہا تھا۔ تین دن گزر گئے تھے اور وہاں زندگی کی کوئی علامت نظر نہیں آئی تھی۔ وہ اسے بہکا رہے تھے...... قریب آنے پر آمادہ کر رہے تھے۔ اس کے صبر کا امتحان لے رہے تھے کہ وہ مہلک غلطی کرے اور وہ بھوکے بھیڑیوں کے مانند اس پر ٹوٹ پڑیں۔

''تم لوگ مجھے احمق سمجھتے ہو؟'' وہ چلّا اٹھا۔ ''میں جانتا ہوں کہ تم لوگ زندہ ہو۔ سامنے آؤ، میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔''

جواب ندارد...... سکوت...... سناٹا۔

شاید وہ مر ہی گئے ہیں۔ اس کے ذہن میں خیال آیا۔ ان حالات میں تین دن اور تین راتیں انہیں ختم کرنے کے لیے کافی تھیں۔ تاہم وہ جانتا تھا کہ لورین اور سین دوسروں سے مختلف ہیں۔ وہ دونوں زندہ ہو سکتے ہیں۔ معاً اسے ایک چال سوجھی۔

''میرے پاس فوڈ ہے۔ میں یہاں برف پر چھوڑے جا رہا ہوں۔'' اس نے گوشت کا ایک ٹن اچھالا اور نصف میل دور چلا گیا۔ وہ ایک گھنٹے تک انتظار کرتا رہا۔ وہ بھوک کے خلاف مزاحمت نہیں کر سکتے۔ وہ ٹریپ کو بھول جائیں گے۔ تاہم کسی بھی قسم کی حرکت ناپید تھی۔

''ٹھیک ہے، کل یہ ٹن غائب ہوگا۔'' اس نے خیال آرائی کی۔ جو یقین سے بھرپور تھی۔

دوسرے روز وہ حیرانی کے ساتھ آنکھیں مسل رہا تھا۔ کین وہیں پڑا تھا۔ ان حالات میں یہ ٹن نعمتِ غیر مترقبہ تھا اور انہوں نے نہیں اٹھایا۔ کتنے زندہ ہیں؟ جسمانی کیفیت کیسی ہے؟ ان میں کتنی توانائی ہے؟ کیا وہ حملہ کر سکیں گے؟ کیا وہ وہاں نہیں ہیں...... اس نے خود ہی آخری خیال کو مسترد کر دیا۔ ''ناممکن، یہاں سے وہ کہیں نہیں جا سکتے۔'' وہ ان کی لاشوں کو قریبی کھائی کے حوالے کیے بغیر وہاں سے نہیں جا سکتا تھا۔ اس کا ذہن دو حصوں میں بٹ گیا۔ وہ یقین کرنا چاہتا تھا کہ وہ ختم ہو چکے ہیں پھر ذہن میں اندیشے نے سر اٹھایا۔ سین اور لورین بہ آسانی ہارنے والوں میں سے نہیں تھے۔ اس نے سوچا کہ کلہاڑی لے کر حملہ آور ہو جائے۔ وہ نتائج دیکھنے کے لیے بے قرار تھا۔ کشمکش کا شکار تھا۔

رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمام کارڈز اس کے ہاتھ میں ہیں۔ متواتر غیر یقینی کیفیت اس کی برداشت سے باہر ہو گئی تھی۔ اسے اپنی مہم شروع کرنی تھی۔ گلیشیئر پر واپس جا کے ٹرانسمیٹر حاصل کرنا تھا۔ اس کے بعد فتح اور عالیشان استقبال اس کا منتظر تھا لیکن پہلے لاشوں کو ٹھکانے لگانا تھا...... کل وہ شیلٹر پر حملہ کر دے گا۔

☆☆☆

رچرڈ محسوس کر رہا تھا کہ وہ یہ جنگ ہارنے والا ہے۔ انہوں نے سترمیل کس طرح طے کیے تھے، یہ ایک طولانی داستان تھی اور وہ بنیادی طور پر ایک صحافی تھا۔ وہ قوتِ ارادی کے بل پر قدم اٹھا رہا تھا۔ وہ گزرے ہوئے دنوں کے بارے میں سوچتا تو رونا آ جاتا۔ کریش...... ٹانگوں کا فریکچر...... اجنبی، بے رحم برفستان کا موسم سرما اور پھر آتشزدگی۔ وہ لڑ رہا تھا۔ مایوسی گھیرتی تو منگیتر اور روشن دنیا کو یاد کرتا...... اسے وہاں جانا تھا۔ منفی ذہن کہتا کہ یہ اس کی خام خیالی ہے کہ وہ سرد جہنم سے نکل سکے گا۔ پیشاب تک قطروں کی شکل میں آتا اور برفانی زمین تک پہنچنے سے پہلے جم جاتا۔ جسمانی حالت دگرگوں تھی۔ اسی میل پر اس کا حوصلہ جواب دے گیا۔

''مجھے پین نائف اور ٹارچ کی ضرورت ہے۔'' اس نے لورین سے کہا۔ دو سلیپنگ اور برفانی لباس کی غیر موجودگی میں اسی میل بھی ناممکن تھے۔

''کس لیے؟''

''مجھے اپنے پاؤں دیکھنے ہیں۔''

''یہ میرا کام ہے۔'' میل نے کہا۔ لورین نے تائید

کی۔ رچرڈ لیٹ گیا۔ ورم کے باعث بوٹ عام انداز میں اتارنا ممکن نہیں تھا۔ چاقو کی مدد سے حتی الامکان احتیاط سے میل نے بوٹ الگ کیے۔ موزے کھال کے ساتھ چپک گئے تھے۔ انہیں اتارنے پر رچرڈ کی چیخیں نکل گئیں۔ ٹم نے احتجاجی سسکی لی۔ وہ کسی انسان کے پاؤں نہیں تھے۔ موزوں کے ساتھ کھال بھی اتر گئی۔ سوجے ہوئے پیروں کے سرخ ٹشوز دکھائی دے رہے تھے۔

"کچھ کرنا پڑے گا___ قبل اس کے کہ انفیکشن پھیلے۔" میل نے چاقو سنبھالا۔ کوئلے سلگا کر چاقو گرم کیا گیا۔

"تمہارا حوصلہ، سب سے بڑا ہتھیار ہے۔" لورین نے رچرڈ کی ہمت بندھائی اور میل نے چاقو سے متاثرہ جگہ سے مردہ حصوں کو تراشنا شروع کیا۔ وہ جانتی تھی کہ اس عمل کے دوران بھی رچرڈ کی اذیت میں اضافہ ہوگا۔ تاہم اس نے توجہ اپنے کام کی طرف رکھی۔ کہیں کہیں اسے چاقو گہرائی میں لے جانا پڑا۔ رچرڈ تڑپ اٹھا۔ وہ لورین سے فریاد کرنے لگا۔ تاہم میل نے دوسرے پاؤں کے ساتھ بھی مناسب سلوک کیا۔ جو بظاہر غیر مناسب معلوم ہو رہا تھا۔ موزے بیکار ہو گئے تھے۔ پیروں پر پٹیاں لپیٹی گئیں۔ کسی طرح سوجے ہوئے پاؤں کٹے پھٹے بوٹوں میں داخل کر کے ان پر رسیوں کے ٹکڑے باندھ دیے گئے۔

اس رات رچرڈ نے لورین کا بازو چھوا۔ "اگر میں چل نہ سکا تو کیا تم لوگ مجھے چھوڑ دو گے؟"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" لورین نے جواب دیا۔ "تم اپنی اسٹوری کے بارے میں سوچو۔ جب وہ شائع ہو گی تو تمہیں پلٹزر (Pulitzer) پرائز ملے گا۔ پھر تم ہماری دعوت کرو گے۔ کیوں؟"

"ہاں کروں گا۔" وہ ہولے سے مسکرایا۔

☆☆☆

جولین نے اسنوموبائل محفوظ فاصلے پر چھوڑی اور کلہاڑی لے کر شیلٹر کی طرف بڑھا۔ گومگو کی کیفیت نے اسے رات بھر سونے نہیں دیا تھا۔ اگر کوئی زندہ بھی ہوا تو نیم جان ہوگا___ یہی وقت ہے۔ عارضی پناہ گاہ میں کوئی نہیں تھا۔ چھپنے کی وہاں کوئی جگہ نہیں تھی۔ کیا یہ بھی کوئی ٹرک ہے؟ اس کے ذہن نے کہا۔

نہیں، وہ جا چکے ہیں۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ دنگ رہ گیا۔ کہاں جا سکتے ہیں۔ یقیناً سرچ پارٹی کے لیے لورین نے کوئی تحریر چھوڑی ہوگی۔ اندر باہر اس نے تلاشی لینا شروع کی۔ پانچ منٹ میں اس نے نوٹ تلاش کر لیا۔

"اگست اکتیس۔ جولین فٹزجیرالڈ کے کیمپری کارن سے فرار ہونے کی کوشش میں آگ لگی۔ جس نے بیس کو خاکستر کر دیا۔ اس اندوہناک حادثے میں کارل نورلینڈ مارا گیا۔ جولین کا کچھ پتا نہیں ہے۔ اس تک پہنچنے کے لیے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کی ذہنی کیفیت ٹھیک نہیں ہے اور وہ تشدد پر آمادہ ہے۔ ہم چھ افراد بچے ہیں۔ ہم شمال مشرق کی جانب شیلٹن بیس کی طرف جا رہے ہیں۔ لورین برجیس، بیس کمانڈر۔"

جولین نے تحریر دوبارہ پڑھی۔ کیا بکواس ہے۔ بغیر فوڈ اور ادویات کے وہاں تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے۔ تاہم پرچے پر یہی لکھا تھا۔ وہ احمق ثابت ہوا تھا۔ چار پانچ دن ضائع ہو گئے تھے۔ وہ سنسان پناہ گاہ کے گرد منڈلاتا رہا۔ وقت مزید ضائع ہوگا۔ اسے ان کے پیچھے جانا پڑے گا۔ اموات کی تصدیق کیے بغیر وہ اپنے مشن پر روانہ نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ اسنوموبائل کی طرف چل پڑا۔ دفعتاً اس کی نگاہ شیلٹر سے فاصلے پر ملبے کے ڈھیر پر پڑی۔ صاف عیاں تھا کہ وہ انسانی ہاتھوں کی کارستانی ہے۔ اس نے وہیں کھڑے کھڑے غور سے دیکھا۔ ملبا اس انداز سے ترتیب دیا گیا تھا کہ ایک بڑا سا تیر بن گیا تھا۔ جو کوئی بھی آتا، وہ فضائی روٹ استعمال کرتا اور تیر نگاہ میں آ جاتا۔ جولین نے کمپاس چیک کیا۔ تیر کا رخ شمال مغرب کی طرف تھا۔ وہ ملبے کی مدد سے بنائے گئے تیر کی طرف چل پڑا___ کچھ سوچ کر اس نے ملبے کی تلاشی لینا شروع کی۔ جلد ہی اس کے ہاتھ دوسری تحریر تک پہنچ گئے___

"اگست، 31۔ کیمپری کارن کمانڈر لورین برجیس کی طرف سے۔ کوئی اور تحریر ملے تو اسے نظر انداز کر دیا جائے۔ وہ تحریر جولین کو دھوکا دینے کے لیے تھی۔ ہم پیدل بلیک مور گلیشیئر کی طرف جا رہے ہیں۔ جہاں انٹارکٹیک ائرسروس کا ٹوئن اوٹر کریش ہوا تھا۔ وہاں سے ہم کو ایمرجنسی ٹرانسمیٹر حاصل کرنا ہے۔"

جولین اپنی خوش قسمتی پر رشک کر رہا تھا۔ خود اس کی طرح وہ بھی کریش سائٹ پر ٹرانسمیٹر کے لیے نکل چکے تھے۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے___ پیدل، تین سو میل۔ وہ خیالات میں غلطاں تھا۔ معاً اسے ایمرجنسی ڈپوز کا خیال آیا۔ آخر وہ انہیں کیوں بھلا بیٹھا تھا۔ ہر لمحہ قیمتی تھا۔ اس نے ملبا بکھیر کر تیر کی شکل بگاڑ دی۔ بعد ازاں اس نے موبائل منزل کی جانب بھگانا شروع کی۔ ساتھ ہی وہ اپنا غصہ دبانے کی

کوششیں کر رہا تھا۔ لورین کی ہوشیاری نے اس کا دماغی سرکٹ اُڑا دیا تھا۔

☆☆☆

وہ پہلے ڈپو کے قریب تھے۔ لورین اعصاب زدہ ہو رہی تھی۔ ڈپو تلاش کرنا، سین سے زیادہ خود لورین کی ذمے داری تھی۔ وہ تخمینے لگا رہی تھی۔ خستہ حالی کو نظر انداز کر کے وہ ہر دس منٹ بعد کمپاس چیک کرتی، کبھی رکتی، پھر چل پڑتی۔ دیگر افراد امید و بیم کی کیفیت میں اس کے ہمراہ تھے۔

''ہم بیرل کے آس پاس ہیں۔'' اس نے کہا۔ ''تھکی ماندی، بدحال ٹیم ہر طرف دیکھ کے اندازے لگا رہی تھی۔ سین دماغ پر زور دے رہا تھا۔ اگر ڈپو نہ ملتا تو فلم کا اینڈ تھا۔ ہوا، برف اور موسم نے مقام کو بدل کے رکھ دیا تھا۔ اگرچہ ونٹر ختم ہو چکا تھا۔

وقت کے ساتھ امید و مسرت کی کیفیت معدوم ہو رہی تھی۔

''تم غلطی کر رہی ہو۔'' مرڈو نے کہا۔ ''تم نے کہا تھا کہ نشاندہی کے لیے بیرل کے ساتھ فلیگ لگایا گیا تھا؟''

''ہاں، لیکن امکان ہے کہ طوفانی ہواؤں نے فلیگ اُڑا دیا ہو۔ میں ٹھیک جگہ پر ہوں۔ سو دو سو گز کا فرق ہو سکتا ہے۔'' لورین نے زور دیا۔ ''کچھ دیر آرام کر لینا چاہیے۔''

سب برف پر بیٹھ گئے۔ سکوت طاری تھا۔ یہ تصور ہی ہولناک تھا، ضروری اشیا نہ ملیں تو کیا ہوگا...... جوش اور ہیجان ڈوب رہا تھا۔ کچھ دیر بعد لورین کھڑی ہوگئی۔ وہ بھی اپنی کیفیت چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے سین کی طرف دیکھا۔

''ہم کیا غلطی کر رہے ہیں؟ فلیگ اڑ گیا تو بیرل کہاں ہے؟ وہ چمکیلے نیلے رنگ کا ہے۔ GPS ہوتا تو کوئی پریشانی نہ ہوتی۔''

''ہم جس خطے میں ہیں، یہاں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ مدفون اشیا سطح پر اور سطح کی چیزیں برف میں کیموفلاج ہو سکتی ہیں۔ تودے، چٹانیں اِدھر سے اُدھر ہو جاتے ہیں۔ نئی کھائیاں نمودار ہو جاتی ہیں...... نئی دراڑیں۔''

''میں سمجھتی ہوں۔ تبدیلی بھی دیکھ رہی ہوں۔ ہر جانب سفیدی ہے لیکن میں نے جی پی ایس اور سیٹلائٹ کی مدد سے لوکیشن نوٹ کی تھی۔ ہمیں نا امید نہیں ہونا چاہیے۔ فلیگ اُڑ سکتا ہے راشن کا بیرل یہیں کہیں ہے۔ چلو پھر شروع کرتے ہیں۔''

ایک گھنٹے بعد سین کا نعرہ بلند ہوا۔ ''مل گیا...... یہاں ہے۔''

فلیگ غائب تھا لیکن اینکر کا ایک ٹوٹا ہوا حصہ برف میں سے جھانک رہا تھا۔ نیم مردہ چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی...... بیرل نظر نہیں آ رہا تھا۔

''یہاں کھودو۔'' لورین نے کہا۔ ''بیرل ٹوٹے ہوئے اینکر کے قریب ہے۔ برف کی وجہ سے نظر نہیں آ رہا۔''

ٹیم نئے جوش و خروش کے ساتھ بیرل کو تلاش کرنے لگی۔ بیرل گہرائی میں نہیں تھا۔ لہٰذا بہ آسانی برآمد کر لیا گیا۔ ہر چہرہ کھِل اٹھا تھا۔

☆☆☆

جولین ہوا کے جھونکے کے مانند اُڑا جا رہا تھا۔ اس نے رات میں آرام بھی نہیں کیا۔ اسے دوسروں سے پہلے ڈپو تک پہنچنا تھا جس روٹ سے انہوں نے تینوں کو ریسکیو کیا تھا۔ اسی سے واپس ہوئے تھے۔ لہٰذا ڈپوز بھی اسی روٹ پر ہونے چاہئیں۔ اسی کلیو کے بل پر موبائل دوڑا رہا تھا۔ اس کا اندازہ ٹھیک نکلا۔ موسِ سرما ختم ہو گیا تھا۔ دن میں کچھ روشنی ہونے لگی تھی۔ تقریباً تین بجے جولین نے انہیں دیکھ لیا اور موبائل روک دی۔ وہ تودے کی آڑ سے بغور جائزہ لے رہا تھا...... اسے دو تین گھنٹے کی تاخیر ہو گئی تھی۔ قسمت نے ساتھ دیا تھا لیکن معمولی فرق رہ گیا تھا۔ دوسرا ڈپو کہاں ہو گا؟ اس نے مائیلو میٹر دیکھا۔ ستانوے میل یعنی پہلا ڈپو تقریباً سو میل پر قائم کیا گیا تھا۔ منطق کے مطابق دوسرا مزید سو میل دور ہونا چاہیے تھا۔ یعنی کیپری کارن سے دو سو میل کے فاصلے پر۔ وہ نظروں میں آئے بغیر ان کو اوورٹیک کر سکتا تھا۔ تاہم ٹھیک ٹھیک مقام سے وہ لاعلم تھا۔

☆☆☆

وہ بچوں کے مانند بیرل پر ٹوٹ پڑے تھے جس میں غذا کے ساتھ میڈیکل کٹ بھی موجود تھی۔ سب نے ابتدا میں تھوڑا تھوڑا کھایا۔ بھوک انہوں نے ایک ہفتے سے زیادہ برداشت کی تھی۔ میل وقت ضائع کیے بغیر فرینک کی طرف متوجہ ہوئی۔ کٹ میں اینٹی بائیوٹکس، بینڈ ایج، پین کلرز، مارفین وغیرہ موجود تھیں۔ غذا اور ادویات کے علاوہ برتن، دو خیمے اور دو سلیپنگ بیگس بھی موجود تھے۔ لورین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ موت کے جبڑوں سے انہوں نے زندگی کا پیغام وصول کر لیا تھا۔

لورین نے تیزی سے حساب کتاب کیا۔

''اگرچہ ہم سب روز ایک سے زیادہ مرتبہ کھانا کھا سکتے ہیں۔ تاہم ہم احتیاط کریں گے۔ ہر رکن روز ایک مرتبہ کھائے گا۔''

دو میں سے ایک خیمہ تان دیا گیا۔ سین نے کوکر سنبھالا برف پگھلا کر اس میں چاکلیٹ ملائی۔ پلاسٹک مگ میں سب کو پیش کیا گیا۔ وہ پگھلی ہوئی برف پیتے آئے تھے۔ اب نیم گرم چاکلیٹ کا ذائقہ کسی عیاشی سے کم نہیں تھا۔ وقفے کے بعد انہوں نے ٹن پیک فوڈ مناسب مقدار میں داخلِ شکم کیا۔ زندگی میں کیسی کیسی لذیذ غذائیں کھائی تھیں لیکن اس وقت جو سرور اور لذت حاصل ہوئی تھی، وہ ناقابلِ بیان تھی۔

''ہمیں منصوبہ بندی کے تحت حرکت کرنی ہوگی۔'' لورین نے اگلے قدم کے بارے میں بتایا۔ ''ہم نہیں جانتے کہ جولین کیا کر رہا ہے اور کہاں ہے۔ لہٰذا چار آدمی سوئیں گے اور دو نگرانی کریں گے جو کچھ ہوتا آیا ہے، اس کے بعد رتی بھر غفلت کی گنجائش نہیں ہے۔''

سب نے اتفاق کیا۔ نگرانی کے لیے پہلا نمبر سین اور لورین نے خود منتخب کیا۔ ''کیا خیال ہے، کیا وہ ہمارے تعاقب میں ہوگا یا دھوکا کھا کے مخالف سمت میں نکل گیا ہوگا؟'' لورین نے سوال کیا۔

''دونوں امکانات ہیں۔'' سین نے تاریکی میں گھورتے ہوئے کہا۔ دو گھنٹے انہوں نے ہلکی پھلکی بات چیت میں گزارے، اس کے بعد میل اور مرڈو کو اٹھا کر سلیپنگ بیگ میں گھس گئے۔ خیمہ، سلیپنگ بیگ اور سین کی قربت۔ حرارت جاں فزا تھی۔ ''سین!''

''ہاں؟''

''ہمارے درمیان بیس میں جو ہوا، وہ پروٹوکول کی وجہ سے تھا۔''

''اور جو نہیں ہوا؟'' سین کی سانسیں لورین کے چہرے پر تھیں۔

''وہ بھی ہو جائے گا۔'' لورین نے چہرہ آگے بڑھایا......

''اگر زندہ رہے تو......''

''ہم زندہ رہیں گے۔'' وہ بولی۔

☆☆☆

ہل مین رینج کی چڑھائی مشقت طلب تھی۔ سلیج کو موبائل کے بغیر اوپر لے جانا تھا۔ فرینک کی وجہ سے سلیج کا وزن بڑھ گیا تھا۔ سلیج کو تین افراد کھینچ رہے تھے۔ رچرڈ چاہتے ہوئے بھی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ البتہ وہ سلیج پر نہیں تھا۔ ایک ایک قدم بھاری تھا۔ بلندی کی جانب ترچھی ڈھلوان کا سفر اعصاب شکن تھا۔

ڈپو دریافت ہونے کے بعد وہ پہلی صبح تھی جب انہیں کھانے پینے کے لیے عمدہ طعام دستیاب ہوا۔ نیند بھی نسبتاً زیادہ لی تھی لیکن ہل مین رینج کی چڑھائی ان کا امتحان لے رہی تھی۔ لورین متواتر انہیں کڑی آزمائش کے لیے اکسا رہی تھی۔ اس نے ٹیم کو بہت کم آرام کرنے کا موقع دیا تھا۔ وہ خود بھی ان کے ساتھ محنت کر رہی تھی۔ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ وقت کے ساتھ سلیج کا وزن بڑھتا جا رہا ہے۔ انگ انگ، ریشہ ریشہ احتجاج کر رہا تھا۔ تاہم وہ کمانڈر کا ساتھ دے رہے تھے۔ انچ انچ۔ قدم بہ قدم۔ رک رک کے۔ ہل مین رینج کی سطح نے مشکلات میں اضافہ کر دیا تھا۔ انہیں متعدد بار رخ بدلنا پڑا۔ موبائل کے لیے یہ کام سہل تھا۔ دوپہر میں رک کر اورنج پاؤڈر کا ڈرنک تقسیم کیا گیا۔

پانچ گھنٹے کی جدوجہد کے بعد میل کراہ اٹھی۔ ''کیا ہم کیمپنگ نہیں کر سکتے؟''

''نہیں، چند گھنٹے اور...... پھر یہ عذاب ختم ہو جائے گا۔'' لورین نے اصرار کیا۔ کچھ دیر بعد ہوا چلنے لگی جس میں برفانی ذرات بھی شامل تھے۔ دشواری میں اضافہ ہو گیا۔ حدِ نگاہ بھی محدود ہو گئی۔ ایک گھنٹے بعد لورین نے خدشہ محسوس کیا کہ ہل مین رینج کے غلط بازو پر سفر کر رہے ہیں جو انہیں بند گلی میں لے جائے گا۔ وہ خود زبوں حالی کا شکار تھی۔ وہ ہانپ رہے تھے...... تاہم یہ لورین کا وہم ثابت ہوا۔ وہ صحیح رخ پر تھے۔ تیس منٹ میں ہوا بادلوں کے ہمراہ غائب ہو گئی۔ لورین نے پوزیشن کا جائزہ لیا۔ وہ منزل کے قریب تھے اور چالیس منٹ بعد انہوں نے معرکہ سر کر لیا۔ دو ہزار فٹ کا سفر نو گھنٹوں میں طے کیا گیا تھا۔ آخری ٹارگٹ بلیک مور گلیشیر تھا۔

''اوہ گاڈ۔'' مرڈو نے نیچے کا منظر دیکھا اور بیٹھ گیا۔ ''ہمیں وہاں جانا ہے؟''

☆☆☆

لورین کی توجہ پوری طرح ہل مین رینج کی طرف تھی۔ وہ اس کیفیت میں دوسری طرف گلیشیر کی جانب اترائی کو بھلا بیٹھی تھی۔ اترائی، چڑھائی سے زیادہ مخدوش تھی۔ ناہموار برف...... کھائیاں، گڑھے، تودے...... سفر کی رفتار پہلے سے کم تھی۔ سین اور لورین دونوں بہت محتاط

تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ذرا سی غلطی پوری ٹیم کو لے ڈوبے گی۔ اگرچہ اترائی کسی اسکاٹش عام پہاڑی جیسی تھی لیکن ناہموار اور پُرپیچ سطح خطرناک تھی۔ لورین نے ٹیم کو بریف کیا...... ایک اور مشکل مرحلے کا آغاز ہوا۔ احتیاط نے کئی مرتبہ انہیں حادثے سے بچایا۔ اگر سین اور لورین پہلے بھی یہاں نہ آئے ہوتے تو ان کے خلاف کچھ بھی ہوسکتا تھا۔

خدا خدا کر کے وہ بلیک مور گلیشیئر پر جا اترے۔ وہ احمقوں کے مانند ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ خیمہ لگا کے کھانے پینے کا انتظام شروع ہوا۔

لورین کی آواز سن کر سین نے خیمے سے باہر جھانکا۔

''کیا ہوا؟''

''میرا خیال ہے کہ میں نے اوپر روشنی کی جھلک دیکھی ہے۔''

''تم سنجیدہ ہو؟''

''ہاں، شاید۔''

پھر دونوں نے کرن جیسی شعاع دیکھی جو جھلک دکھلا کر روپوش ہوگئی۔ ''تم درست ہو، وہ جولین ہے۔'' سین نے سیٹی بجائی۔ ''وہ کیونکر یہاں تک پہنچا؟''

لورین کا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔ ''وہ میری تحریر کے دھوکے سے کیسے بچا؟''

''دوسرا ڈپو بچانے کے لیے ہمیں اسے روکنا ہوگا۔'' سین کی آواز میں تشویش تھی۔ ''وہ ہم سے پہلے وہاں پہنچ گیا تو ہمارا خاتمہ یقینی ہے۔''

''دوسروں کو نہ بتانا۔ وہ سب پہلے ہی دردناک تجربوں سے گزر چکے ہیں۔'' لورین نے التجا آمیز لہجے میں کہا۔

☆☆☆

''گلیشیئر کی وسعت بہت زیادہ ہے اور ٹیم سلیج کو مزید چند سو گز سے زیادہ گھسیٹنے کی طاقت نہیں رکھتی۔'' سین نے لورین سے کہا۔

''کیا کرنا چاہیے؟''

''ایک آئیڈیا ہے...... ہوا بیس ناٹ کی رفتار سے جنوب کی سمت چل رہی ہے اور یہاں برف کی سطح ماربل کے مانند ہموار ہے۔ آگے کئی میل تک یہی صورت حال ہے۔''

لورین نے دور تک دیکھا۔ ''پھر؟''

''اگر ہم ہوا کی طاقت استعمال کریں...... جیسے بادبانی کشتی ہوتی ہے تو کئی میل تک نہ صرف ہم تیز جائیں گے...... بلکہ ٹیم بھی مشقت سے بچ جائے گی۔'' سین نے کہا۔

لورین کا چہرہ چمکنے لگا۔ ''تم خیمہ پھاڑنا چاہتے ہو؟''

''ہاں ہمیں اس کی چادر استعمال کرنی پڑے گی۔ ایک خیمے کی قربانی مہنگی نہیں پڑے گی۔''

''مستول کا کیا کرو گے؟''

''مستول کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کشتی نہیں ہے، نہ ہم مکمل بادبان بنا سکتے ہیں۔ تھوڑی سی جوڑ توڑ کے بعد برف کی چکناہٹ اور ہوا باقی کام کرے گی۔ سلیج کے سامنے دو پوائنٹ، تکون مکمل کرنے کے لیے ہم پہلے ڈپو سے ملنے والا اینکر استعمال کرلیں گے۔'' سین نے وضاحت کی۔

لورین نے دیگر افراد کو نئی سہولت سے آگاہ کیا۔ انہوں نے سکون کی سانس بھرتے ہوئے حمایت کی اور نئے ولولے کے ساتھ مل کر سین کا ہاتھ بٹانے لگے۔ ہوا کے دباؤ نے حیرت انگیز کام کیا تھا۔ سلیج کو گھسیٹنے یا دھکیلنے کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔

''میں چالیس پچاس گز آگے رہوں گی۔ غیر متوقع خطرے کی صورت میں اشارہ کردوں گی۔ سین سلیج کے ساتھ رہے گا۔ باقی افراد آرام سے پیچھے آئیں گے۔'' لورین نے اعلان کیا۔

''اگر رفتار بڑھ گئی تو اکیلا سین کیسے روکے گا؟'' مرڈو نے سوال اٹھایا۔

''ٹھیک ہے، تم سین کے ساتھ رہو۔ پھر بھی صورتِ حال بے قابو ہو تو چاقو سے رسیاں کاٹ دینا۔'' لورین نے کہا۔

ڈھلوان، سطح برف اور بادبان نے خوب کام کیا۔ فرینک نے سر بھی سلیپنگ بیگ میں کرلیا۔ اس کے ذہن میں اندیشے سر اٹھا رہے تھے۔ کہیں رفتار زیادہ ہی نہ بڑھ جائے۔ کہیں وہ تیز رفتاری کے باعث کسی کھائی کی نذر نہ ہو جائیں۔ پہلی بار سلیج انسانی زور کے بغیر خوب صورتی سے رواں دواں تھی۔ پہلے کے مقابلے میں وہ توانائی ضائع کیے بغیر دگنی رفتار سے سفر کر رہے تھے۔ عقب میں آنے والے کئی میل پیچھے رہ گئے تھے۔

پانچ بجے ہوا نے زور پکڑا۔ صورت حال بے قابو ہونے لگی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سلیج کے ساتھ موٹر لگی ہو۔ ایک بار تو سین لڑکھڑا کے گرا۔ ''رسی کاٹ دو۔'' وہ چیخا۔ مرڈو ننگے پیروں پر بھاگ رہا تھا۔ تاہم اسی حالت میں وہ رسی کاٹنے میں کامیاب ہوگیا۔ بادبان نما کپڑے کی شکل

بگڑی اور سلیج کی رفتار کم ہونے لگی۔ ایک دن میں انہوں نے تین دن کا فاصلہ طے کیا تھا۔

☆☆☆

جولین کی جھلک اڑتالیس گھنٹوں سے نظر نہیں آئی تھی۔ لورین اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے نقشے کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے تخمینے کے مطابق وہ دوسرے ڈپو سے تین دن کے فاصلے پر تھا۔ اسنوموبائل ہوتی تو فاصلہ سمٹ جاتا۔ جولین کے غیاب نے لورین کو نروس کر دیا تھا۔

"آخر وہ کہاں چلا گیا؟"

"ہمارے پیچھے ہے۔" سین نے کڑوا قہقہہ لگایا۔ "کہاں جائے گا۔ وہ ہمارے مرنے کا انتظار کر رہا ہے۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ ہم کس مقام پر وادیٔ اجل میں اتریں گے...... اسی کے مطابق وہ اپنی کہانی بنائے گا۔ وہ یہ خطرہ مول نہیں لے سکتا کہ مستقبل میں کوئی ہماری لاشیں دریافت کرلے۔"

"وہ ذہنی بیمار ہے۔" لورین نے کہا۔

"ہمارے پیچھے رہنے سے اسے یہ بھی اطمینان ہوگا کہ وہ ٹھیک راستے پر ہے۔"

"اور دوسرے ڈپو کا کیا ہوگا؟ کیا اسے اندازہ ہوگا؟"

"دل تو کہتا ہے کہ وہ نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اگر اس نے ہمیں پہلے ڈپو پر دیکھا ہوگا تو امکانات روشن ہیں کہ سمجھ جائے گا۔ وہ اندازہ لگائے گا کہ پہلا ڈپو کیپری کارن سے سو میل کے فاصلے پر تھا...... مطلب دوسرا پھر سو میل کی دوری پر ہونا چاہیے۔" سین نے جواب دیا۔

"اور وہ اس تک پہنچ جائے گا......"

سین خاموش رہا۔ وہ برف کو گھور رہا تھا۔

قدم بہ قدم سفر پھر شروع ہوا۔ چار افراد سلیج سے کشتی لڑ رہے تھے۔ تصور میں صرف دوسرا ڈپو اور بیرل کا خیال تھا۔ اشیائے طعام محدود ہوتی جا رہی تھیں۔ راشن سسٹم کا آغاز ہوگیا۔

☆☆☆

جولین نے گالی دے کر موبائل کو لات ماری۔ اس نے پینتالیس مرتبہ کوشش کی تھی۔ تاہم موبائل نے اسٹارٹ ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے ایک بار پھر کوشش کی اور شمال کی سمت دیکھنے لگا۔ کیا مشین مردہ ہوگئی ہے؟ اس خیال نے اسے بدحواس کر دیا۔ چوہے بلی کے کھیل سے مہم جو لطف اندوز ہوتا آیا تھا...... اس نے شروع کیا تھا لیکن موبائل خراب ہونے کی صورت میں خود اس کی بقا خطرے میں پڑ گئی تھی۔ وہ آگے تھے اور مزید آگے چلے جاتے۔ اگر انہیں بھنک پڑ جاتی کہ اسنوموبائل دغا دے گئی ہے تو وہ اسے شکار کرنے کے لیے لوٹ سکتے تھے۔ چھ کے مقابلے میں ایک۔ لیکن انہیں کیونکر معلوم ہوگا۔ اس نے ناامیدی کے عالم میں آخری کوشش کی اور انجن کھنکھارتا ہوا بیدار ہوگیا۔ وہ بے یقینی کے ساتھ ریو میٹر کو تک رہا تھا۔ مطمئن ہو کے اس نے تعاقب شروع کر دیا۔ تاہم اس کے دل میں وہم بیٹھ گیا تھا۔ کیا اسنوموبائل آئندہ تنگ نہیں کرے گی؟ اس سوال نے رنگ میں بھنگ ڈال دیا تھا۔

☆☆☆

سین دور اُفق پر موجود ڈاٹ کو دیکھ رہا تھا۔ پیشانی شکن آلود تھی۔ "میں نے اس مسئلے کا حل سوچ لیا ہے۔" اس نے لورین سے کہا۔ "کیا خیال ہے 'ڈیپ تھروٹ' کے بارے میں؟"

لورین نے نڈھال انداز میں سر اٹھایا اور تھکے ہوئے ذہن سے بات سمجھنے کی کوشش کی۔

"ڈیپ تھروٹ، ہمارے اور دوسرے ڈپو کے درمیان ہے۔ تم نہیں سمجھتی ہو کہ ہم اسے ٹریپ میں تبدیل کر سکتے ہیں؟"

لورین کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ "اوہ مائی گاڈ، سین۔ کیا ایسا ممکن ہے؟"

"کوشش کی جا سکتی ہے۔ تمہیں پرابلم ہے تو میں اکیلا کروں گا۔"

لورین اُلجھی ہوئی نظروں سے سین کو تک رہی تھی۔ "میں نے کبھی اس طرح نہیں سوچا۔"

"سوچنا پڑے گا۔" سین نے احتجاج کیا۔ "ہمارا واسطہ کسی انسان سے نہیں، ایک درندے سے پڑا ہے۔"

"میرا مطلب ہے کہ اگر ہم بچ گئے تو بعدازاں کیا کہانی بنائیں گے...... اور...... اور......"

"کچھ نہیں۔ ہم یا وہ...... تیسرا راستہ نہیں ہے۔ اتنا کچھ بھگت کے بھی اب سوچنے کے لیے کیا رہ گیا ہے۔" سین نے کہا۔

"پلیز، مجھے تھوڑا وقت دو۔"

"اگر ٹریپ کامیاب رہا تو ہمارا فائٹنگ چانس بڑھ جائے گا۔" ٹیم کی تگ و دو جاری رہی۔ حالات پھر ابتری کی طرف جا رہے تھے۔ لورین ٹیم کے ساتھ تھی مگر اس کا ذہن نئی کشمکش کا شکار ہوگیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ڈیپ تھروٹ کے ذریعے جو کچھ ہوگا۔ وہ ہمیشہ کے لیے اس کی شخصیت کو تقسیم کر

دے گا۔ سین کی تجویز یا منصوبہ لورین کے اصولوں اور اخلاقیات کے ساتھ متصادم تھا۔ سین کا کہنا بھی ٹھیک تھا۔ جولین نے درحقیقت انسانیت روند کے رکھ دی تھی۔ ایک نکتہ اور بھی تھا، وہ انسان کا طاقتور ترین جذبہ تھا، بقا کا جذبہ۔ کیا اخلاقیات کے نام پر وہ خود کو ختم کر لیں؟

اکلوتے خیمے کے باہر آرام کے وقفے کے دوران لورین نے سین سے بات کی۔ ''میں نے سوچ لیا ہے۔'' وہ سپاٹ آواز میں بولی۔ ''ٹھیک ہے کوشش کر لو لیکن دوسروں کو خبر نہ ہو۔ ہم یہ کام رات میں کریں گے۔''

☆☆☆

دونوں گیارہ بجے تاریکی میں باہر نکلے۔ سلیج خالی تھی۔ ٹیم کے ارکان سلیپنگ بیگز میں تھے۔ سین آہستگی سے سلیج کھینچ رہا تھا۔ ''آنکھوں کو اندھیرے سے مانوس کرو۔ ہیڈ ٹارچ آن کرنے میں رسک ہے۔'' سین نے کہا۔ ''چاند کی روشنی کافی ہے۔''

ڈیپ تھروٹ کے قریب وہ محتاط ہو گیا اور گھٹنوں کے بل حرکت کی۔ پھر وہ پوشیدہ انتہائی گہری کھائی کے قریب لیٹ گیا۔ اس نے مٹھی کی مدد سے برف کی مہین سطح میں چھوٹا سا سوراخ کیا۔ ہیڈ ٹارچ اس میں پھنسا کے آن کر دی۔ مدھم روشنی دکھا رہی تھی کہ وہ ڈیپ تھروٹ کے کنارے پر ہیں۔

''نشانات کا کیا ہو گا۔ وہ دیکھ سکتا ہے کہ نشانات یہاں آ کے غائب ہو گئے ہیں۔'' لورین نے سوال کیا۔

سین نے سلیج میں سے رسی نکالی اور اسے کمزور برفانی پل پر اچھال دیا۔ رسی اس نے دھیرے دھیرے واپس کھینچ لی۔ یہی حرکت اس نے دس بارہ مرتبہ کی۔ ڈیپ تھروٹ پر غیر واضح نشانات نمودار ہو گئے۔

''ناکافی ہیں.....'' لورین نے تبصرہ کیا۔ ''قدموں کے نشانات؟''

سین نے مٹھی بھر کے برف اٹھائی، گولا سا بنا کے پوشیدہ کھائی پر پھینکا..... وہاں ایک سوراخ نمودار ہو گیا۔ لورین بھی ساتھ مل گئی۔ مختلف فاصلوں پر سوراخ نمودار ہو گئے پھر سین نے برف کے گولے کھائی کے پار اچھالے......

''امید ہے کہ اسے نشانات کی بناوٹ کے مطالعے کا موقع نہیں ملے گا۔ اگر اسے شک ہوا بھی تو بہت دیر ہو چکی ہو گی۔'' سین نے تبصرہ کیا۔

واپسی پر انہوں نے خیال رکھا تھا کہ آتے ہوئے نشانات پر ہی قدم رکھتے ہوئے واپس جائیں۔ بعد ازاں وہ دوبارہ ڈیپ تھروٹ تک گئے اور واپس آئے۔ نشانات گڈمڈ ہو گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پوری ٹیم وہاں تک گئی تھی۔

''باقی کام ڈیپ تھروٹ کا ہے۔'' سین نے سرگوشی کی۔

☆☆☆

پانچ بجے انہوں نے دوسروں کو بیدار کر دیا۔ ٹیم کسلمندی کے ساتھ سلیپنگ بیگز سے باہر آئی۔

''آج ہم معمول سے ہٹ کر جائیں گے۔'' لورین نے مطلع کیا۔ ''فوراً روانہ ہوں گے اور خاموشی کے ساتھ۔ ناشتا ہم بعد میں کریں گے۔''

کسی نے کوئی سوال نہیں کیا۔ سویرا پھیلنے تک وہ گلیشیئر کے ایسے مقام پر پہنچے جو گڑھے کے مانند تھا۔ اس کے ایک طرف برفانی چٹان تھی۔ سین، لورین کو اشارہ کر کے وہاں نکل گیا۔ اس کے ہاتھ میں اسٹک تھی۔ کیمپ سائٹ سے انہوں نے رخ پھیرا تھا۔ وہ نشانات مٹاتا ہوا واپس چل پڑا۔

''ناشتے اور آرام کے لیے یہ جگہ بہتر ہے۔'' اس نے واپس آ کر کہا۔ میل طعام کا انتظام کرنے لگی۔

''میں باہر دیکھتا ہوں، تمہیں موقع ملے تو آ جانا۔'' سین نے دھیرے سے اپنا ارادہ لورین کے گوش گزار کیا۔ ٹیم اتنی نڈھال تھی کہ کسی نے ان دونوں کی غیر حاضری کا نوٹس نہیں لیا۔

''سین، میں ابھی تک گومگو کی کیفیت سے دوچار ہوں...... کوئی دوسرا راستہ نہیں نکل سکتا؟ اگر ہم اس کے قریب پہنچ گئے تو اسے قابو کر لیں گے۔''

سین رک گیا۔ ''تم بھول رہی ہو کہ ہم غیر مسلح ہیں اور اس کے پاس کلہاڑی ہے۔ ہم نے راشن بندی کی ہوئی ہے اور فاقے کر رہے ہیں۔ وہ ہر روز ضرورت کے مطابق کھاتا ہے۔ ہم کوئی چانس نہیں لے سکتے۔ ایک بات پریشانی کی ہے۔ وہ اگر ٹریپ ہو گیا تو اسنو موبائل بھی اس کے ساتھ ہی جائے گی۔''

''ٹھیک ہے، لیکن میں تمہاری طرح سوچنے میں ناکام ہو جاتی ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ ہمیں ایسا کرنے کا حق ہے۔''

''لورین، تم دوسروں کے ساتھ رہو۔''

لورین نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ خاموشی سے ڈیپ تھروٹ کی طرف چلتے رہے۔ وہ ڈیپ تھروٹ سے زیادہ

دور نہیں تھے جب انہیں ایک برفانی تودے کی آڑ مل گئی۔ ایک گھنٹا گزرا...... دوسرا گزرا...... دونوں ٹھنڈ سے جمے جارہے تھے۔ وقت اپنی رفتار سے رینگ رہا تھا۔

دفعتاً سین کے اعصاب تن گئے۔ ''وہ آرہا ہے۔''

انجن کی آواز بھی سنائی دینے لگی۔ وہ نشانات کے تعاقب میں رات والی کیمپ سائٹ تک پہنچ گیا۔ لورین نے محسوس کیا، جیسے وہ صدیوں سے وہاں کھڑی ہے۔ کیمپ سائٹ کے قریب جولین نے موبائل کی رفتار کم کر کے نشانات کا جائزہ لیا اور تیز رفتاری سے ڈیپ تھروٹ کی طرف موبائل دوڑائی۔ وہ نشانات دیکھتا ہوا پُراعتماد انداز سے موت کی گھاٹی میں دفن ہونے جارہا تھا۔ سین ہیجانی کیفیت میں سب دیکھ رہا تھا جبکہ لورین کے دماغ میں شور بپا تھا۔ دھڑکن بڑھتی جارہی تھی۔ ٹھنڈ کا احساس وقتی طور پر ختم ہوگیا تھا۔ ''نہیں، یہ غلط ہے۔'' اس نے سسکاری لی۔

''لورین، نہیں۔'' سین جھپٹا۔ تاہم تاخیر ہوگئی۔ لورین آڑ چھوڑ کے کھلے میں چلی گئی تھی۔ ''رک جاؤ، آگے مت جاؤ۔'' انجن کے شور میں جولین نے اس کی وارننگ نہیں سنی۔ وہ ڈیپ تھروٹ سے پچاس گز دور تھا۔ موبائل کے لیے یہ فاصلہ کچھ نہیں تھا۔

''رک جاؤ۔'' وہ حلق کے بل چیخی۔ جولین نے گردن گھمائی۔ لورین اتنے قریب تھی کہ اس نے جولین کا جبڑا لٹکتے دیکھ لیا۔ چہرے کے تاثرات حیرت میں ڈوبے ہوئے تھے، معاً اس نے پوری طاقت سے بریک لگائے۔ موبائل، ڈیپ تھروٹ سے چند گز کے فاصلے پر پھسل کے رکی۔ جولین نے سامنے کا منظر دیکھا۔ اور اندازہ لگا لیا کہ نشانات مصنوعی ہیں۔ اس نے چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی دیکھ لیے۔ دونوں خاموش تھے۔ وہاں صرف انجن کی گھڑگھڑاہٹ تھی۔ سین اپنی جگہ پر کفِ افسوس مل رہا تھا۔

''تم نے دیکھ لیا، ہم کیا چاہتے تھے۔'' لورین نے کہا۔ ''لیکن یہ ٹھیک نہیں ہے...... ہم مل کر کوئی دوسرا بہتر راستہ نکال سکتے ہیں۔'' وہ رکی اور جولین کے جواب کا انتظار کیا۔ تاہم دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا۔

''جولین، ٹیم کے دو ممبر بیمار ہیں۔ تم مدد کر سکتے ہو۔ ہمارے درمیان جو کچھ ہوا، مل کر اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔ تم مہذب دنیا میں واپس جاؤ گے تو کیپری کارن کے بارے میں کیا بتاؤ گے۔ ہم مل کر ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔''

جولین کچھ نہیں بولا۔ لورین کو دیکھتا رہا پھر موبائل گھما کے وہاں سے نکل گیا۔ لورین دیکھتی رہ گئی۔

''یہی موقع تھا۔'' سین کی آواز آئی۔ ''جسے تم نے اپنے ہاتھوں سے گنوا دیا۔''

☆☆☆

جولین سلیج پر بیٹھا گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔ سامنے ناشتا رکھا تھا۔ وہ ابھی تک شاک میں تھا۔ وہ موت کے منہ سے واپس آیا تھا۔ ٹھیک اور صحیح سلامت۔ وہ جانتے تھے کہ وہ پیچھے آرہا ہے۔ انہوں نے اسے جہنم رسید کرنے کا عمدہ منصوبہ بنایا تھا۔ پھر...... پھر کیا ہوا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا۔ لورین نے بروقت اسے خبردار کیا تھا۔ درحقیقت لورین نے اسے موت کے منہ سے نکالا تھا۔ اس نے ایسا کیوں کیا۔ اس کی کیا کمزوری تھی؟ تاہم ایک چیز واضح ہوگئی تھی کہ ٹیم اس کی موت کی خواہاں ہے۔ اس نے خود سے طریقہ کار بدلنے کا وعدہ کیا۔ اب تک وہ سستی دکھاتا آیا تھا۔ اس نے نئی منصوبہ بندی کا آغاز کیا۔

☆☆☆

لورین نے کمپاس پر سے برف کی تہ ہٹائی۔ شمال کی سمت چیک کی۔ سردی کی شدت کے باعث کمپاس کے اندر سیال مادہ جمنے کے قریب تھا۔ سوئی گھومنے کی رفتار کم ہوگئی تھی۔ کیپری کارن سے نکلے ہوئے سترھواں دن تھا۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں سے بادلوں نے گلیشیر کو گھیرا ہوا تھا۔ حدِ نگاہ پچاس گز بھی نہیں تھی۔ ٹیم کی کارکردگی خطرے میں تھی۔ لورین کے لیے کمپاس کے بغیر نیوی گیشن محال تھی۔ لورین نے ٹیم کو سمجھایا کہ وہ سب ایک دوسرے سے بہت قریب رہیں۔ خطہ دشوار گزار تھا اور موسم سخت۔ ''اگر کوئی آنکھ سے اوجھل ہوا تو بچھڑ جائے گا۔'' وہ بولی۔ ''یہ اصول سب ذہن میں رکھیں۔''

ٹیم بدحال تھی۔ خوف بھی فزوں تر تھا۔ رات میں کیمپنگ کے دوران لورین نے کہا۔ ''آج نگرانی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس ماحول میں، جولین چاہے بھی تو ہم تک نہیں پہنچ سکتا۔ انہوں نے کھانے پینے میں بہت احتیاط سے کام لیا۔ فاقہ کشی سے تھوڑا بہتر تھا۔ آنے والی صبح میں دھند کا وہی حال تھا۔

پانچ گھنٹے میں احتیاط سے انہوں نے بہت کم فاصلہ طے کیا۔ تاہم لورین کی جمع تفریق اعلان کررہی تھی کہ وہ دوسرے ڈپو کے آس پاس ہیں۔ ''تمہیں کیا یاد ہے؟'' لورین نے سین سے سوال کیا۔

''میری یادداشت کے مطابق وہ برفانی تودے کے

قریب ہے تو وہ ٹرک کے برابر تو ہوگا۔ دھند نہ ہوتی تو ہم بہ آسانی دیکھ سکتے تھے۔ دس میل کے فاصلے سے بھی نظر آجاتا۔ اسی لیے ہم نے وہ جگہ منتخب کی تھی۔'' سین نے جواب دیا اور لورین کے ساتھ مل کر ٹنگ وڈو میں مصروف ہو گیا۔ ٹیم ان کے ہمراہ تھی۔ رخ بدل بدل کے کمپاس کا سہارا لیے ہوئے تلاش جاری تھی۔ معاً ان کی نگاہ اسنو موبائل کے نشانات پر پڑی اور لورین کا دل ڈوب گیا۔

''جولین یہاں سے گزرا ہے۔'' سین نے تصدیق کی۔ ''اور زیادہ دیر بھی نہیں ہوئی ہے۔ ورنہ نشان مٹ جاتے۔''

وہ خاموش تھی۔ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ جولین ڈیوٹنگ نہ پہنچے...... چند گھنٹے بعد وہ تلاش چھوڑ کر پسپا ہو گئے۔ اگلی صبح نئے پروگرام کے ساتھ انہوں نے دائرہ پھیلا کر نئے سرے سے آغاز کیا۔ امید و بیم کی کیفیت تھی۔ ٹیم کو انہوں نے کیمپ میں چھوڑ دیا تھا۔ دو گھنٹوں کی چک پھیریوں کے بعد انہیں دھند میں چھپے تودے کی جھلک نظر آئی۔ دونوں بے تابی کے ساتھ آگے لپکے۔ بیرل بھی نظر آگیا۔ جسے دیکھ کر لورین کا سر چکرایا۔ بیرل کھلا پڑا تھا۔ گداگر کے کشکول کے مانند خالی تھا۔ لورین گنگ رہ گئی۔ دونوں سرتاپا مفلوج کھڑے تھے۔

''ہم اس حال میں کتنی دور جاسکیں گے۔'' لورین نے سین سے سوال کرتے ہوئے اندازہ لگانے کی کوشش کی۔ آواز لڑکھڑا گئی تھی۔ ''ادویات ہیں اور نہ فوڈ۔''

سین خاموش رہا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ برف کے مانند۔

''اور...... اور ہم ٹیم سے کیا کہیں گے؟'' لورین کی آنکھیں ڈبڈبانے لگی تھیں۔

☆☆☆

لندن میں الیگزینڈر ڈی پیئرمین پریشان حال تھا۔ دن ہفتوں میں بدل گئے تھے۔ وہ شک میں پڑ گیا تھا کہ یہ سیلائٹ کا مسئلہ نہیں ہوسکتا۔ اسکاٹ پولر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا ڈائریکٹر، ڈاکٹر مائیکل کولنز تھا۔ انہوں نے بھی جزوی طور پر کیمبری کارن کو اسپانسر کیا تھا۔ وہ بھی تشویش میں جتلا تھا۔ دو ہفتے بعد انیسویں دن ڈی پیئرمین نے اسکاٹ پولر انسٹی ٹیوٹ سے رابطہ قائم کیا لیکن وہاں بھی بے خبری کا عالم تھا۔

یہ ممکن نہیں تھا کہ لورین انہیں اندھیرے میں رکھتی۔ انٹارکٹیکا میں ونٹر پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ دونوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ تیسرے ہفتے کے اختتام پر اگر کوئی خبر نہ آئی تو جہاز روانہ کیا جائے گا۔

☆☆☆

کرب واذیت رگ و ریشے سے اتر کے ان کی روح میں جاگزیں ہو چکی تھی۔ ڈپریشن کی حد سرخ لکیر پر تھی۔ بے بسی کا احساس ہولناک تھا۔ انتہائی بہادری اور حوصلے کا مظاہرہ کر کے وہ یہاں تک پہنچے تھے۔ انہیں ریسکیو کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ تاحدِ نگاہ برف ہی برف تھی۔ جسے بچایا تھا، اسی نے برباد کر دیا تھا۔

''اب بیگ سے نکل کے کیا کرنا ہے۔'' مرڈو ٹوٹ گیا تھا۔ ''ہم جنگ ہار چکے ہیں...... باہر برف میں مرنے سے بہتر ہے کہ یہیں بیگ میں موت آجائے۔'' اس نے لورین کو جواب دیا۔

''پانچ منٹ ہیں پھر خیمہ ہٹا لیا جائے گا۔'' لورین نے اپنے مزاج کے برخلاف تنبیہ کی۔ ''تم نہیں اٹھے تو یہاں تنہا رہ جاؤ گے۔''

''کوئی ایک وجہ بتا دو...... اب کیا رکھا ہے؟'' مرڈو منمنایا۔

''اگر ہم نے ہتھیار ڈال دیے تو موت یقینی ہے۔ وجہ موجود ہے۔ اگر ہم جولین سے پہلے جہاز تک پہنچ گئے۔ ممکن ہے اس کی موبائل خراب ہو جائے...... ممکن ہے وہ راستہ بھٹک جائے...... کسی کھائی میں گر جائے۔'' لورین بولتے ہوئے تکلیف محسوس کر رہی تھی۔ اسے احساس تھا کہ اس کی بات میں زیادہ وزن نہیں ہے۔ اس نے سین کے ساتھ مل کر فرینک کو بیگ سے باہر نکالا۔ فرینک کے ہاتھ ناکارہ ہو چکے تھے۔ وہ زپ اور بٹن کے لیے بھی دوسروں کا محتاج تھا۔

''کیا تم چاہتے ہو کہ میل تمہارے ہاتھوں کو دیکھے گی۔''

''نہیں...... نہیں......'' فرینک نے زور سے انکار کیا۔ اس کے ہاتھوں سے تعفن کی بو آرہی تھی۔ انفیکشن بری طرح بگڑ گیا تھا۔ ٹھنڈ میں شدت تھی۔ قریباً منفی پچاس۔ اتنی ٹھنڈ انہیں برفانی مجسموں میں تبدیل کرنے کے لیے کافی تھی۔ اس روز پندرہ سے بیس میل جانا، بغیر کھائے پیے...... یہ خیال ہی لورین کو رُلا دیتا۔ لیکن وہ کمانڈ کر رہی تھی۔ اس پر ذمے داری تھی۔ وہ گرتی تو سب گر جاتے۔

''کتنا فاصلہ ہوگا؟'' سین نے اپنے تاثرات پوشیدہ رکھے۔

''نوے میل سے کچھ اوپر۔'' لورین نے جواب دیا۔

"فرینک کے لیے یہ بہت زیادہ ہے۔ اس کی حالت بگڑ رہی ہے۔"

"میں جانتی ہوں اور رچرڈ بھی۔ کیا خیال ہے، ان دونوں کو سلیج کے ساتھ کھینچا جاسکتا ہے؟"

سین نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مرگ آسا خاموشی تھی۔

☆☆☆

دوسرے دن بخار نے فرینک کو دبوچ لیا۔ "میرے ہاتھ ٹھیک نہیں ہیں۔" اس نے لورین کو بتایا۔ لورین کے ذہن میں الارم بج اٹھا۔ اس نے بالآخر فرینک کو رضامند کر لیا کہ وہ اپنے ہاتھ میل کو دکھائے۔ بینڈیج کھولتے وقت میل کی آنکھوں میں خوف تھا۔ بدبو کے ساتھ کھال کی رنگت سیاہ پڑ گئی تھی۔

"فرینک، مجھے ایمانداری سے کہنے دو کہ تین انگلیوں میں گینگرین کی ابتدائی علامت ظاہر ہوگئی ہیں۔"

"اوہ گاڈ، اینٹی بائیوٹک کہاں ہیں؟"

"نہیں، اینٹی بائیوٹک وقتی طور پر سہارا دے سکتی ہیں لیکن اس حالت میں افاقہ ناممکن ہے...... اور ہر گزرتے دن کے ساتھ تمہاری قوت مدافعت بھی کمزور پڑ رہی ہے۔"

"اینٹی بائیوٹک کتنے دن چلے گی؟" لورین نے استفسار کیا۔

"دو دن میں ختم ہو جائیں گی اور انفیکشن پھیلنے کی رفتار تیز ہے۔"

"کیا حل ہے؟" فرینک نے بمشکل کہا اور لورین کے حلق میں جیسے گولا اٹک گیا۔ میل نے لورین کی طرف دیکھا۔

"انگلیاں کاٹنی پڑیں گی۔" بالآخر وہ بولی۔

☆☆☆

"رچرڈ اٹھو، وقت ہوگیا ہے۔"

صحافی نے سر اور اندر کر لیا۔ آواز پھر آئی۔ تاہم وہ شناخت نہیں کر سکا کہ آواز لورین کی تھی یا میل کی۔ وہ بیگ میں چھپ کر بڑبڑا رہا تھا۔ وہ بیگ سے نکلے گا تو وہ اس کا آخری کام ہوگا۔ وہ ماضی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اگر وہ بچ بھی گیا تو ہمیشہ کے لیے بدل جائے گا۔ کسی کا ہاتھ اس کے شانے پر آیا۔ پھر کسی نے بیگ کی زپ کھولی۔ رچرڈ کراہنے لگا۔ طوعاً و کرہاً اٹھ کے بیٹھا۔ اکڑے ہوئے عضلات میں بھی لرزش تھی۔ حرکت میں درد تھا۔ اس نے لورین کو خیمے کے در پر دیکھا۔

"سب تیار ہیں۔" وہ بولی۔ "چند میل تک جانا ہے۔"

رچرڈ نے خود اپنی ہنسی سنی۔ "چند میل؟" وہ کمزور آواز میں بولا۔ "کس لیے؟" صحافی نے ٹانگیں سیدھی کرنے کی کوشش کی۔ ٹانگوں میں زندگی کی رمق نہیں تھی۔ یوں لگا جیسے وہ لکڑی کی بنی ہیں۔ رانوں میں کچھ لرزش ہوئی تاہم وہ اٹھنے میں ناکام رہا۔ سین نے اسے کھڑا ہونے میں مدد دی۔

"میں کھڑا نہیں رہ سکتا۔" وہ بولا۔ اس کے پاؤں زخمی تھے۔ کھڑا ہونے سے دباؤ پڑا تو وہ تڑپ اٹھا۔ وہ توانائی کی حد سے پرے ہمت کے بل پر قدم اٹھا رہا تھا۔ ہانپ رہا تھا۔ ہر قدم ایک امتحان تھا۔ اس کی للچائی ہوئی نظر سلیج پر تھی۔ کیا اسے وہاں جگہ مل سکتی ہے...... لورین اس کے قریب تھی۔ سہارا دے رہی تھی۔ اسے باتوں میں لگا رہی تھی۔ وہ کچھ سمجھ رہا تھا...... کچھ نہیں۔ وقت ایک گھنٹے سے کچھ اوپر گیا تھا۔ جب ایک دیوار نما چٹان نے راستہ روک لیا۔ رچرڈ کے لیے بدترین چیلنج تھا۔ وہ جتنا خرچ کر سکتا تھا...... خرچ کر دیا تھا۔ اب خالی تھا۔ وہ میلوں کے حساب سے بے نیاز ہوگیا۔ اس کے گھٹنے مڑ گئے۔ اسے احساس ہوا کہ وہ خرچ تو پہلے ہی ہو چکا تھا۔ محض ارادے کے بل پر حرکت کرتا آیا تھا۔ ارادے کی قوت بھی نابود ہو چکی تھی۔ لورین اس کے سر پر کھڑی تھی۔ چہرہ تاثرات سے عاری تھا۔

☆☆☆

سلیج پر دو افراد تھے۔ چار خستہ حال افراد اسے کھینچ رہے تھے۔ مرڈو اور میل کو بھی شامل ہونا پڑا۔ گویا یکے میں چار گھوڑے جتے ہوئے تھے۔ پیر نرم برف میں دھنس رہے تھے۔ رفتار دھیمی تھی۔ پورے دن میں رک رک کر صرف چار میل۔ دوسرے دن لورین نے عزم کیا کہ دس میل جائیں گے۔ فرینک اور رچرڈ بے بس تھے اور ڈپریشن کا شکار تھے۔ رچرڈ کے پاؤں کی سوجن بڑھ گئی تھی۔ لورین کو ادراک تھا۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اب رچرڈ کو بوٹ بھی نہیں پہنائے جا سکتے تھے۔ جب تک اسپتال میں طبی امداد نہ ملے۔ چھوٹے وقفوں کے بعد دن کے درمیانی حصے میں لورین نے لمبا وقفہ دیا اور ٹیم جہاں کھڑی تھی وہیں لیٹ گئی۔ یہ وقفہ ایک گھنٹے کا تھا۔ طرفہ تماشا ایک گھنٹے بعد انہیں طوفان نے آلیا۔ کوئی کچھ نہ بولا نہ کسی نے حرکت کی۔ انہوں نے خود کو مردہ تصور کر لیا تھا۔ لورین انہیں تحریک دینے کے لیے

کچھ کہنے سے خوف زدہ تھی۔ شکر ہوا کہ طوفانی جھکڑوں کا سلسلہ تادیر جاری نہیں رہا۔

''کتنے میل......؟'' لورین نے میل کو سہارا دیا تو اس نے سوال کیا۔

''تقریباً ساٹھ میل۔''

میل کا منہ لٹک گیا۔ اس نے بجھی ہوئی آنکھوں سے لورین کو دیکھا۔

''ٹھیک ہو جائے گا۔'' لورین نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ ''ہم پہنچ جائیں گے۔''

''کوئی جادو ہے...... منتر ہے......'' مرڈو کہے بغیر نہ رہ سکا۔

لورین سمجھ رہی تھی کہ کوئی بھی یقین کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

''جادو نہیں ہے۔ سچائی ہے۔ ہم میں سے کوئی نہیں مرے گا۔'' لورین کی آواز کھوکھلی تھی۔ جسے چھپانے کی اس نے بھرپور کوشش کی۔ لورین کے دل میں بے یقینی کا عنصر بڑھتا جا رہا تھا۔ تاہم ذہن کے کسی خفیہ گوشے میں کوئی آواز تھی کہ کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ زندہ لاشوں نے سلیج کھینچنی شروع کی۔

☆☆☆

تیئس دن گزر گئے تھے۔ لورین کے اسپانسرز کسی بھی اطلاع سے محروم تھے۔ ڈی پیئرمین اور اسکاٹ پولر متحرک ہونے پر متفق تھے۔ انٹارکٹیک ائرسروس بھی الرٹ تھی۔ بالآخر ٹوئن اوٹور ائرکرافٹ، کیمپری کارن کے لیے فضا میں بلند ہوا۔ اگلے روز ڈی پیئرمین نے اندوہناک اطلاع موصول کی...... کیمپری کارن آتشزدگی کے بعد راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکا ہے۔ پائلٹس لینڈ کر گئے تھے۔ انہوں نے تصدیق کر دی کہ کوئی ذی نفس نہیں بچا۔

''کوئی باڈی ملی؟'' ڈی پیئرمین نے سوال کیا لیکن وہ جواب سننے سے خوف زدہ تھا۔

''مشکل ہے کچھ کہنا...... دھات تک پگھل چکی ہے۔''

ڈی پیئرمین خوب جانتا تھا کہ آئل رگ کی آگ کا کیا مطلب ہوتا ہے اور انٹارکٹیکا میں یہ کتنی خوفناک ہوتی ہے، کیونکہ ریسرچ سینٹرز کو ہزاروں گیلن ایندھن اسٹور کرنا پڑتا ہے، کوئی غفلت، کوئی چنگاری، کوئی حادثہ ہر شے کو خاک کر دیتا ہے۔ انسانی جسم بے انتہا حدت کے باعث ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے......

ڈی پیئرمین نے اسنوموبائلز کے بارے میں پوچھا۔

''شیڈ میں موبائلز کی باقیات ہیں لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ کتنی موبائلز ہیں۔'' جواب ملا۔

ڈی پیئرمین کے اعصاب منتشر ہو گئے۔ اس کا مقصد اور خواب تباہی کی نذر ہو گیا تھا۔ سائنسی تحقیق کے علاوہ وہ ذاتی طور پر اور اس کی کمپنی پر منفی دوررس اثرات مرتب ہوئے تھے۔ سب سے بڑھ کے درحقیقت وہ اس بات پر رنجیدہ تھا کہ قیمتی اور باصلاحیت افراد مارے گئے تھے۔ وہ لورین سے متاثر تھا اور اس کے ٹیلنٹ کی قدر کرتا تھا۔ وہ آگاہ تھا کہ اسے پبلک میں جانا پڑے گا لیکن اس سے پہلے سانحے کی اطلاع اسکاٹ پولر کو دینا ضروری تھی۔ ڈائریکٹر مائیکل کولنز کے لیے خبر سر پر بم کی طرح پھٹی تھی۔ وہ سہہ نہ سکا۔ اس کے آنسو نکل گئے۔ لورین کو کھونا...... اس نقصان کی تلافی ممکن نہ تھی۔ وہ لورین کے ساتھ مختلف پروجیکٹس پر کام کر چکا تھا۔

پانچ بجے شام ڈی پیئرمین سو سے زیادہ رپورٹرز سے مخاطب تھا۔ اس نے کیمپری کارن کی ہولناک بربادی کی خبر دیتے ہوئے کہا۔ کوئی حقیقی امید نہیں ہے کہ کوئی بچا ہوگا...... لورین برجیس اور اس کی ٹیم...... جولین اور اس کا ساتھی، ڈیلی میل کا صحافی...... کوئی نہیں بچا۔ سننے والوں پر سکتہ طاری تھا...... سکتہ ٹوٹا تو انہوں نے اپنے اپنے موبائل چیخ کرنے شروع کیے۔ وہ فرنٹ پیج کے لیے دردناک خبر پہنچا رہے تھے۔

☆☆☆

آنے والی صبح اچھی نہیں تھی۔ فریک نے رات حالتِ کرب میں تڑپتے ہوئے گزاری۔ ''جو کرنا ہے، آج کرو۔'' وہ بلبلایا۔

لورین اور میل نے آپریشن کی تیاری شروع کی۔ سامان دیکھا۔ سوئس آرمی نائف، مارفین کی سرنج، آئیوڈین...... لورین نے بچی کچی اشیا کی طرف دیکھا۔

''کونسا بلیڈ استعمال کرو گی؟''

اس نے استفسار کیا۔ ''یہ سرفی بلیڈ ہے۔ اسے ڈیوائس کے ساتھ آری ہے۔ اس کے بغیر ہڈیاں نہیں کٹیں گی۔ شکر ہے کہ ایک سرنج مارفین کی پوری بچی ہوئی ہے۔''

لورین لرز اٹھی۔ وہ دونوں باخبر تھیں کہ یہ سب ناکافی ہے لیکن کوئی دوسرا چارہ کار بھی نہ تھا۔ کیس کو کر سلگایا گیا۔ اس میں برف کے ٹکڑے ڈال دیے۔ جب وہ پانی بن کے

اُبلنے لگا تو جاتو اس میں دس منٹ کے لیے ڈبویا گیا۔ فرینک کو بتایا گیا کہ میل تیار ہے۔ درجہ حرارت منفی بیس، پچیس تھا۔ اس کے باوجود فرینک کو پسینا آ گیا۔ دیگر افراد آس پاس تھے لیکن کوئی فرینک سے آنکھ نہیں ملا رہا تھا۔

میل نے آئیوڈین کی مدد سے نرمی کے ساتھ اس کا ہاتھ صاف کیا اور دیکھا کہ گینگرین میں کوارٹر انچ کے قریب اضافہ ہو گیا تھا۔ میل سوچ رہی تھی کہ یہ آپریشن بروقت ہے۔ بصورت دیگر فرینک کو اپنے ہاتھ سے ہاتھ دھونے پڑتے۔ ''ابھی میں نصف مارفین دوں گی۔'' اس نے فرینک سے کہا۔ ''اور نصف بعد میں۔''

میل نے سوئی براہِ راست متاثرہ انگلیوں میں سے ایک میں داخل کی اور فرینک کی چیخ نکل گئی۔ میل نے پانچ منٹ انتظار کیا۔ لورین، فرینک سے باتیں کر رہی تھی۔ اس پر غنودگی طاری ہوتے ہی میل نے ڈیوائس سنبھال لیا۔ لورین نے فرینک کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ میل نے تیزی سے کام لیا اور زخموں کو آئیوڈین سے صاف کر کے ڈریسنگ کر دی، ٹیم نے مل کر اسے بیگ میں لٹا دیا۔ لورین اور میل نے دن اس کے ساتھ گزارا۔ بقیہ نصف مارفین کی وجہ سے وہ زیادہ تر سوتا رہا، بحران تین بجے صبح شروع ہوا۔ جب بخار ٹوٹتا دکھائی دیا۔ ساتھ ہی اس کے دفاعی نظام نے بھی لڑنا شروع کیا۔ اس کی چیخ و پکار دوسروں کے لیے کرب و اذیت کا سامان تھی، صبح تک وہ پُرسکون ہو چکا تھا۔ بخار پسپا ہو گیا تھا۔ صبح کی پہلی کرن کے ساتھ اسے چائے پلائی گئی۔ دس بجے وہ اٹھ کے بیٹھ گیا اور گھاس نما سبزی کا سوپ پیا۔

''مارفین ختم ہو چکی ہے۔'' میل نے فرینک کو بتایا۔

''کوئی بات نہیں۔ اب جو تکلیف ہے، وہ قابلِ برداشت ہے...... ویسے بھی ہم سب ہی ابتلا کا شکار ہیں۔'' فرینک نے کہا۔ لورین نے حیرانی سے اسے دیکھا۔ ''مجھے تم پر فخر ہے، فرینک۔ کوئی کوئی ہوتا ہے جو اس حد تک جا کر واپس آئے۔'' سب نے تالیاں بجائیں۔

نصف گھنٹے بعد وہ ایک بار پھر نئے حوصلے کے ساتھ انچ انچ کر کے آگے بڑھ رہے تھے۔ فرینک کے حوصلے نے ٹیم میں نئی روح پھونک دی تھی۔ جب ٹیم گھنٹے ٹیک چکی تھی۔ رات میں خیمہ نصب کیا گیا تو لورین نے پُرجوش آواز میں ٹیم کو بتایا۔ ''آج ہم نے نو میل کا سفر طے کیا ہے۔'' اس نے چاکلیٹ بار کے ٹکڑے تقسیم کیے۔ آگے کے لیے تین عدد چاکلیٹ بچی تھیں۔

☆☆☆

''تم شاید اسے دیوانگی سمجھو گی۔'' رچرڈ نے لورین سے کہا جب وہ صبح میں آگے بڑھنے کے لیے تیار ہو رہے تھے۔ ''میری ٹانگوں کی تکلیف ایک طرف...... لیکن موسم بدل رہا ہے۔''

لورین نے افق کی جانب دیکھا۔ اگرچہ اسے کسی ڈرامائی تبدیلی کی شہادت نہیں ملی لیکن سانس کے ذریعے جو ہوا پھیپھڑوں میں جا رہی تھی۔ وہ الارمنگ تھی۔ رچرڈ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ ہوا کا دباؤ تبدیل ہو رہا تھا۔ ''ہاں کچھ ہونے والا ہے لیکن فوراً نہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اس سے پہلے چند میل طے کر لیں۔'' لورین نے فیصلہ کیا۔ ٹیم نے بھی بھرپور ساتھ دیا۔

دو میل بعد خطرہ سامنے آ گیا۔ لورین نے فوری طور پر خیمہ نصب کرنے کی ہدایت کی۔ آناً فاناً برف باری شروع ہو گئی۔ وہ اولے نہیں، برف کے گولے تھے۔ بمباری نے خیمے کی پناہ بھی خطرے میں ڈال دی تھی۔ ''تم اپنے مسودے میں ایسی برف باری کا ذکر کرو گے تو قاری یقین نہیں کریں گے۔'' سین نے رچرڈ سے کہا۔

گیارہ بجے کے بعد برف باری کم ہو کر مٹر کے دانوں جیسی ہو گئی۔ تاہم سیاہ بادلوں کا لشکر تیزی سے ابھر رہا تھا۔ ہوا رفتار پکڑ رہی تھی۔ طوفان کی علامات واضح تھیں۔ ''ہم یہاں رہے تو خیمے سمیت اُڑ جائیں گے۔'' لورین نے کہا۔ ''آگے کسی گڑھے میں کیمپ لگانا ہو گا۔ جلدی کرو۔''

یہ نئی افتاد تھی۔ تاہم جیسے تیسے انہوں نے گڑھا تلاش کر کے کیمپ لگایا اور چند منٹ میں طوفان سر پر تھا۔ ہوا کی رفتار غیر معمولی تھی۔ خیمہ لرز رہا تھا۔ توقع کے برخلاف اسی حالت میں چوبیس گھنٹے گزر گئے۔ وہ پوری طرح انٹارکٹیکا کے رحم و کرم پر تھے۔ نیند کا سوال ہی نہیں تھا۔ چھتیس گھنٹے بعد موسم بدلنا شروع ہوا......

☆☆☆

تباہ شدہ کیپری کارن سے نکلے ہوئے اٹھتیس دن گزر گئے تھے۔ ہر قدم کے بعد انہیں وقفہ دینا پڑ رہا تھا۔ طوفان نے وقت کے ساتھ ان کی توانائی کو بھی نقصان پہنچایا تھا۔

آفت در آفت...... آزمائش ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ وہ کچھ ہی دور گئے تھے کہ ایک نئی کھائی نمودار ہوئی۔ لورین اور سین ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

''یہ کیا ہے؟ یہ پہلے نہیں تھی۔'' لورین نے کہا۔

''انٹارکٹیکا میں ایسے مظاہر غیر معمولی نہیں ہیں۔ اس نے غالباً طوفان کے دوران جنم لیا ہے۔'' سین نے جواب

دیا۔ ''اور یہ کئی میل چوڑی ہے۔'' سین کی آواز میں مایوسی کی جھلک تھی۔

''اور لمبائی؟''

''دیکھنا پڑے گا۔'' دونوں بے دلی سے سلیج پر بیٹھ گئے۔ ہر کوئی اپنے خیالات میں گم تھا۔ بالآخر لورین نے زبان کھولی۔

''تم مشرقی سرے کی طرف جاؤ، میں اس طرف جاتی ہوں۔'' طوفان کے خاتمے کے بعد فضا میں برفانی ذرات موجود تھے۔ گویا دھند سی تھی۔ لورین نے کمپاس چیک کیا اور مغربی سمت میں چلنا شروع کیا۔ دس پندرہ منٹ گزر گئے۔ اس نے مزید دس منٹ بڑھنے کا فیصلہ کیا۔ وہ دعا مانگ رہی تھی کہ سین کی قسمت کام کر جائے۔

دفعتاً اس کے قدم برف میں گڑ گئے۔ کیا اسے دھوکا ہوا ہے۔ کوئی کھانس رہا تھا۔ لورین نے چہرے اور آنکھوں پر سے برف کے ذرات صاف کیے۔ چند قدم بڑھا کے دھند میں دیکھنے کی کوشش کی۔ وہ الجھن کا شکار تھی۔ اس نے چند قدم اور اٹھائے۔ آواز موجود تھی۔ جو رک رک کر آ رہی تھی، تاہم اسے اندازہ ہوا کہ یہ کسی آواز تھی۔ پھر اسے دھند میں سایہ دکھائی دیا۔ سرخ رنگ کی جھلک تھی۔ یہاں سرخ رنگ کا کیا مطلب؟'' اوہ نو...... اس کے ذہن میں دھماکا ہوا۔ وہ جولین تھا جس کی پشت لورین کی جانب تھی۔

لورین جم کے رہ گئی۔ دل حلق میں دھڑک رہا تھا۔ کیا اسے لورین کی موجودگی کا احساس ہے؟ اس نے سراسیمگی کے عالم میں سوچا۔ موبائل سے منسلک سلیج سامان سے بھری تھی۔ فوڈ، میڈیکل سپلائی...... اس نے کلہاڑی بھی دیکھ لی۔ لہو شریانوں میں سنسنانے لگا۔ وہی کیفیت تھی۔ حملہ کرو یا بھاگ جاؤ۔

پھر تصور میں دوسرے ڈبو کے خالی بیرل کا نقش ابھرا...... پھر فرینک کا تصور، جب نیل اس کی انگلیاں کاٹ رہی تھی۔ اس فتنے کو ختم کرنے کا یہ آخری موقع تھا۔ کھانسنے کی آواز موبائل کی تھی۔ جو خراب ہو چکی تھی اور جولین اسے اسٹارٹ کرنے کے لیے کک لگا رہا تھا۔ وہ غالباً بدمزگی کے عالم میں بڑبڑا رہا تھا۔ دھیان موبائل کی طرف تھا، لورین احتیاط سے آگے بڑھی۔ احتیاط کی ضرورت نہیں تھی۔ نرم برف میں آہٹ کا امکان صفر تھا۔

کلہاڑی اٹھا کے اس نے سر سے بلند کی۔ آخری لمحے میں شاید جولین نے موبائل کے مرر میں جھلک دیکھی۔ لورین نے وار کیا اور وہ پلٹا...... دونوں کام بیک وقت ہوئے۔ لورین نے بچی کھچی توانائی جھونک دی تھی۔ نشانہ چوکا...... تاہم کلہاڑی کا پھل جولین کے شانے میں گہرا اتر گیا۔ حیرت...... خوف...... یا اذیت تھی...... اس کی آنکھیں حلقوں سے ابل پڑیں۔ لورین دو قدم پیچھے ہٹی اور کلہاڑی پھر بلند ہوئی۔

جولین کا ہاتھ زخم پر گیا۔ ہاتھ پر لگے خون کو اس نے بے یقینی سے دیکھا۔ جیسے وہ کسی اور کا خون ہو۔ معاً اسے ہوش آیا۔ اذیت اور غصے میں ڈوبی ہوئی غراہٹ کے ساتھ اس نے بروقت نیچے آتی ہوئی کلہاڑی پھل کے قریب سے تھام لی، اور لورین کو دبوچنے کی کوشش کی۔ کلہاڑی چھوڑ کے لورین نے جھکائی دی اور بھاگ نکلی...... نرم برف میں بھاگنا مشکل تھا۔ تاہم وہ زگ زیگ کی صورت میں حتی الامکان تیزی دکھا رہی تھی۔

☆☆☆

جولین نے تعاقب ترک کر دیا۔ قطعی غیر متوقع حملے نے اسے مفلوج کر دیا تھا۔ اسے زخم کی سنگینی کا احساس تھا۔ ترجیحات اور حالات بدل گئے تھے۔ اسے زخم دیکھنا تھا اور پیدل سفر کرنا تھا۔ اسے اتنی معلومات نہیں تھیں کہ موبائل کا نقص تلاش کر لیتا۔ جلدی فیصلہ کرنا تھا اور تیز حرکت کرنا تھی۔ کیا چھوڑنا ہے؟ کیا رکھنا ہے؟ اس نے جنونی انداز میں نصف کے قریب سامان سلیج سے کھائی میں پھینک دیا۔ باقی وزن کے ساتھ وہ سلیج کھینچ سکتا تھا۔ موبائل اس کے لیے بیکار تھی۔ لیکن کوئی گارنٹی نہیں تھی کہ وہ سین کے لیے ناکارہ ہو۔ اس نے اپنا صحت مند شانہ موبائل کے ساتھ مناسب جگہ پر لگا کر ٹانگوں سے عقب میں زور لگایا۔ مشین ہلی، کنارے تک پہنچانے میں چند منٹ لگے۔ بعدازاں ایک دھکا کافی ثابت ہوا۔

اس نے تیزی سے رسی سلیج کے ساتھ باندھی پھر اس کا حلقہ بنا کے کمر سے گزارا اور کھینچنے کے لیے تیار ہو گیا۔ وہ اس جگہ رک کر زخم کی مرہم پٹی کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ وہ کمپاس سنبھال کے زگ زیگ بناتا ہوا آگے بڑھا...... اس کے حساب سے وہ کریش سائٹ سے چالیس میل دور تھا۔ تین دن لگ سکتے تھے۔ زور لگاتا تو اڑتالیس گھنٹے۔ یہ اب دو پارٹیوں کے مابین ریس کے مانند تھا۔ تاہم زخم کے لیے اسے وقفہ لینا تھا۔

☆☆☆

لورین کو امید نہیں تھی کہ جولین اب وہاں ہوگا۔ تاہم چانس لیا جا سکتا تھا۔ اگر وہ نکلا بھی ہوگا تو اسنو موبائل چھوڑ کر

نکلا ہوگا۔ وہ سین اور مرڈو کے ساتھ اسی مقام پر آئی۔
''یہی جگہ تھی لیکن اس نے موبائل کیسے ٹھیک کی؟''
لورین نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ مرڈو گالی دیتے ہوئے رک گیا۔ سین گھٹنوں کے بل پر جائے واردات کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ کھائی کے کنارے تک آیا اور احتیاط سے نیچے جھانکا۔
''یہاں آؤ۔'' اس نے بلند آواز میں کہا۔ لورین نے قریب آکے نیچے جھانکا۔ نیچے کی طرف کھائی دیوار کی طرح سیدھی نہیں تھی۔ آڑی ترچھی تھی۔ بعض جگہ سیڑھیوں کے مانند تھی۔ جولین موبائل اسٹارٹ نہیں کر سکا تھا۔ ان کے ہاتھ نہ آئے اس لیے، وہ کھائی میں دھکیل گیا تھا۔ وہ عجلت میں اور زخمی تھا۔ اسے خبر ہی نہیں تھی کہ موبائل کہاں گئی۔
موبائل تقریباً تیس فٹ نیچے ایک چھجے پر اٹکی ہوئی تھی۔ وہ ضروری سامان لے گیا تھا۔ باقی تلف کر گیا تھا۔ اس کا بھی کچھ حصہ چھجے پر پڑا تھا۔
''کیا ہم ان اشیا کو اوپر لا سکتے ہیں؟'' لورین نے جذباتی آواز میں سوال کیا۔
''ہاں، لیکن تنہا میرے لیے ممکن نہیں ہے۔'' سین کے چہرے پر بھی رونق تھی۔
''میں دوسروں کو لاتی ہوں۔'' لورین کیاس سنبھال کے حرکت میں آئی۔ فنا و بقا کی کشمکش، چوہے بلی کا کھیل بن گئی تھی۔ وہ ایک بار پھر پُرامید ہو چلے تھے۔ معاً وہ رکی۔
''تم دونوں بھی آؤ، ہمیں کیمپ یہاں پر لگانا چاہیے۔''

☆☆☆

جولین نے گھڑی کا چمک دار ڈائل دیکھا۔ اس نے متواتر دس گھنٹے سفر کیا تھا۔ مغربی سمت میں اسے کھائی کا اختتامی کونا ملا اور وہ گھوم کر منزل کی طرف بڑھتا گیا۔ جی پی ایس بتا رہا تھا کہ اس نے بارہ میل واک کی تھی۔ دوسروں کی نسبت اسے تمام سہولتیں میسر تھیں۔ وہ سپر فٹ تھا۔ کیپری کارن کی ٹیم کے لیے اس رفتار سے آنا ممکن نہیں تھا۔ تاہم اب وقفہ ضروری تھا۔ اس نے خیمہ کھڑا کیا اور جیکٹ اتار کے زخم کی طرف توجہ دی۔ بایاں بازو خاصا متاثر ہوا تھا۔ شانے میں گہرا کٹ تھا۔ انفیکشن سے پہلے اسے کچھ کرنا تھا۔ گیس اسٹوو سلگا کے وہ نیلے شعلے کو گھورنے لگا۔ بعد ازاں چاقو نکالا، جس کا پھل آٹھ انچ لمبا تھا۔ چاقو کا پھل اس نے برنر میں گھمانا شروع کیا، حتیٰ کہ وہ سرخ رنگت اختیار کر گیا۔ دانت پر دانت جما کے چاقو کا دستہ دائیں ہاتھ میں سختی سے پکڑا اور تپتا ہوا پھل زخم کے گھاؤ میں رکھ دیا۔ ایک......
دو...... تین...... چار۔ اس نے چاقو کا پھل گھمایا کہ زخم کا کوئی گوشہ رہ نہ جائے۔ پانچ...... چھ......سات...... گوشت اور کھال جلنے کی بُو آنے لگی۔ آٹھ......نو......دس۔ اس نے چاقو ہٹالیا اور لورین کی شان میں قصیدہ پڑھنے لگا۔

☆☆☆

سین کمر سے رسی باندھ کے کھائی میں اتر گیا۔
''موبائل ڈیمیج ہے، تاہم ٹھیک ہو سکتی ہے۔''
''پہلے فوڈ اور میڈیسن روانہ کرو۔'' مرڈو نے بے قراری سے کہا۔
سین نے جو بھی ہاتھ آیا، اسے سلیپنگ بیگ میں ڈالا۔ کمر سے رسی کھول کے بیگ سے باندھ دی۔ مطمئن ہونے کے بعد اس نے کہا۔ ''کھینچو۔'' خود وہ چھجے پر رک گیا۔ بیگ اوپر گیا۔ خالی رسی پھر نیچے آگئی۔ سین نے رسی کمر سے باندھی اور اوپر چلا گیا۔ ٹیم نے خیمے میں اشیا کا جائزہ لیا۔ توانائی کے لیے طعام کا بندوبست کیا گیا۔ چہرے پھر سے کِھل اٹھے تھے۔ مناسب مقدار میں کھا پی کے دستیاب ادویات کے ساتھ میل، فرینک اور مرڈو کی طرف متوجہ ہوگئی۔
کچھ دیر بعد سین ایک بار پھر نیچے اتر رہا تھا۔ غور کرنے کے بعد اس نے رسی دو مقام پر گھما کے موبائل کے ساتھ باندھی۔ اسے اٹھانے کے لیے خاصی طاقت درکار تھی۔ سین کا اوپر جانا ضروری تھا۔ اس نے رسی دونوں ہاتھوں میں پکڑی اور پیر برفانی دیوار پر جمائے۔ کہیں اسے پاؤں جمانے کے لیے رخنوں کی مدد مل رہی تھی۔ کنارے کے قریب دوسروں نے ہاتھ بڑھائے اور وہ اوپر آگیا۔ اگلا مرحلہ زور آزمائی کا تھا۔ رسی کی مضبوطی بھی زیرِ غور تھی۔ انہوں نے کچھ آرام کرنے کے بعد برف پگھلا کے اس میں چاکلیٹ ملا کر پی...... ''رسی ٹوٹ نہ جائے؟'' لورین نے خدشہ ظاہر کیا۔
''امکان تو ہے بہرحال شروع ہو جاؤ۔'' سین نے کہا۔

☆☆☆

جولین آگے بڑھ رہا تھا۔ تاہم برف کی سطح پہلے کے مقابلے میں زیادہ دشوار گزار ہو چکی تھی۔ کھڈے، دراڑیں، تودے۔ تاہم وہ بچ بچا کے چلتا رہا۔ جی پی ایس کی ریڈنگ اس کی ہمت بندھا رہی تھی۔ وہ کریش سائٹ سے پندرہ میل کے فاصلے پر تھا۔ زخم میں تکلیف تھی۔ اس نے رک کے چاکلیٹ بار نکالی۔ چاکلیٹ کھانے کے بعد اس نے چند

انرجی نیلیشس منہ میں رکھیں اور سلیج کو کھینچا۔

☆☆☆

موبائل کنارے سے اوپر لانے کے لیے غیر معمولی جدوجہد کرنی پڑی تھی۔ رسّی نے ساتھ نبھایا تھا لیکن کنارے پر رگڑ کھا کے آدھی کٹ گئی تھی، وہ سب برف پر لیٹ گئے۔ اپنے کارنامے پر خود انہیں یقین نہیں آرہا تھا۔ وہ بے دم پڑے رہے۔

سیٹ کے نیچے چھوٹا ٹول باکس تھا۔ سین نے پہلے اسے چیک کیا۔ جہاں کئی اسکرو ڈرائیورز اور اسپینرز موجود تھے۔ جولین ناواقف تھا۔ سین زیرلب مسکرایا۔ دس منٹ میں اس نے دونوں کاربوریٹرز کھول دیے۔ ان کی صفائی کرنے کے بعد دوبارہ فٹ کیا۔ فیول لائنز چیک کرنے کے بعد کک لگائی۔ پہلی کک میں انجن بیدار ہوگیا۔ وہاں جشن کی سی کیفیت پیدا ہوگئی۔ ”سلیج اس کے ساتھ لگاؤ اور نکلو۔“ لورین نے کہا۔

”ایک منٹ۔“ سین بولا۔ اور پیٹرول ٹینک چیک کیا۔ ”ٹینکی میں نصف پیٹرول ہے۔“

”کتنی دور جاسکتے ہیں؟“ لورین نے سوال کیا۔

”ہونہہ...... کتنا فاصلہ ہوگا؟“

”اگر ہمیں کھائی کا موڑ جلدی مل گیا تو پینتیس کے لگ بھگ۔“

”بہت مشکل ہے...... دیکھتے ہیں۔“ سین نے پُرسوچ انداز اختیار کیا۔

☆☆☆

بینائی سے پہلے سماعت نے پھرتی دکھائی۔ جولین نے ہوا کے دوش پر آتی آواز سن لی تھی۔ جولین شک میں پڑ گیا۔ کیسے ممکن ہے۔ اس نے دوربین نکالی اور گلیشیئر کو کھنگالا۔ تاہم کچھ دکھائی نہیں دیا۔ موبائل اچانک گہرائی سے اوپر آئی تھی۔ سلیج اس کے پیچھے تھی۔ وہ چند میل کے فاصلے پر تھے۔ جولین نے دوربین میں دیکھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر سین اور اس کے عقب میں لورین تھی۔

یہ کیسے ممکن ہے؟ وہ دنگ رہ گیا۔ موبائل اس نے کھائی میں گرادی تھی۔ بدحواسی نے اسے گھیر لیا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ مارا جائے گا۔ اس نے تیزی سے سلیج گھسیٹنے کی کوشش کی۔ وہ تباہ شدہ ٹوئن اوٹور سے ایک میل دور تھا۔ سلیج نے کئی بار جھٹکا کھایا لیکن وہ چلتا رہا......

☆☆☆

”وہ رہا......“ لورین نے جولین کی جھلک دیکھ لی۔ وہ چند سو گز کے فاصلے پر تھا۔ اس سے آگے ایک طرف کھائی تھی جہاں جہاز کا ملبا پڑا تھا۔ سامنے کی طرف جہاز کا انجن تھا۔ جس کا بیشتر حصہ برف میں چھپ گیا تھا۔ وہیں آس پاس کیمپ کی باقیات ہونی چاہیے تھیں۔ جہاں ٹرانسمیٹر پڑا تھا۔

معاً موبائل کی روانی میں فرق پڑا اور انجن کی آواز ڈوبنے لگی۔ تاہم موبائل چلتی رہی۔ ”فیول ختم ہورہا ہے۔“ سین نے اطلاع دی۔

انجن کی رنگ بدلتی آواز معاً خاموش ہوگئی۔ انہوں نے دیکھا کہ جولین رک کے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ نئی صورتِ حال کا اندازہ لگا رہا تھا پھر وہ دوبارہ چل پڑا۔ اچانک لورین نے اسنو موبائل چھوڑ دی اور ہر ممکن تیزی سے جولین کے تعاقب میں گئی۔ اس سے چند قدم، عقب میں سین بھی لپکا تھا۔ جولین کو اندازہ تھا کہ وہ اس کے پیچھے آرہے ہیں۔ پیچھے دیکھنے کا وقت نہیں تھا۔ جولین کی ٹانگیں دکھ رہی تھیں۔ عضلات اکڑ گئے تھے مگر کیمپ کی باقیات کی جھلک اسے آگے بڑھا رہی تھی۔

معاً برفانی سطح نے اس کے قدم پکڑ لیے۔ اس کے اور سابقہ کیمپ کے درمیان برف کا کمزور پل حائل تھا۔ یقیناً یہ طوفان کے دوران پیدا ہوا تھا۔ اگر پل نہ ہوتا تو اسے دراز بر گھومنا پڑتا اور فاصلہ ایک میل بڑھ جاتا۔ پل پر قدم رکھنے میں خطرہ تھا لیکن چوائس نہیں تھی۔ اس نے سلیج کے ساتھ پل پر قدم رکھ دیا۔ نازک لمحات تھے۔ اسے پسینا آگیا۔ کر دیا مر والی بات تھی۔ وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھتا گیا۔ دھڑکنیں کانوں میں بج رہی تھیں...... پل نے وزن سہار لیا۔ وہ پار اتر گیا۔

جولین نے مڑ کے دیکھا۔ سین اور لورین پل پر تھے۔ جولین رسی کے حلقے سے نکلا اور تباہ شدہ جہاز کا ایک وزنی دھاتی ٹکڑا اٹھا کے پل پر پھینکا۔ اسے شک تھا کہ یہ چال رائگاں جائے گی۔ لیکن شاید پل خود اس کے گزرنے کے بعد مزید کمزور ہو چکا تھا۔ پل پر لکیریں نمودار ہوئیں...... پھر وہ ٹکڑوں کی شکل میں نیچے گرنا شروع ہوا۔ سین اور لورین اپنی جگہ پر جم گئے۔ جولین دوسری طرف فاتحانہ انداز میں محفوظ کھڑا تھا۔

☆☆☆

محض ایک گلاس پیٹرول کی کمی نے انہیں شکست سے دوچار کردیا تھا۔ بصورت دیگر وہ جولین کو پل تک پہنچنے

سے قبل دبوچ لیتے...... ٹوٹتے پُل کی لکیریں تیز رفتار سانپوں کے مانند دس فٹ کے فاصلے سے سین اور لورین کی جانب بڑھ رہی تھیں۔ نصف پُل گر چکا تھا۔ ''بھاگو۔'' سین چلّایا۔ وہ واپس دوڑے۔ سانپ ان کا تعاقب کررہے تھے۔ دونوں بروقت موت کے منہ سے نکل گئے۔ پُل تہس نہس ہوکر گہرائی میں جا گرا تھا۔ لورین نے محسوس کیا کہ شکست خوردگی اس کے ذہن کو جکڑ رہی ہے۔ اس کی نظر جولین پر تھی جو کیمپ کی باقیات کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سین کا بھی یہی حال تھا۔ وہ جنگ ہار چکے تھے۔ چوہے بلی کی دوڑ ختم ہوگئی تھی۔

لورین نڈھال تھی۔ اس کی آواز بکھر گئی۔ ''سین کیا کرسکتے ہیں؟ آخری بار سوچو...... اگر وہ نکل گیا تو پھر......'' اس کا جملہ ادھورا رہ گیا۔ شکستہ حال سین جواب دینے کے بجائے موبائل کی طرف چل پڑا۔ انجن چیک کیا۔ فیول ٹینک کو دیکھا۔ آخر میں فیول لائنز کو ٹٹولا۔ کھائی میں گرنے سے جو نقصان پہنچا تھا اس کے باعث ایک فیول لائن متاثر ہوئی تھی جس میں سے فیول لیک ہوتا رہا۔ شومئی قسمت۔ سین نے اس کا زاویہ بدل کے لیک روکی۔

''ان لائنوں میں کچھ فیول ہونا چاہیے۔'' اس نے بتایا۔ اگر آدھا گیلن بھی نکل آیا...... کچھ دیر بعد اس نے تھکے ہوئے انداز میں مایوسی کا اعلان کیا۔ وہ بہت کم پیٹرول حاصل کر پایا تھا۔ سیل اور مرڈو کو سلیج کے ساتھ کیونکر کھینچا جائے گا۔ گزشتہ واقعات کا تصور ناقابلِ یقین تھا۔ انہوں نے عزم و ہمت کا لازوال مظاہرہ کیا تھا۔ کیا آخر میں شکست کھانے کے لیے......

لورین موبائل کے ساتھ ٹیک لگا کے بیٹھ گئی۔ وہ مایوسی کے اندھیروں میں کوئی کرن تلاش کررہی تھی...... کوئی حل...... کوئی ترکیب...... ورنہ چھ افراد لقمۂ اجل ہو جانے تھے۔ سوچو لورین...... سوچو......

☆☆☆

جولین دراڑ کے ایک طرف کھڑا تھا اور دوسرے کنارے پر کیپری کارن کی بدحال ٹیم موجود تھی۔ ایک طرف موت تھی۔ دوسری طرف زندگی۔ درمیان میں محض بیس فٹ کا فاصلہ تھا۔

''یہ رہا ٹرانسمٹر۔'' جولین نے ہاتھ بلند کر کے لہرایا۔

''اس کو فعال کیوں نہیں کرتے۔'' لورین نے کہا۔ ''تاکہ ہم سب گھر جاسکیں۔''

جولین نے قہقہہ لگایا۔

''جب ہماری لاشیں ملیں گی...... بالآخر حقیقت آشکار ہوجائے گی۔'' لورین کا لہجہ کڑوا ہوگیا۔

''کیسے؟ یہاں کون آئے گا...... جب میں دنیا کو بتاؤں گا کہ تم لوگ یہاں سے سو میل دور ختم ہوگئے تھے۔''

''تم جہاز کہاں بلاؤ گے؟'' سین نے سوال کیا۔ ''محض تجسس ہے اور کچھ نہیں۔''

جولین نے محتاط انداز میں سوچ کے جواب دیا۔

''اپنا پلان بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں اپنا سفر جاری رکھوں گا اور کسی مناسب مقام پر کال کروں گا۔''

''شاید ستر اسّی میل، آخر کیوں؟'' سین نے کہا۔

''تم اس خطرناک خطے سے نکل کر ہموار برفانی میدان میں کال کر سکتے ہو...... ظاہر ہے ہم اس قابل نہیں کہ تعاقب کریں۔''

معاً لورین نے بدمزگی سے مداخلت کی۔ ''تم براعظم عبور کر کے دعویٰ کرو گے کہ تم واحد شخص ہو...... جس نے تاریخ میں اس راہ سے پیدل انٹارکٹیکا عبور کیا۔ یقیناً اس سے پہلے تم ٹرانسمٹر کے علاوہ تمام باقی اشیا تلف کردو گے۔''

جولین نے کوئی جواب نہیں دیا۔ محض لورین کو گھورتا رہا، پھر رخ پھیر لیا۔

''ایک آخری بات۔'' لورین نے کمزور آواز میں کہا اور جیب میں ہاتھ ڈال کے نائی ملیم کی ٹیوب نکالی۔ وہ شروع سے اس کی حفاظت کرتی آئی تھی۔ جولین رک گیا۔ لورین نے ٹیوب والا ہاتھ بلند کیا۔ ''یہ جھیل سے حاصل شدہ نمونہ ہے۔'' اس کی آواز کھوکھلی اور شکست کا اعلان کررہی تھی۔

''تم یہ کیپری کارن کے اسپانسر ڈی پیئر مین تک پہنچا دینا۔''

جولین ہنس دیا۔ ''کیا ضرورت پڑی ہے، مجھے یہ کام کرنے کی۔''

''کیونکہ یہ سائنسی دنیا کے لیے قطعی نئی چیز ہے۔ یہ میری آخری درخواست ہے۔ ہم اس احساس کے ساتھ مریں گے کہ کم از کم جاتے ہوئے ہم دنیا کو کچھ دے کر گئے۔''

جولین نے پہلے سوچا کہ جہنم میں جاؤ۔ پھر کسی نئے خیال کے تحت اس نے ارادہ بدل دیا۔

''سائنس کی خدمت...... پھینک دو اس طرف۔''

لورین نے ٹیوب سین کے حوالے کی۔ ''شاید میں بیس فٹ دور نہ پھینک سکوں۔''

سین نے ہچکچاہٹ کے ساتھ ٹیوب دوسرے کنارے پر پھینک دی۔ جولین نے اسے اٹھا کے غور سے دیکھا۔

''لورین، وہ اس کا کریڈٹ بھی خود لے گا۔'' سین نے کہا۔

''کیا کریں...... کم از کم نمونے کا تجزیہ ہوگا اور ریکارڈ پر آجائے گا۔''

''تم نے اس میں کوئی نوٹ تو نہیں رکھا۔'' جولین نے گارنٹی طلب کی۔

''ٹاپ کھول کر دیکھ لو...... ٹائی ٹینیم بیرونی خول ہے۔''

لورین نے اُسے اطمینان دلایا۔ جولین نے ایسا ہی کیا اور مطمئن ہونے کے بعد اسے جیب میں رکھ لیا۔

''اور کچھ؟'' اس کا انداز مضحکہ خیز تھا۔

سین اور لورین خاموش رہے۔

''پھر میں چلتا ہوں۔'' وہ بولا۔

☆☆☆

ڈی پیئرمین اس وقت میٹنگ میں تھا جب کال آئی۔

''آئی ون ایوانز لائن پر ہے۔'' سیکریٹری نے بتایا۔

''کون؟''

''جولین فٹز جیرالڈ کی سیکریٹری۔ وہ کہہ رہی ہے یہ ''ٹاپ ارجنٹ'' ہے۔''

ڈی پیئرمین کا دورانِ خون جیسے یک لخت رک گیا۔ کیپری کارن کا معاملہ تقریباً دفن ہو چکا تھا۔ ڈی پیئرمین کے گمان سے پرے تھا کہ کئی ہفتے بعد جولین کی سیکریٹری کیا چاہتی ہے......

''بات کرواؤ۔''

''آپ یقین نہیں کریں گے۔'' سیکریٹری کی ہیجانی آواز آئی۔ ''بہت بڑی خبر ہے، کوئی یقین نہیں کرے گا۔ جولین کا ٹرانسمیٹر سگنل دے رہا ہے۔ وہاں کوئی زندہ ہے۔''

ڈی پیئرمین اطلاع ہضم کرنے کی کوشش کررہا تھا۔

''زندہ؟ یہ کیسے ممکن ہے؟''

''میرے پاس کوئی آئیڈیا نہیں ہے۔ انٹارکٹک ائر سروس فلائٹ تحقیق کے لیے پرواز کرگئی ہے۔'' سیکریٹری نے کہا۔

''اتنی تاخیر سے؟'' ڈی پیئرمین خود پر قابو پانے کی کوشش کررہا تھا۔ ''اتنے دنوں تک کون بچ سکتا ہے، کیسے...... ''سگنل کہاں سے آرہے ہیں؟''

''عجب تماشا ہے...... سگنل، برفانی برِاعظم کے دوسرے کنارے سے آرہے ہیں۔ کیپری کارن بیس سے چار سو میل دور......''

''ٹھیک لوکیشن بتاؤ۔'' ڈی پیئرمین نے نوٹ بک کھولی۔ ''مزید خبریں کب آئیں گی؟''

''فلائٹ پہنچتے ہی...... چند گھنٹوں میں۔''

شام میں آئی ون لائن پر آئی۔ میں نے ابھی اے اے ایس (ائرسروس) کی کال موصول کی ہے۔ ایک آدمی بچا ہے۔ وہ اُسے لارہے ہیں۔''

''کون؟''

''جولین فٹز جیرالڈ۔''

''دوسروں کے بارے میں اُس نے کچھ بتایا؟''

''وہ سب مارے گئے۔''

''اوہ...... تو......''

''مجھے افسوس ہے۔ میں آپ کے احساسات سمجھ رہی ہوں۔''

''تم مجھے ایک بوڑھا احمق کہہ سکتی ہو۔'' پیئرمین نے افسردگی سے کہا۔ ''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ تمام ماہرین کے مطابق ان کا بچنا ناممکن تھا...... لیکن...... شاید ہم سے کہیں کوئی غلطی ہوئی ہے۔''

''ممکن ہے۔'' سیکریٹری نے کہا۔ ''جولین ہی صورتِ حال کی وضاحت کرسکتا ہے۔''

''وہ کیسے وہاں تک پہنچ گیا...... مائی گاڈ۔ اس کے پاس کوئی خوفناک کہانی ہوگی۔'' پیئرمین نے کہا۔

''میں ہیتھرو پر پریس کانفرنس کا بندوبست کرتی ہوں۔ دنیا استقبال کے لیے تیار ہوگی۔ یہ کارنامے سے بہت اوپر ہے۔ ٹھہر کے آپ کو کال کروں گی۔'' سیکریٹری نے بات ختم کی۔

پیئرمین حیران و پریشان...... خیالات کی دنیا میں کھو گیا۔ وہ ہر زاویے سے غور کرنے کے بعد اس نئی صورتِ حال کی کوئی معقول توجیہہ...... کوئی منطق تراش کرنے میں ناکام رہا۔ اس نے برِاعظم کا نقشہ کھولا۔ تصور میں اس نے کڑیاں ملائیں۔ کیپری کارن کی لوکیشن دیکھی۔ اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ کریش سائٹ سے جولین، کارل اور رچرڈ کو ریسکیو کیا گیا۔ نامعلوم وجوہات کی بنا پر کیپری کارن

راکھ ہوگیا...... کچھ نہیں بچا۔ کوئی سراغ نہیں ملا۔ اتنے دنوں بعد ٹرانسمیٹر آن ہوا، کیسے؟ اگر وہ بچ گیا تھا تو لازمی اس کا روٹ کریش سائٹ سے گزر رہا تھا، شاید ٹرانسمیٹر وہیں سے ملا ہو۔ اگر وہاں ملا تو اس نے وہیں کیوں آن نہیں کیا۔ پیئر مین سوچ نہیں سکتا تھا کہ ایک یا ایک سے زیادہ بچنے والوں کو کریش سائٹ سے کوئی مدد مل سکتی ہے۔ کیپری کارن اور کریش سائٹ کا فاصلہ تین سو میل تھا۔ جولین اکیلا وہاں تک کیسے پہنچا؟ باقی دنیا کے مانند ڈی پیئر مین بھی منتظر تھا کہ جولین کیا بتاتا ہے۔

☆☆☆

ہیتھرو کا پریس روم۔ کمزور اور برف زدہ جولین افراد کے ہمراہ داخل ہوا۔ رپورٹرز کی سانسیں رکی ہوئی تھیں۔ کیا یہ وہی مہم جُو ہے؟ چھ مہینے انٹارکٹیکا میں، گویا وہ پوری زندگی وہاں گزار کے آیا ہو۔ کیمروں نے کام شروع کر دیا تھا۔ پیئر مین اور آئی ون الیونز۔ پریس ٹیبل کے عقب میں غیر آرام دہ کیفیت میں تھے۔ کمزور، نحیف نظر آنے والا جولین دھیرے سے نشست پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی شور بلند ہوا۔ جولین نے کچھ کہنا چاہا لیکن الفاظ سنائی نہ دیے۔ کسی نے اسے پانی کی بوتل پکڑائی۔

بالآخر ایک بے چین رپورٹر نے سوال کیا۔ ''مسٹر جولین، کیپری کارن کے ساتھ کیا ہوا تھا؟''

''آگ۔'' جولین نے کہا۔ ''الیکٹریکل نقص تھا۔ شاید وائرنگ کا مسئلہ تھا۔ ہم نے لڑنے کی کوشش کی لیکن ہوا کے تیز جھکڑوں نے آگ پھیلا دی...... ہر کوشش ناکام ہوگئی پھر فیول ٹینک بلاسٹ ہوگیا جس کے بعد سب کچھ راکھ ہو گیا۔''

''کتنے افراد بچ گئے تھے؟''

جولین نے پانی کا گھونٹ بھرا۔ ''ایک، میرا ساتھی...... کارل نورلینڈ موقع پر ہی ختم ہوگیا تھا۔ دوسرے آتشزدگی کا شکار ہوئے تھے...... جو بعد میں ہلاک ہوئے۔''

''آتش زدگی کے بعد کیا ہوا تھا؟'' ایک اور سوال آیا۔

''ہمارے پاس فوڈ تھا نہ ٹرانسپورٹ۔ ہمیں ادراک تھا کہ فوری طور پر مدد نہیں آئے گی۔ قریب ترین بیس تک ہم پہنچ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ بلیک مور گلیشیئر کی طرف کریش سائٹ پر پہنچا جائے۔ وہاں ایک ٹرانسمیٹر تھا۔''

''آپ کیسے بچ کر نکلے؟''

جولین سرخ آنکھوں کے ساتھ سوال کرنے والے رپورٹر کو گھورتا رہا۔ تیس سیکنڈ بعد اس نے پانی کا گھونٹ لیا اور جواب دیا۔

''ڈاکٹر لورین جب ریسکیو کے لیے گلیشیئر کی طرف آ رہی تھی۔ تب اس نے راستے میں دو ایمرجنسی ڈپو قائم کیے تھے۔ اس وقت ونٹر شروع ہونے والا تھا۔''

پیئر مین نے پہلو بدلا۔ لعنت ہے...... زنجیر کی بچھڑی کڑی مل گئی تھی۔ ڈپوز نے ٹیم کو زندہ رکھا تھا۔ معما حل ہوگیا تھا۔

''ٹیم کے دیگر افراد کیسے مارے گئے؟'' سوال آیا۔

''ہم پہلے ڈپو تک پہنچ گئے تھے۔'' جولین نے کہا۔ ''لیکن وہاں اتنا طبی سامان نہیں تھا کہ ہم زخمی افراد کی مدد کر سکتے۔ وہ کیے بعد دیگرے انفیکشن کی وجہ سے بچھڑتے گئے۔ ہمیں ان کو برفانی گڑھوں میں دفن کرنا پڑا......''

جولین کے تاثرات بگڑ گئے۔ وہ رو رہا تھا۔ پریس روم میں سناٹا چھا گیا۔ جولین نے خود کو سنبھالا۔

''ڈاکٹر لورین کی ہمت اور عزم قابلِ احترام ہے۔ وہ میرے ساتھ اکیلی رہ گئی تھی...... تاہم وہ دوسرے ڈپو تک نہیں پہنچ سکی۔ میں تنہا رہ گیا۔ منزل کریش سائٹ تھی۔ میں لڑتا رہا، مجھے ٹرانسمیٹر تک پہنچنا تھا۔''

ڈی پیئر مین کے ذہن میں جو سوال ابھرا تھا، وہ کسی رپورٹر نے کر دیا۔ ''مسٹر جولین، آپ ٹرانسمیٹر تک پہنچ گئے تھے پھر آپ نے وہیں سے سگنل کیوں نہیں دیا؟''

جولین نے گہری سانس لی۔ ''دنیا میں دو قسم کے افراد ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو شروع کرتے ہیں اور درمیان میں رہ جاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو منزل پر پہنچ کے دم لیتے ہیں...... میں نے قسم کھائی تھی...... بہت پہلے خود سے وعدہ کیا تھا کہ انتہائی طویل راستے سے انٹارکٹیکا عبور کروں گا اور میں پہلا آدمی بنوں گا جو یہ کارنامہ پیدل سرانجام دے گا۔ میں نے وعدہ پورا کیا اور آخری اسی میل طے کیے۔''

تعریف و تحسین کی بھنبھناہٹ بلند ہوگئی۔

''آخری مرحلے میں آپ کو کس قسم کی سہولت حاصل تھی؟'' ایک دل جلے جاسوسی رپورٹر نے سوال کر ڈالا۔

''اچھا سوال ہے۔'' جولین نے کہا۔ ''میرا عزم اور حوصلہ تھا۔ اور دوسرے ڈپو سے ملنے والا کچھ سامان...... جو آخری ساٹھ ستر میل پر ختم ہوگیا تھا۔''

''آپ جلنے سے بچ گئے تھے؟'' اسی نے سوال کیا۔

''نہیں، تاہم ڈاکٹر لورین اور مجھے نسبتاً کم زخم آئے تھے۔ مجھے علاج کی ضرورت ہے۔''

کوئی نہیں جانتا تھا کہ شانے کا زخم کلہاڑی کا تھا۔ زخم اس نے جلا دیا تھا۔ آخری دس میل طے کرنے سے پہلے اس نے گیس اسٹوو کی مدد سے چھوٹے موٹے زخم لگا کے الٹی سیدھی مرہم پٹی کی تھی اور ٹرانسمیٹر کے علاوہ باقی سامان تلف کر دیا تھا۔

''ایک آخری بات۔'' جولین نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹائی ٹینیم ٹیوب نکالی۔ کیمرا مین ایک دوسرے پر گرے جا رہے تھے۔

''آپ سب جانتے ہیں کہ کیپری کارن سائنسی تحقیق کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ درحقیقت تباہی سے پہلے ڈاکٹر لورین اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اس کی ٹیم نے برف کی اندھی گہرائی میں پوشیدہ جھیل سے نایاب نمونہ حاصل کر لیا تھا۔ ڈاکٹر لورین کا آئیڈیا درست تھا...... اس کی آخری خواہش تھی کہ میں اگر نکل جاؤں تو یہ نمونہ کیپری کارن کے مرکزی اسپانسر تک پہنچا دوں۔ یہ میرے لیے اعزاز ہے کہ میں اس کی آخری خواہش پوری کر رہا ہوں۔''

جولین نے ٹیوب ڈی پیئر مین کے حوالے کر دی۔ کانفرنس ختم کرنے کا اشارہ کیا اور کھڑا ہو گیا۔ پولیس مین دائیں بائیں سہارا دے کر اسے ایمبولینس تک لے گئے۔ ڈی پیئر مین کی آس دم توڑ گئی۔ وہ حقیقت کی دنیا میں لوٹ آیا۔ ٹیوب نے رہا سہا وہم دور کر دیا۔ جولین نے ان سب کو مرتے دیکھا تھا اور سب لوگ خود جولین کی حالت دیکھ رہے تھے۔ عیاں تھا کہ وہ جہنم سے نکل کے آیا ہے۔ ڈی پیئر مین نے ٹیوب دیکھی۔ کیا واقعی لورین کامیاب ہو گئی تھی یا وہ زندگی ہار کے کچھ حاصل نہ کر پائی۔ ڈی پیئر مین نے ٹیوب جیب میں رکھ لی۔

☆☆☆

آٹھ بجے شام ڈی پیئر مین کے شوفر نے بی ایم ڈبلیو، رائل جیوگرافیکل سوسائٹی کی پارکنگ میں لگائی۔ ڈی پیئر مین شاندار کوریڈور سے گزر کے لیکچر ہال میں پہنچا۔ وہاں بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ پیئر مین بھی بھیڑ میں شامل ہو گیا۔ وہاں سیکڑوں افراد موجود تھے۔ جولین دنیا بھر میں فرنٹ پیج پر تھا۔

اس کا خطاب آخری مراحل میں تھا۔ لاغر، کمزور...... چہرے پر فراسٹ بائٹ کے نشانات۔ ہاتھوں پر بینڈیج، اسی ہاتھوں سے اس نے آنسو صاف کیے۔ ''سات دن بغیر کسی سہولت کے مجھے سفر کرنا پڑا...... پھر میں نے ٹرانسمیٹر آن کیا۔ لیکن میں اپنے کارنامے پر خوش نہیں ہوں۔ مجھے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ میں نے کیپری کارن کا کارنامہ سائنسی دنیا تک پہنچا دیا۔''

اس کی تعریف میں نعرے بلند ہوئے۔ تحسین و توصیف کے ڈونگرے برس رہے تھے۔ جولین نے ہاتھ لہرا کے حاضرین کے جذبات اور قدرافزائی کا اعتراف کیا۔ چند منٹ بعد سوسائٹی کے پریذیڈنٹ نے اسٹیج سنبھالا۔ دونوں ہاتھ بلند کیے اور پبلک خاموش ہو گئی۔

''اگر کوئی سوال کرنا چاہے......؟'' پریذیڈنٹ نے کہا۔

''ہاں...... ضرور......'' ڈی پیئر مین آگے بڑھا۔ ''مجھے یقین نہیں ہے کہ کوئی میرے سوال کو پسند کرے گا لیکن آپ سب حیران ضرور ہوں گے۔''

''ڈی پیئر مین، کیپری کارن کے اسپانسر تھے۔'' جولین نے حاضرین کی معلومات میں اضافہ کیا۔ ''یہ وہ شخص ہیں، جنہوں نے بڑی رقم سائنسی تحقیق پر صرف کی۔''

ڈی پیئر مین کے لیے توصیفی کلمات بلند ہوئے۔

''کیا آپ نے نمونے کا تجزیہ کر لیا؟'' جولین نے سوال کیا۔

''ہم انوکھے انکشاف کو یہاں شیئر کر سکتے ہیں۔''

''انوکھا انکشاف چھوٹا لفظ ہے۔'' ڈی پیئر مین نے کہا...''ٹیوب میں محفوظ نمونے کے رزلٹ سے زیادہ مجھے چند سوالات میں دلچسپی ہے۔ مسٹر جولین کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ نمونہ آپ کو لورین بریجس نے دیا تھا؟''

جولین نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ حاضرین پر نظر ڈالی اور جواب دیا۔ ''بلاشبہ...... میں سوال سمجھنے سے قاصر ہوں۔''

''جب لورین نے آپ کو یہ دیا، تب سے مستقل یہ آپ کی حفاظت میں رہا...... حتیٰ کہ آپ نے اسے میرے حوالے کر دیا؟''

''ایسا ہی ہے۔'' جولین نے فخر کے ساتھ کہا اور ڈی پیئر مین اسٹیج پر آ گیا۔ جولین کی پشت پر انٹارکٹیکا کا بڑا سا نقشہ آویزاں تھا۔ ڈی پیئر مین نے نقشے کی طرف اشارہ کیا۔

''کیا آپ مہربانی کر کے بتائیں گے کہ لورین نے کس مقام پر دم توڑا؟''

جولین کی کیفیت بدلنے لگی۔ ''سر! آپ غیر متعلقہ سوالات کررہے ہیں۔ پلیز اسٹیج چھوڑ دیجیے۔''

''مجھے بتاؤ کہ وہ کس مقام پر اس دنیا سے رخصت ہوئی تھی؟'' ڈی پیئرمین نے زور دیا۔ جولین اسے گھورتا رہا۔ حاضرین سناٹے میں تھے۔ جولین نے پوائنٹر اٹھایا اور نقشے پر رکھا۔ ''یہاں......''

''اور پلین کریش کی پوزیشن؟'' ڈی پیئرمین نے ایک اور سوال کیا۔ جولین نے بے صبری سے پوائنٹر دوسرے مقام پر رکھا۔ ''یہاں......سو میل دور۔''

''یعنی لورین وہاں نہیں پہنچ سکی تھی؟''

''نہیں، میں تنہا وہاں پہنچا تھا۔''

''مسٹر جولین فٹز جیرالڈ، اس کا مطلب ہے تم ایک حیرت انگیز معما حل کرنے میں میری مدد کرسکتے ہو۔ ٹیوب میں اجنبی زندگی کا کوئی نمونہ نہیں ہے۔ اس میں ......سو فیصد فیول کے سوا کچھ بھی نہیں......''

جولین کے قدموں تلے سے گویا زمین نکل گئی۔ اس نے ڈیسک کا سہارا لیا۔ چہرہ فق ہوگیا۔

''لورین نے فیول کہاں سے حاصل کیا۔ وہ کریش سائٹ تک پہنچ گئی تھی یا پھر کوئی اور معاملہ ہے......کیا اس کے پاس اسنو موبائل تھی؟ اس نے تمہیں ٹیوب دی ہوگی۔ صرف اس لیے کہ وہ ہم تک پیغام پہنچانا چاہتی تھی۔''

جولین لٹکے ہوئے چہرے کے ساتھ خاموش کھڑا تھا۔ لیکچر ہال میں مرگ آسا سناٹا طاری تھا۔

''آخری سوال۔'' ڈی پیئرمین نے کہا۔ ''اتنی اہم ترین کڑی کے بارے میں تم نے جھوٹ بولا۔ اس کا مطلب......تمہاری بقیہ کہانی کا ہر لفظ جھوٹ ہے؟''

معاً جولین نے اپنے نوٹس سمیٹے۔ ''میں یہ اول فول برداشت نہیں کرسکتا......بکواس ہے۔'' وہ اسٹیج سے اتر گیا۔ عقب سے ڈی پیئرمین نے کہا۔ ''ہم وہاں جائیں گے، مسٹر جولین...... اور اگر کوئی سراغ ملا تو تمہیں خوفناک مقدمات کا سامنا کرنا پڑے گا۔''

☆☆☆

لورین خواب کی حالت میں تھی۔ دن ہفتوں میں بدل گئے تھے۔ انتظار کی ڈور نازک تر ہوتی جارہی تھی۔ وہ بات چیت کے قابل بھی نہیں تھے۔ وہ وہیں تھے جہاں آخری بار کیمپ لگایا تھا۔ کبھی کبھی کسی جادوئی طاقت کے بل پر سین، لورین کا ہاتھ تھام کے اسے گرمائش پہنچانے کی کوشش کرتا۔

خیمہ، پنجرہ بن گیا تھا، زنداں......قید...... یا مقبرہ۔ امید کچے دھاگے کے مانند تھی......جیسے مکڑی کے جال کا ایک تار۔ بالآخر لورین سمجھ گئی کہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ زندگی یا موت ڈی پیئرمین کے ہاتھوں میں ہے۔ یا پھر ٹائی ٹینیم ٹیوب کے اندر، اگر ٹیوب ڈی پیئرمین تک پہنچ جائے۔ اگر جولین نے ٹیوب پہنچادی......کیا بوڑھا پیئرمین سمجھ جائے گا۔ ٹیوب کے اندر کربناک چیخ بند تھی۔ کیا وہ ٹیوب کی سسکیاں اور بلکتی آواز سن لے گا؟ وہ سب وقت گزرنے کا احساس کھو بیٹھے تھے۔ ان کے حواس بار بار دھوکا دیتے......کبھی جہاز کی آواز آتی......ریسکیو ٹیم نظر آتی۔ نیند اور بیداری کا ادراک بھی نہیں تھا۔ بیداری میں خواب تھا۔ یا خواب میں بیداری۔ لورین بول نہیں سکتی تھی۔ ہاتھ کے خفیف سے دباؤ کے ذریعے سین تک پیغام آتا کہ وہ زندہ ہے۔

پھر جہاز کے انجن کی آواز آئی۔ انہوں نے نظرانداز کردیا۔ آواز بڑھتی گئی۔ ذہن کی تیرگی میں جگنو ٹمٹمائے۔ لورین نے سلیپنگ بیگ سے نکلنے کی کوشش کی لیکن جسم بے جان تھا...... لورین نے موبائل کا بچا ہوا فیول ٹیوب میں منتقل کردیا تھا۔ آخری لمحات میں اُسے یہی ترکیب سوجھی تھی۔ اس نے نایاب نمونہ تلف کر کے فیول والی ٹیوب جولین کے حوالے کی تھی۔ بعدازاں سین، اور سیج نے دوسروں کو آگاہ کردیا تھا۔ گزرتے وقت کے ساتھ امید کی ڈور ٹوٹتی چلی گئی۔ جسم و جان کا رشتہ مہین دھاگے سے بندھا تھا...... کبھی وہم، کبھی خواب، کبھی جہاز کی آواز سنائی دیتی...... کبھی باتوں کی، تاہم سب ڈوبتے ذہن کے تصورات تھے۔

ان کے آس پاس سائے بھوتوں کے مانند منڈلا رہے تھے۔ دفعتاً مضبوط ہاتھوں نے اسے بیگ سے نکال لیا۔ خیمے سے باہر اس نے دھندلی نظروں سے سرخ ائرکرافٹ دیکھا۔ کیا یہ خواب ہے اُس کا ذہن ڈوبنے لگا۔ وہ سنبھلی......خواب نہیں تھا، وہ جاننا چاہتی تھی، کیا فریک زندہ ہے؟ رچرڈ میں زندگی کی رمق باقی ہے؟ ایک چہرہ اس پر جھکا، صاف نظر نہیں آرہا تھا۔ یوں لگا کہ وہ چہرہ شاکنگ ہے......کیسا شاک۔ وہ بے خبر تھی کہ اس کا وجود صرف ہڈیوں اور کھال پر مشتمل تھا۔ وہ ناقابل شناخت تھی۔ اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ اس کا چہرہ سکڑ کر سیاہی مائل ہوچکا ہے۔ لورین کے ہونٹوں نے الیگزینڈر کا ''اے'' کہنے کی کوشش کی لیکن چند دھندلے چہرے اور

نظر آئے۔ اسے اٹھا کے اسٹریچر پر منتقل کر دیا گیا۔ ڈی پیئر مین کا چہرہ نظر آیا۔ ''باقی لوگ......؟'' بدقت تمام اس نے دو الفاظ ادا کیے۔

''سب زندہ ہیں...... سب ٹھیک ہو جائیں گے۔'' لورین غنودگی میں چلی گئی۔ کچھ دیر بعد جہاز سب کو لے کر پرواز کر گیا۔ لورین نے یقین کر لیا کہ وہ خواب نہیں دیکھ رہی ہے۔ بالآخر وہ موت کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس نے سر اٹھایا۔ ڈی پیئر مین نے گردن کے پیچھے ہاتھ رکھا۔

کیپری کارن نہیں رہا تھا لیکن اس کے دل میں موجود تھا۔ لورین جانتی تھی کہ وہ ایک دن پھر واپس آئے گی۔

☆☆☆

کیمبرج اسپتال میں چھ ہفتے گزارنے کے بعد وہ اس قابل ہوئی کہ کھڑے ہو کر چلنے کی کوشش کرے۔ انٹارکٹیکا سے واپسی پر اس کا جسمانی نظام ختم تھا۔ جسم نے کچھ نہ ملنے پر خود کو کھانا شروع کر دیا تھا۔ نہیں کس چیز نے زندہ رکھا...... ''ہیومن اسپرٹ'' اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ لورین کا تقریباً نصف بدن تحلیل ہو گیا تھا۔ سب سے زیادہ گردے متاثر ہوئے تھے۔ اب وہ زندگی بھر الکوحل کو ہاتھ نہیں لگا سکتی تھی۔

سین تیزی سے بحال ہوا تھا۔ وہ شروع سے سب سے زیادہ مضبوط اور سخت جان تھا۔ دو ہفتوں میں اس کی فزیو تھراپی شروع ہو گئی۔ میل اور مرڈو نے سنبھلنے میں تیس دن لیے۔ تاہم ڈسچارج کوئی نہیں ہوا۔ سب سے بُری حالت فرینک کی تھی۔ اس کے مزید تین اور آپریشن ہوئے۔ رچرڈ کو بھی خاصا وقت اسپتال میں گزارنا پڑا۔ اس کی چال میں مستقل لنگ رہ گیا۔ برفانی اندھے پن کے باعث ٹینا کو آپریٹ کرنا پڑا۔ فزیو تھراپی کے بعد، سین بائیک پر مشق کرتا۔ اس مرحلے سے گزر کے اس نے اسپتال کے پول میں پیراکی شروع کی۔ وقفوں میں اس کا زیادہ وقت لورین کے بیڈ کے قریب گزرتا۔ کیپری کارن میں قربتیں اصولوں کی پابند تھیں۔ یہ فاصلے اسپتال میں سمٹ گئے۔

ڈسچارج ہونے کے بعد سیکڑوں ٹاسک لورین کے منتظر تھے۔ انٹرویوز کی لامحدود درخواستوں کا انبار تھا۔ اولین ترجیح کارل لورلینڈ کی میموریل سروس تھی۔

جہاں تک جولین کا تعلق تھا، لورین کی ٹیم کی واپسی پر وہ غائب ہو گیا۔ فلیٹ اسٹریٹ کے بہترین تفتیش کنندگان کی کاوشیں بھی ناکام ثابت ہوئیں۔ افواہوں کا بازار گرم تھا کہ وہ بیرونِ ملک نکل گیا ہے۔ تاہم کوئی الیکٹرونکل علامت یا کریڈٹ کارڈ کے استعمال کا ثبوت سامنے نہیں آیا۔ یہی فرض کیا گیا کہ وہ ملک میں ہی زیرِ زمین روپوش ہے۔ شاید اسکاٹ لینڈ یا ویلز کے جنگلات میں......

لورین مطمئن تھی۔ وہ انتقام کا ارادہ رکھتی تھی نہ قانونی کارروائی کا۔ وہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا تھا۔ اس کے لیے یہ سزا ہی بہت تھی۔ اس کی مہم جوئی کے ڈرامے ہمیشہ کے لیے دفن ہو گئے تھے۔ اسپانسرشپ کا تو سوال ہی نہیں تھا۔

دنیا بھر میں لاکھوں افراد خوفناک ڈرامائی موڑ پر انگشت بدنداں تھے۔ میڈیا میں خبروں اور انٹرویوز کا لامتناہی سلسلہ جاری تھا۔

فرینک کا ہاتھ بچ گیا تھا۔ ''میں ایک دو انگلیوں سے بھی ریڈیو آپریٹ کر لوں گا۔'' اس نے لورین سے کہا۔ ''اگر تم نے واپس جانے کے بارے میں سوچا تو قطار میں، آگے میں کھڑا ہوں گا۔''

حیرت انگیز طور پر ٹیم کے حوصلے جوان تھے اور وہ دوسرے مشن کے لیے تیار تھے۔ سوائے مرڈو کے۔ لورین نے اندازہ لگایا کہ اس پر گرل فرینڈ کا دباؤ ہے۔ رچرڈ کی اسٹوری کتاب کی شکل میں سامنے آئی اور شائع ہوتے ہی بیسٹ سیلرز لسٹ میں شامل ہو گئی۔ بعدازاں اس نے اپنی منگیتر سے شادی کر لی۔

لورین کے لیے کیپری کارن کی بربادی، تباہ کن تھی۔ تمام ریسرچ اور تجزیے راکھ ہو گئے تھے۔ واحد نایاب نمونہ بھی اس نے ٹیم کی جان بچانے کے لیے قربان کر دیا تھا۔ وہ نمونہ کیپری کارن سے زیادہ بیش قیمت تھا...... انمول۔

''ہم ایک بار پھر انٹارکٹیکا جائیں گے۔'' اس نے سین کو بتایا۔ ''ہم کیپری کارن ٹو'' کے نام سے دوسرا پروجیکٹ شروع کریں گے۔''

''کیا اگلی مرتبہ، وہی پروٹوکول ہو گا؟'' سین نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔

لورین نے سوچ کے جواب دیا۔ ''شاید؟''

''فضول نہیں ہے؟''

لورین اس کی طرف جھکی۔ ''شاید۔''

❋❋